

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

چھپنے وال بجٹ اجلاس (چوتھی نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27 جون 2022ء بروز سوموار بہ طلاق 27 روز یقuded 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	میزانیہ بابت مالی سال 23-2022ء پر ارکین اسمبلی کی جانب سے عام بجٹ۔	04

## ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر ----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کا کڑ  
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن  
چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 27 / جون 2022ء بروز سوموار بھرطابق 27 / ذی قعڈہ 1443 ہجری، بوقت شام 05:05 بجے زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جذاب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعَدَّتُ لِلْكُفَّارِينَ ﴿١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ ﴿٢﴾

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ لَا أَعْدَثُ

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَاءِ وَالْكَظِيمِينَ الْغَيْظَ

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ﴿٤﴾ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سورہ آل عمران آیات نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۵﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اور اس آگ سے ڈرتے رہا کرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول ﷺ کا تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑ و بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پر ہیز گاروں کے۔ جو خرچ کیے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبائلتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِیْم۔

سیکرٹری صاحب ارخست کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی): ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی عبدال واحد صدیقی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی آغا صاحب۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ کوئی اور ضلع لسیلہ میں بلدیاتی انتخابات کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے 28 اگست کو انشاء اللہ و عزیزان دونوں اضلاع میں بلدیاتی انتخابات ہوں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آغا صاحب! ان کو stay کر دیا گیا ہے۔

سید عزیز اللہ آغا: stay ہو گئے ہیں؟

جناب قائم مقام اسپیکر: جی جی۔

سید عزیز اللہ آغا: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: stay ہو گئے ہیں۔ ابھی مزید بجٹ کے حوالے سے speeches رہتی ہیں آج چونکہ بحث کا آخری اجلاس ہے پرسوں بجٹ پاس کیا جائے گا تو مہربانی کر کے صرف بجٹ پر بات کریں سالانہ میزانیہ مالی سال 23-2022 پر آج بحث میں حصہ لینے کے لئے ذیل ارائیں اسمبلی کے نام موصول ہوئے ہیں۔ میڈیم ربانی بلیدی صاحب اپنی speech کریں۔

محترمہڈا کمر ربانی بلیدی: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سَجَانَ اللَّهُ وَمَحْمَدُهُ سَجَانَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّ الْأَمَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔ اما بعد۔ جناب اسپیکر صاحب! بجٹ 23-2022ء

پیش ہوا یقیناً جو حکومت کے resources ہیں وہ limited ہیں۔ اور اتنے کم وسائل میں ایک اس طرح کا جامع بجٹ پیش کرنا جس میں تمام ڈیپارٹمنٹس کا احاطہ کیا گیا ہو اور اسمیں کوئی نیا ٹیکس بھی نہیں لگایا گیا ہو یقیناً ایک

مشکل امر تھا جس کو وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب اور ائمیٹیم نے بہت اپنے طریقے سے نبھایا اور یہ بجٹ پیش کیا۔ مجھے امید ہے کہ یہ بجٹ لسماندگی کے خاتمے میں اور جو ایک سماجی عدم تحفظ ہے اُس کے خاتمے میں ایک مؤثر کردار ادا کرے گا۔ سارے جو اس میں ڈیپارٹمنٹس موجود یکھے گئے ہیں اور اس میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بہت ساری چیزیں جو شاید ماضی کی حکومتوں میں اُن پر توجہ نہیں دی گئی تھیں اس میں دی گئی ہے۔ پھر بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ابھی بھی توجہ طلب ہیں جیسے کہ اس میں بات کی گئی کہ کوئی سینٹرل جیل کو شہر سے باہر شفت کیا جائے گا اسکے انفراسٹرکچر کے حوالے سے ایک بات کی گئی لیکن جیل ریفارمز کے حوالے سے ہم نے اس میں شاید ابھی کچھ کی ہے اور جیل ریفارمز جیسے دنیا میں گلوبل ہم دیکھتے ہیں کہ جیل اب correctional facilities ہیں انکے نام بھی تبدیل ہوئے اور ان کا کردار بھی تبدیل ہوا تاکہ وہ لوگ جو معاشرے میں کسی وجہ سے بھٹک گئے ہیں اور وہ کچھ جرام میں ملوث ہو جاتے ہیں اور یہاں بھیج جاتے ہیں تو وہ جب یہاں سے نکلے تو وہ معاشرے کے کارآمد افراد ہوں یہی تھوڑی سی محسوس ہوئی اس میں کہ شاید جیل ریفارمز کے لئے جو فنڈ رکھنا چاہیے وہ اتنا نہیں رکھا گیا مجھے امید ہے کہ آگے رکھا جائے گا۔ دوسری چیز ووکیشنل ٹریننگ کے حوالے سے ہے۔ ہمارے جتنے یہی ادارے ہیں جیسے وزیر خزانہ صاحب نے اپنی speech میں کہا تھا کہ انٹرن شپس وغیرہ کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے یہ خوش آئند بات ہے لیکن ووکیشنل ٹریننگ کے حوالے سے شاید کچھ کہی ہے ہمارے تعلیمی اداروں میں جو طلباء اور طالبات پڑھتی ہیں ان کے لئے اُنہی تعلیمی اداروں میں ووکیشنل ٹریننگ کا بھی احتمام کیا جانا چاہیے تاکہ جب ہمارے یہ طلباء و طالبات اپنے تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل ہوں چاہے وہ سکول لیوں پر ہوں، کالج لیوں پر ہوں یا یونیورسٹی لیوں پر ہوں جب وہ ان اداروں سے باہر آئیں گے تو نہ صرف تعلیم یافتہ ہوں بلکہ ہم مند بھی ہوں۔ یہ چیز شاید ہمیں ابھی مزید کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک چیز میرا خیال ہے وہ میں ڈوپمنٹ کے حوالے سے اگر ہم بات کریں بڑی خوش آئند بات ہے کہ اس دفعہ ماضی کے مقابلے میں پہلی دفعہ کافی فنڈ رکھا گیا ہے اس میں بھی ہیں وہ میں سینٹرل بھی رکھے گئے ہیں لیکن یہ بجٹ think ایک day-cares gander sensitive and i am not saying this because i am a woman لیکن آگے آنے والے بچس جو ہمارے جتنے بھی ہوں گے ان کو myself gander sensitive ہونا پڑے گا کیونکہ دینا کے ڈائنا مکس چیخ ہو رہے ہیں and I am not saying this just because of the fact that I am a woman and I Chair the Women Parliamentary CAUCUS. I am saying this based on the facts and

ہمارے پاس ایک بہت بڑی تعداد اس وقت بچوں کی figures and the data that we have. جو تعلیمی اداروں میں ہے وہ آنے والے سالوں میں ہماری work force ایک بہت بڑا حصہ ہوں گے اگر ہم نے ابھی سے پیش بندی نہیں کی اور انکی آنے والی جو ضروریات ہیں چاہے وہ work facilities کے حوالے سے ہوں چاہے وہ انکی skill enhancement کے حوالے سے ہوں یا building capacity کے حوالے سے ہوں اگر ہم اپنے بچٹس کو gender sensitization نہیں کریں گے تو شاید ہم اتنی بڑی جو ہماری آبادی کا سمجھیں نصف حصہ ہے اس کو ہم ایک کارآمد حصہ بنانے میں اور صوبے کی ترقی میں اس کا ایک positive roll بھانے میں شاید کامیاب نہ ہوں تو میرا خیال ہے کہ آنے والے بجٹ میں مجھے امید ہے کہ جو بھی آئیں گے بجٹ ہمارے وہ gender sentizition کے حوالے سے بھی اور ہمارے جو نوجوان ہیں انکی skill enhancement اور ٹریننگ کے حوالے سے کیونکہ پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں سے ہے جہاں نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس وقت ایک بہت بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اگر ہم نے انکی جتنی ازرجیز ہیں If we do not honest them and we do not give them a positive way تو پھر ہمارے صوبے کی ترقی یا ملک کی ترقی شاید ایک خواب ہی رہے گا۔ کیونکہ اتنا بڑا جو ایک ہماری آبادی کا حصہ ہے اگر ہم اس کو اپنے لئے asset نہیں بنائیں گے تو وہ liability بن جائے گا اور شاید اگر ہم نے چاہے gender کے حوالے سے ہو چاہے یو تھکے حوالے سے اگر ہم نے ابھی اپنی سوچ کو نہیں بدلا تو پھر آپ یقین کریں یہ ایک اتنا بڑا ہمارے اوپر burden ہو گا جس کو کسی بھی صوبے کی یا فیڈرل گورنمنٹ بھی اسکو برداشت نہیں کر پائے گی اور ہمارا ملک مزید یقچے چلا جائے گا۔ ایک چیز بہت اچھی اس دفعہ کے بجٹ میں ہوئی وہ یہ ہے کہ جو ہمارے اکابرین ہیں، انکے کے نام سے جو ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے یہ ایک بہت خیال ہے مستحسن قدم تھا کیونکہ وہ تو میں جو اپنے اسلاف اور اکابرین کی خدمات کو بھلا دیتی ہیں مورخ کا جو قلم ہے وہ ان قوموں کو بھی بھلا دیتا ہے میرا خیال ہے کہ بغیر امتیاز کے اور بغیر کسی پیشکش بانسس کے جتنے بھی ہمارے سیاسی اکابرین تھے اور صوبے کے لئے جن کی خدمات ہیں ان کو acknowledge کرنا اور انکے ناموں سے ان ایوارڈ کا اجر یقیناً ہماری نسل کیلئے بھی ایک بہت positive motivational چیز ہے کہ وہ اپنے صوبے کے لئے کام کریں اور انہی اکابرین کے نقش قدم پر چلیں وزیر خزانہ نے بہت ساری چیزوں پر بات کی اُس دن، بہت اچھے اقدامات بھی کیئے گئے ہیں اس میں and I am sure کہ یہ سب چیزیں آگے چل کر ہمارے صوبے کے لیے ایک بہتری کی راہ ہموار کریں گی۔ بالکل انہوں نے صحیح کہا کہ یہ پہلا بجٹ سے شاید جو اتنے

بہتر طریقے سے پیش ہوا، اور اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے، وزیر خزانہ صاحب نے، ان کی ٹیم نے تمام ممبران اسٹبلی کو ساتھ لے کر چلے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ یہ ایک اچھی روایت، بجٹ جو پیش ہوا اتنے اچھے طریقے سے یا ایک بہت اچھی روایت آگے بھی چلتی رہے گی کیونکہ بلوچستان روایتوں کا امین صوبہ ہے اور ایک بد مزگی جو ہمیشہ دیکھنے میں آتی تھی اس دفعہ وہ نہیں تھی، اور بڑی خوش آئندہ بات ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہم باقی معاملات میں بھی اسی طریقے سے مل جل کر چلیں گے تاکہ ہم صوبے کے لیے کچھ کر سکیں۔ بہت ساری چیزوں میں شاید ہم کچھ روایتی طریقوں سے ہی چل رہے ہیں، صوبے کی ترقی کے لیے ضروری ہے especially گرہم بلوچستان کے context میں بات کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنی سوچ کو ابھی نہیں بد لیں گے اور اپنے کام کے طریقہ کار کو نہیں بد لیں گے تو ہم نہ صرف باقی صوبوں سے، دُنیا سے ہم مزید کئی سال پیچھے چلے جائیں گے۔ شاعر نے کہا:

سوچ بدلتی ہے تو اُبھرتا ہے نیادن۔

محض سورج کے چمکنے سے سورانہیں ہوتا۔

اس بجٹ میں ہم نے دیکھا کہ بہت ساری چیزوں کو شاید unconventional طریقے سے deal کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آگے یہ تو شروعات ہیں، آگے جا کر یقیناً ہم اس پر ایک وسیع طریقے سے کام کریں گے۔ اگر ہماری گورنمنٹ، ہم بحیثیت گورنمنٹ آف بلوچستان تین چیزوں پر اگر ہم کام کر لیتے ہیں یعنی کہ پہلی ہے legislation policies اگر ہم یہ بنایتے ہیں بہت اچھی، دوسرا چیز یہ ہے کہ وہ policies اور جن لوگوں نے implement کروانا ہے اُن کی ٹریننگ monitoring and strengthening of capacity building اور تیسرا چیز ہے the implemenation of these legislations and policies، if we succeed in getting these three things right than I am sure that development of the province will be ensured for the coming generations. ہم اگر یہ تین چیزیں کروا لیتے ہیں ہمارے محکموں میں بہت سارے قبل افسران اس وقت موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جتنی legislations ہم کرتے ہیں یہاں سے، بلوچستان میں موجود ہیں۔ اسی امر کی ہے کہ جتنی legislations ہم کرتے ہیں یہاں سے، بلوچستان میں we have excellent legislations جو کہ دوسرے صوبوں میں بھی نہیں ہے۔ کمزوری کہاں ہے، کمزوری ہے اُس کی documentation implementation میں کہ شاید ہم اُس میں پیچھے ہیں۔ جب تک ہم اُن افسران کو جنہوں نے اس پر

کروانی ہے اُن کی implementation building نہیں کرتے ہیں اُن کو sensitization stakeholders ایک پنج پر نہیں آتے ہیں تو پھر شاید ہم personality based system میں ہی رہیں گے، policy based system پر کبھی بھی نہیں آئیں گے۔ اور دیر پا ترقی کا راز بھی ہوتا ہے کہ ہماری strong policies ہوں۔ کسی کے آنے جانے سے فرق نہ پڑے آپ کی strong policies ہوں اور وہی continue رہیں گی تو آپ ایک دیر پا sustainable ترقی اور ترقی یا نہ صوبے کی طرف جائیں گے۔ مجھے اُمید ہے کہ گورنمنٹ آف بلوچستان اس چیز پر کام کرے گی نہ صرف یہ حکومت بلکہ آنے والی جتنی بھی حکومتیں ہوں گی وہ اس چیز کو اپنی بنیاد بنا کیں گی اور اس کو آگے لے کر چلیں گی۔ اسی کے ساتھ جناب اسپیکر! میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گی وزیر اعلیٰ صاحب کا، وزیر خزانہ سردار کھنیر ان صاحب کا اور ڈیپارٹمنٹ آف فائلز، ڈیپارٹمنٹ پی اینڈ ڈی اُن کے تمام افسران اُن کی تمام ٹیم جنہوں نے روز و شب محنت کی اور ایک بہت جامع بجٹ تیار کیا۔ صوبے کی ترقی کے حوالے سے ہر ہر پہلو کو دیکھا اور اُس پر ایک جامع documentation, schemes, development مستحق nondevelopment ہر چیز کو بھرپور انداز سے دیکھ کر یہ بجٹ بنایا۔ وزیر خزانہ صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنا جامع بجٹ پیش کیا، ساتھ ہی ساتھ میں اسمبلی سیکرٹریٹ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گی چونکہ جو ڈیپارٹمنٹس یہ بجٹ بنانے کی محنت کرتے ہیں، اُس کو ایک مربوط انداز میں ممبران اسمبلی کے سامنے پیش کرنا اور تمام ممبران اسمبلی کو بروقت وہ تمام تفصیلات فراہم کرنا یہ میرا خیال ہے کہ Provincial Assembly credit کو یہ Balochistan جاتا ہے کہ تمام کام بہ احسن و خوبی انجام دیتے ہیں، اُس میں جناب اسپیکر! آپ، سیکرٹری اسمبلی طاہر شاہ صاحب، اسمبلی سیکرٹریٹ کا تمام اسٹاف، اُن کے تمام اقدامات لا اُق تحسین ہیں اور مجھے اُمید ہے کہ بجٹ سیشن انہی کی محنت اور کاؤشوں سے بہ احسن و خوبی، بخیر و خوبی پایہ تکمیل تک بھی پہنچ گا۔ تو آپ کا جناب بہت شکریہ۔ اس سلسلے میں کہ بجٹ کی محنت جو ڈیپارٹمنٹس کرتے ہیں اُس کو ایک مربوط نظام کے تحت تمام ممبران تک پہنچانا، تمام information اس کا credit آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ہم تمام ممبران، چاہے وہ treasury benches کے ہوں یا opposition benches کے، ہم سب اپنے صوبے کے لیے احسن طریقے سے کام کریں گے۔ مل جمل کر کام کریں گے کیونکہ صوبہ سب کا ہے لوگ سب کے ساتھ ہوتے ہیں، مسائل سب کے ایک ہی ہیں چاہے وہ میرا ڈسٹرکٹ ہو، کسی اپوزیشن کے ممبر کا ڈسٹرکٹ ہو ان تمام مسائل کو جب تک ہم مل کر نہیں دیکھیں گے ہمارے یہ

مسائل حل نہیں ہوں گے، صوبہ پیچھے ہی جاتا جائے گا۔ اسی کے ساتھ جناب اپسیکر! آپ کا بہت شکر یہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں امید کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے آپ کو اور ہم سب کو اپنے صوبے کے لیے بہتر طریقے سے کام کرنے کی توفیق دے اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو حسن طریقے سے پورا کر سکیں۔ (عربی) وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں تمام بادشاہت ہے اور ہم سب کو لوٹ کر اسی کی طرف جانا ہے۔ آخر دعوانا عن الحمد لله رب العالمين۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** شکر یہ میدم آپ نے بہت اچھی باتیں کہیں صوبے کے مختلف مسائل کو اجاگر کیا،

**جناب قائم مقام اپسیکر:** میرضیاء لاڳو صاحب آپ اپنی speech کریں۔ جی کھیت ان صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیت ان (وزیرِ حکمہ خزانہ):** جناب اپسیکر صاحب! آپ نے saturday کو ایک point کیا تھا، میں چاہوں گا کہ سپریہ راغہ والی روڑ کا کہا تھا، میں نے اس کے بارے میں بریفینگ لی، وہ raise نہیں کر رہا ہے بلکہ C&W department execute کے نمٹر تو شاید P&D کے foreign tour پر ہے، میں نے further کہا کہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** آپ کا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے بھیتی ایک سینئر وزیر آپ نے اس معاملے پر جو ہے۔

**وزیرِ حکمہ خزانہ:** نہیں میں نے عرض کی، اس دن آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے اس کا اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ کیوں کام رکا ہوا ہے۔ تو وہ میرے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں BDA کا ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں انشاء اللہ اس پر رابطہ کر لیتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** بلکہ اس پر BDA کے چیئرمین کو اسمبلی بُلا لیتے ہیں۔

**وزیرِ حکمہ خزانہ:** بلکہ آپ BDA کے چیئرمین کو بُلانے کی بجائے ACS صاحب کو بُلا لیں اپنے چیئرمین ان سے بریفینگ لے لیں کیونکہ آپ کا بھی مسئلہ ہے ہمارا بھی مسئلہ ہے تو مجھے آج جوانوں نے بریفینگ دی۔

**جناب قائم مقام اپسیکر:** شکر یہ۔ جی میرضیاء لاڳو صاحب۔

**میرضیاء اللہ لاڳو (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ داخلہ):** أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنِ الشَّطْنَ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

شکر یہ جناب اپسیکر۔ میں سب سے پہلے مالی سال 2022-23 کا جن مشکل حالات سے ہماری مالی حالت گزر رہی تھی ان حالات میں جو بحث پیش کیا گیا ہے اس پر میں وزیر اعلیٰ بلوچستان، وزیر خزانہ سردار عبدالرحمن کھیت ان

صاحب، انگلی تمام ٹیم کو اور P&D کی ٹیم کو، چیف سینکڑی کے آفس کو، تمام stakeholders جنہوں نے بھی اس بجٹ میں محنت کی ہے اُن سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بلوچستان عوامی پارٹی کی حکومت کا مقصد پورے بلوچستان کو ترقی کی راہ پر گامزد کرنا ہے۔ اور اس میں یہ امر بھی تسلی بخش ہے کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے۔ کہ بلوچستان کے تمام MPAs کے علاقوں کو یکساں طور پر ترقی دی گئی ہے اور یکساں طور پر کوشش کی گئی ہے کہ یکساں طور پر انکو funds دیئے جائیں۔ جو تاریخی بجٹ 612 ارب روپے کا پیش کیا گیا ہے ان حالات میں میں سمجھتا ہوں جو development کی مد میں جو قریم رکھی گئی ہے اور جو تمام علاقوں کو دی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پہلی دفعہ بلوچستان کے لوگوں کا جو ذریعہ معاش بہت بڑا ذریعہ livestock ہے، livestock کو خاص طور پر جو میں سمجھتا ہوں اہمیت دی گئی ہے اس کی مثال بھی نہیں ملتی۔ اور بلوچستان کے جو تعلیمی لحاظ سے ہم جتنے پسمند ہیں بلوچستان کے تعلیمی مسائل کو بھی دیکھا گیا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں نئے سکولز بنائے گئے ہیں سکولز کو upgrade کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسکا ہمارے بلوچستان کے مستقبل پر بہت ہی ایک گہرا اثر پڑے گا۔ معدنیات جو بلوچستان کا ایک، پاکستان کا جو سب سے بڑا صوبہ بلوچستان جس میں سب سے بڑے ہمارے ذخیرے جو معدنیات کے ہیں انکو استعمال کرنے کیلئے انکو بروئے کار لانے کیلئے معدنیات کیلئے جو قریم رکھی گئی ہے میں سمجھتا ہوں یہ بھی ہمارے مستقبل میں إنشاء اللہ ایک اہم کردار ادا کریگا۔ اس کے علاوہ جو صحت کا شعبہ ہے اُس میں بھی ہمارے لوگوں کے لئے ”صحت کارڈ“ کے حوالے سے اور چیزوں کے حوالے سے جو پیسے رکھے گئے ہیں تقریباً 12 ارب کے قریب میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک غریب آدمی کیلئے ایک بہت بڑی چیز ہے۔ تو overall جب اس بجٹ کو دیکھا جائے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست بھی بالکل اپنے علاقوں کے فنڈز سے مطمئن ہیں گورنمنٹ کے لوگ بھی مطمئن ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگوں کو بھی اس بجٹ سے مطمئن ہونا چاہیے۔ تو آخر میں ایک مرتبہ پھر میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کو، بلوچستان عوامی پارٹی کی حکومت کو اور اتحادیوں کو اپوزیشن کے دوستوں کا تعاون کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں جو تاریخی بجٹ بلوچستان کیلئے پیش کیا گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ میر ضیاء لاٹکو صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سید احسان شاہ صاحب۔

**سید احسان شاہ (وزیر صحت):** شکریہ جناب اسپیکر! أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

رَبِّ الْأَخْلَاقِ مَدْحُلٌ صَدْقٌ وَآخِرُ جَنِيْحٌ صَدْقٌ وَآبَعَلَ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَبِيْرًا۔ سُجَّانَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا

یصفون۔ وسلام علی المرسلین و احمد اللہ رب العالمین۔ جناب اسپیکر! میں آپ کا تھہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ جناب نے موقع فراہم کیا جس طرح باقی دیگر حضرات اور میرے colleague نے موجودہ بجٹ کے متعلق جو اپنا اظہار خیال کیا آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا جو کہ میں اپنے جانب سے حکومت کی جانب سے اور اپنی پارٹی پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے اپنی گزارشات تاکہ آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے بلوچستان کے عوام تک پہنچا سکوں۔ جناب والا! سب سے پہلے تو میں سردار کھیڑان صاحب اور وزیر اعلیٰ بلوچستان میر قدوس بن جو صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ 1997ء سے ہم اس اسمبلی میں آتے جاتے رہے ہیں لیکن جتنا پُر امن ماحول بجٹ میں سردار صاحب نے تقریر کی یہ پُر امن ماحول میں نہیں دیکھا۔ 13 سال میں فناں منستر ہا اس صوبے کی تین حکومتوں میں 7 بجٹ میں نے پیش کیے اس میں بھی میں نے، میرا کوئی ایسا بجٹ نہیں تھا جس میں شور و شراب نہ ہو۔ بہر حال یہ کھیڑان صاحب کی خوش قسمتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی اور اپوزیشن کے دوستوں کی بھی اس میں بڑی قربانیاں شامل ہیں۔ جناب والا! اب زیادہ detail میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے دوستوں نے تقریباً بنیادی باتیں سامنے رکھی ہیں لیکن میں چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ میرے خیال میں اس وقت ہمارے پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بجٹ کی جواہم book ہوتی ہے حالانکہ اس میں بہت سارے volume ہوتے ہیں بہت ساری اس میں کتابیں ہیں اس میں بہت ساری چیزیں ہیں PSDP nondevelopment تو PSDP سے زیادہ اس کے ضمنی ہے اور اس سے زیادہ اس کے volume ہے لیکن ہم یا ایوان یا بلوچستان کے عوام جو اس بجٹ میں ایک خاص book کو ہمیشہ دیکھتے ہیں وہ ہوتی ہے Book-IV، PSDP اس کے حوالے سے اگر اس کا موازنہ کر کے اس کو دیکھا جائے تو میرا خیال ہے اس میں کوشش کی گئی ہے کہ بلوچستان کے تمام ڈسٹرکٹوں بلوچستان کے تمام علاقوں کو یکساں ترقی دینے کے موقع فراہم ہوں۔ یہ اس نیت اور اس خیال سے بنایا گیا ہے۔ اب جناب والا! اس میں فناں بجٹ تو بن گیا PSDP آگئی لیکن اس کو فناں کرنا وہ بھی ایک جان جو حکوم کا کام ہے اور اس میں بہت بڑی مہارت کی اور اس میں وزیر اعلیٰ صاحب فناں کی ٹیم کا D & P کی ٹیم کا ایک بہت ایک اس میں کیا کہتے ہیں ایک بڑا ہم role ہوتا ہے۔ تو اللہ کرے کہ دورانِ سال وہ اپنے اس فرض منصبی کو نجھانے میں کامیاب رہے اور جو allocation کر کھی گئی ہیں اس allocation کے مطابق یا کہیں کم کہیں زیادہ وہ اس PSDP کو فناں کر سکیں۔ لیکن جناب والا! اس بجٹ میں جو میں نے دیکھا 50 ارب روپیے PPL کی مد میں رکھے گئے lease سے آئیں گے۔ اور یہ one time ہے۔ یہ اس لئے میں اس

ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ one time ہے اگر یہ 50 ارب روپے انشاء اللہ ہمیں مل جائیں گے لیکن جب اگلامالی سال آئے گا تو اس میں یہ پسیے تو دوبارہ تو نہیں ملیں گے یہ lease money ہے اُس وقت جناب! حکومت بلوچستان کو شدید مالی مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا۔ تو اس میں میری رائے یہ ہے کہ اگر ریکوڈ یک کے حوالے سے جو ہم نے agreement کے پہلے تو میں اُس پر آؤں گا کہ ریکوڈ یک کے حوالے سے جو اس گورنمنٹ نے کام کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر قدوس صاحب اور اُس کی ٹیم اس بات پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جو اس، اسی ایوان میں اور اس پانچ سالہ انتخاب کے نتیجے میں پہلی گورنمنٹ نے بلوچستان میں اور جب دوسری گورنمنٹ نے قدوں صاحب کی، اب میں ریکوڈ یک کے حوالے سے اگر یہ اس گورنمنٹ نے میں سمجھتا ہوں اپنی مختصری مدت ہے ہمارے پاس لیکن اس مختصر سے مدت میں اگر میں صرف ایک کام کا ذکر کروں اور وہ میں اس ایوان کے اور آپ کے توسط سے میدیا کے حوالے سے بلوچستان کے لوگوں کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ ریکوڈ یک کے حوالے سے، میں سمجھتا ہوں یہ بہت برقی achievement ہے۔ پچھلی حکومت نے ریکوڈ یک کے حوالے سے جو share تھے بلوچستان کے وہ جناب 10% تھے، رائٹی 5% تھی اور بھی جو صوبائی taxes نافذ ا عمل ہیں وہ بھی شاید معطل کر دیئے جاتے اس project کے حوالے سے لیکن جناب والا! موجودہ صوبائی حکومت نے بہت ہی جان فشاری سے اور اس میں سابق وزیر اعظم پاکستان ہیں اور جو ہمارے اداروں کا role تھا انکے role کو بھی واقعی تحسین ہے۔ اس موجودہ حکومت نے وہ جو 10% ہمارا حصہ تھا share کی صورت میں اُس کو بڑھا کے 25% کر دیا ہے اور اس میں کامیابی یہ ہوئی کہ بغیر قم ادا کئے، share خریدنے کی ضرورت نہیں تھی share خریدے گی فیڈرل گورنمنٹ، جو پاکستان میں بنی ہے ریکوڈ یک کے حوالے سے خریدیں گے وہ free of cost consortium بلوچستان حکومت کو 10 سے 25% شیئر ملیں گے اور یہ 50,60 سال کا معاہدہ ہے اُس میں اسمبلی میں جتنے بھی لوگ ہیں شاید ہم میں سے زیادہ تر اس دُنیا میں نہ ہوں جتنے اس کی length ہے agreement کی۔ اور جناب والا! رائٹی 5% ہی رہی جو کہ بہت بڑی بات ہے اس لئے کہ شاید ان کمپنیوں کا پریشر تھا کہ رائٹی میں کسی کی جائے share کا تو اُس کا مسئلہ نہیں تھا انہوں نے کہا کہ پاکستان کو 50% دے رہے ہیں وہ اُنکی مرضی ہے کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ رکھتی ہے صوبائی گورنمنٹ کو دیتی ہے اُنکی مرضی ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا! جو تیسری بات ہوئی وہ یہ کہ فیڈرل گورنمنٹ نے تو ان کمپنیوں کو اپنے سارے taxes معاف کر دیئے لیکن صوبائی حکومت کے taxes بدستور رہیں گے انشاء اللہ۔ اور اُس سے صوبائی گورنمنٹ کو earning ہو گی رائٹی اور

شیر کے علاوہ تو جناب والا! پنجی بات ہے وہ اُس میں بڑی technical بات ہے اُس کو عام طور پر سمجھا نہیں جاتا لیکن میرا خیال ہے کہ اُس کو سمجھنے کی زیادہ ضرورت ہے اور وہ کیا ہے جناب بلوچستان حکومت کے پاس پہلے سے دو کمپنیاں موجود ہیں mines and minerals کے حوالے سے اُن کمپنیوں میں 90% بلوچستان گورنمنٹ کا share ہے، 10% مرکزی حکومت کا share ہے۔ پچھلی صوبائی گورنمنٹ نے جو agreement کیا تھا یا جو final agreement ہونے جا رہا تھا اُس میں بلوچستان کا share اُن کمپنیوں کے حوالے سے ہوتا تھا۔ وہ کمپنی اُس shareholder consortium میں ہوتے یہ جو 25% ہے اس کے حوالے سے اُن کمپنیوں کو رقم ملتی اور اب اُس میں کیا ہوتا چکنہ وہ کمپنیاں ہیں کمپنیوں کی آمدان قابل تکلیف ہیں اُن پر تکلیف لگتا ہے۔ 10% فیڈرل گورنمنٹ کو جاتا اور اُس کے علاوہ taxes بھی کمپنی دے کے پھر اُس کے بعد جو حاصل ہونے والی رقم تھی اُس میں 10% بلوچستان کو ملتا۔ لیکن اب تھی agreement میں کیا ہے کہ جناب والا! جو حصہ اُن کمپنیوں کے نام جا رہا تھا وہ حصہ کمپنیوں کے نام نہیں جائے گا وہ حصہ حکومت بلوچستان کے حوالے سے جانا جائے گا۔ مطلب وہ جو earning ہوگی وہ حکومت بلوچستان کو ہوگی۔ الہذا گورنمنٹ کے جتنے revenue ہیں وہ قابل تکلیف نہیں ہیں اُن پر tax exempt ہے وہ تو گورنمنٹ خود لیتی ہے مطلب وہ tax سے بھی مبرہ ہوئے۔ تو دیکھا جائے تو یہ چار بہت اہم points ہیں اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کو اُن کی کاپینہ کو اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام دوستوں کو کہ انہوں نے ایک تاریخی معاملہ کیا اور یہ ہر فرم پر ہم اس بات کو defend کرنے کے لیے تیار ہیں کہ پچھلی صوبائی حکومت کی نسبت موجودہ صوبائی حکومت نے اُس سے کئی گناہاتر agreement کیا ہے۔ جناب والا! جو صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا کہ ہمارے جو سیاسی اکابرین ہیں اُن کے نام پر اداروں کو منسلک کرنا، اُن کے نام سے اداروں کو جانا جانا، یہ ایک بہت خوش آئند بات ہے۔ الحمد للہ اس میں یہ بھی تاثر جو بڑی تو میں بلوچستان میں آباد ہیں اُن کے حوالے سے بھی کوئی ایسی بات دیکھنے میں نہیں آئی، یکساں طور پر ہر ایک قوم کے سیاسی اکابرین کو اہمیت دی گئی۔ جس طرح جناب والا! بابائے بلوچستان میر غوث بخش بن جو صاحب کے نام سے ادارے منسلک کیے گئے، ہردار عطاء اللہ خان میں گل صاحب کے نام سے ادارے منسلک کیے گئے، جس طرح شہید عبدالصمد خان صاحب کے نام سے ادارے منسلک کیے گئے تو یہ بڑی خوش آئند بات ہے اور اس سے ہماری روایات اور ہمارے جو صوبے کی بھائی چارگی اور اس میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ مزید تقویت آئے گی اور اس سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ جناب! جس طرح میں نے یہی گزارش کی کہ ہم PSDP کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں لیکن PSDP کے

ساتھ جو اتنا پلندہ ہوتا ہے اور volumes کا ان کو ہم نہیں دیکھتے۔ تو میرا یہ فناں منظر صاحب کو مشورہ ہو گا اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اور اب میں انشاء اللہ کابینہ میں بھی یہ point اٹھاؤں گا اور روز یہ اعلیٰ صاحب کو بھی یہ مشورہ دوں گا کہ ہمیں nondevelopment side کو بھی مزید لیکھنے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں اُس میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو کہیں زیادہ ضرورت ہیں ہمیں وہاں دینی چاہئیں کہیں ضرورت نہیں ہیں وہاں ہمیں ان کو کٹ کرنا چاہیے۔ مثلاً میں، چونکہ ہیلتھ کی ذمہ داری میرے پاس ہے میں ہیلتھ کی جانب مثال دیتا ہوں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں ابھی اس سال جانب! ہم نے 7 ارب روپے surrender کیے 7 ارب اور کچھ تو یہ کیوں utilisation ہوئے surrender کیوں ہوئے کہیں کوئی مسئلہ تھا کہیں کیٹھی نہیں بنی کہیں کچھ نہیں بنا تو یہ خیر مجھ سے پہلے کا چل رہا تھا لیکن یہ تو یہ پسے جب nondevelopment ہوتے ہیں surrender میں ان کو بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ پسے پھر دوسری بار کوئی صحیح ثبت جگہ پر لگدے اور ان کی افادیت اُس سے زیادہ ہو اور ہم نے اس بجٹ میں اُس سے اجتناب کیا ایسی اسکیمات سے جو کہ nondevelopment side پر زیادہ بوجھ ہوں مثال کے طور پر جانب وزیر اعلیٰ! میں اگر مثال دوں تو orange train کی مثال دیتا ہوں جانب اگر ملکی حوالے سے اگر ہم دیکھیں تو وہ کوئی تین سو، دو سو نوے ارب روپے کی اسکیم ہے، دو سو نوے ارب روپے کے اُس پروجیکٹ میں پیداواری پروجیکٹ نہیں ہے اُس میں جانب! جو شہر یوں کو تو سہولت ہے transportation کی لیکن اگر ہم ملکی معیشت کو دیکھیں تو ملکی معیشت میں وہ contribute نہیں کر رہا اُس کی وجہ ایک تو جانب والا! 290 ارب روپے ہم نے لگائے اُس پروجیکٹ کو تکمیل کرنے میں پھر اُس کے بعد بجٹ سے سالانہ کوئی دو سے تین ارب روپے subsidy کی مدد دیے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اب شاید اُس کا time repayment کی loan کی آگیا ہے کا اب اُس پر دہرا بوجھ آئے گا ایک تو ہر سال بجٹ آیا گا ایک تو ہر سال بجٹ سے ہم اُس کو دو تین ارب روپے دے رہے ہیں سب سڈی کی مدد میں دوسری جانب جو اس وقت مرکزی بجٹ میں جو تین ہزار نو ارب روپے dead servicing ہے جو loans کی repayment ہے اس میں principal amount پلس اُس میں markup ہیں وہ اُن میں شامل ہے۔ تو ایسے منصوبوں سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں ایسے منصوبے دینے چاہئیں جن سے ملکی پیداواری صلاحیت بڑے جس سے کہ آپ کا GDP ratio، GDP indicators، GDP ہوتا ہے، ایسا کوئی جو اعلیٰ سے ملکی معیشت میں جان آئے۔ لیکن ہم نے یہ کوشش کی ہے بلوچستان کے بجٹ میں کہ اُس میں ایسا کوئی پروجیکٹ نہ رکھے جو آئندہ آنے والے وقت میں nondevelopment side پر زیادہ بوجھ بنے۔

جناب! یہاں سرکاری ملازمین کے لیے بجٹ میں اضافے کا اعلان کیا گیا وہ خوش آئندہ ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ جو جس رفتار سے ضروریات اشیاء کی تقاضیں بڑھتی جا رہی ہیں اُس کے مطابق تو نہیں ہیں لیکن ان حالات میں جو جہاں ملکی مرکزی معیشت کی صورتحال وہ ہم سب کے سامنے ہیں پھر صوبے کو جو پیسے ملتے ہیں وہ تو ظاہر ہے زیادہ تر حصہ ان کا جو مرکز سے NFC award ہے اُس کی trickle down کی صورت میں آتے ہیں صوبے کے اندر تو اس ماحول میں اتنا ہی ممکن تھا جو ہم نے صوبائی ملازموں کی تنخوا ہوں اور پیش میں اضافہ کیا۔

اب جناب والا! یہاں ملازمتوں کی ۔۔۔۔۔

(خاموشی۔ عصر کا اذان)

جناب قائم مقام اسپیکر:

شاہ صاحب اذان ہے دو منٹ کے لیے خاموش ہو جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:

شاہ صاحب آپ اپنی speech مکمل کریں تاکہ پھر جی۔

**سید احسان شاہ:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جناب والا! اب میں آتا ہوں۔ بلوچستان میں روزگار کے حوالے سے جو اُس کا ڈائریکٹ اثر Non-development side پر ہوگا۔ جناب والا! NFC جب ہو رہی تھا اُس وقت ہم NFC کے deliberation میں جاتے تھے as a finance minister باقی صوبوں کا ہم پر ایک اعتراض ہوتا تھا۔ کہ جی آپ کے ملازمین زیادہ ہیں اور اُس میں کوئی دورانے نہیں کہ اُن کی بات صحیح تھی۔ لیکن اُس کی وجہ جناب والا! یہ ہے کہ پنجاب کی مثال کے طور پر اگر 11 کروڑ آبادی ہے تو ان کی صوبائی حکومت کے ملازمین کی تعداد ساڑھے تین لاکھ ہے بلوچستان کی اگر ایک کروڑ 20 لاکھ آبادی ہے لیکن ہمارے ملازمین کی تعداد وہ ڈھائی لاکھ ہے percentage کے حوالے سے تو ہم highest ترین percentage میں جاتے ہیں۔ لیکن جناب والا! اگر ہم اس کے بھی تاریخی حقائق کے ایسا کیوں ہوا ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ اُس کی وجہ جناب والا! یہ ہے کہ اگر اس صوبے کے infrastructure کو develop کرنے میں فیڈرل گورنمنٹ دلچسپی لیتی مرکزی حکومت کی پالیسیاں اس صوبے کے حوالے سے اگر پچھلے کئی ادوار میں بہتر ہوتی 70 سالوں میں اگر بہتر طریقہ کارپنایا جاتا۔ تو inverstor یہاں بھی آتے یہاں کا infrastructure بھی بہتر ہو جاتا۔ پونکہ ہم ایک طرف تو ملکی معیشت میں بلوچستان کی contribution سب سے زیادہ ہے 1958ء میں یہاں سے گیس نکلی۔ اور وہ اُس گیس نے energy کی ضرورت پاکستان کی سنبھالے رکھا میں تو ہمیشہ یہ مثال دیتا ہوں جناب والا! اگر بلوچستان کی گیس اُس وقت نہ ہوتی تو آج پاکستان کے اوپر جتنے قریب ہیں یہ دو تین گناہوتے۔ اُس کی وجہ کہ import bill, fuel import bill, energy کے import bill بہت زیادہ

ہوتے۔ energy کے import bill کو بلوچستان کی گیس نے کافی حد تک کم کیا۔ سندھ سے بعد میں گیس نکلی باقی صوبوں میں بعد میں گیس نکلی۔ تو جناب والا! بیہاں private sector میں اب بیہاں یا الزام دینے ہیں کہ نوکریاں صوبائی حکومت زیادہ دیتی ہے۔ جہاں کام نہیں ہے وہاں لوگوں کو اب کیا کیا جائے۔ ایک تو جناب والا! بیہاں private sector میں کوئی investment آتی ہی نہیں ہے ایک factor یہ۔ دوسرا factor جناب والا! جتنے مرکزی ادارے ہیں۔ مرکزی اداروں میں آپ دیکھ لیجئے ایک تو ہمارا کوٹھے چل کم ہے لیکن اُس کم کوئے کے حوالے سے بھی مرکز نے ہمیں کبھی وہ share نہیں دیا۔ unemployment تو ہو گی private sector تو بیہاں نہیں ہے direct investment بیہاں نہیں آتی فیڈرل گورنمنٹ ہمارا share جو کوٹھے ہے نوکریوں کا وہ ملتا نہیں ہے بلوچستان کو۔ تو یقیناً بلوچستان کے نوجوان ڈگری ہاتھ میں لیکر صوبائی حکومت کے اشتہار کے انتظار میں رہتے ہیں کہ کب اشتہار آئے ہم جا کے اپنے form جمع کرائیں اور یقین کریں جناب والا! بیہاں MA پاس لڑ کے، میں جب انڈسٹری کا منسٹر تھا تو میرے سیکرٹری کا ڈرائیور MA پاس تھا میں ایک دن اُس سیکرٹری کے آفس میں میں بیٹھا ہوا تھا اُس کا رہن سہن اٹھنا بیٹھنا دیکھا مجھے تو بڑا مہذب لگا کہ جی یہ کوئی ڈرائیور ہے۔ تو میں نے اُسے بلا کر پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں کہتا ہے سریاب میں رہتا ہوں۔ پڑھے ہیں؟ کہتا ہے جی سر۔ کتنے پڑھے ہیں؟ کہتا ہے میرے پاس ماسٹر ڈگری ہے۔ تو پھر آپ ڈرائیور ہے؟ کہتا ہے صاحب نوکری میں نہیں۔ بس ڈرائیوری کی نوکری میں، میں نے ڈرائیوری کر لی۔ پھر خیر باتی میں اُس کو adjust کیا industry میں۔ لیکن جناب! اب ان حالات میں اگر بلوچستان کے نوجوانوں کو جہاں ضرورت ہے یا نہیں ہے۔ اگر ہم ان کو سرکاری خزانے سے نوکریاں نہیں دیں تو پھر جناب! وہ کہاں جائیں اور خاص طور پر جناب! جو insurgency علاقوں میں ہے مکران کا خاص طور پر میں حوالہ دوں گا۔ باقی علاقے قدرے بہتر ہیں۔ لیکن بلوج بیلٹ میں مکران اور یہ علاقے insurgency کے حوالے سے زیادہ تشدید اور وہاں آئے دن واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ جناب والا! وہاں بھی بات غربت کی ہے میں نہیں کہتا ہوں وہ قومی جوش جذبہ اپنی جگہ پر۔ وہ ایک الگ angle ہے۔ لیکن اگر سارے factor کو ملا کے دیکھا جائے تو ایک factor وہاں پیروز گاری کا بھی ہے۔ تو جناب والا! میری اس ہاؤس کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے گزارش ہو گی کہ وہ صوبے کے اندر ایسے معاشر سرگرمیوں پر دھیان دے جس سے لوگوں کو ملازمتیں ملیں، جس سے جوانوں کو ہمارے پیروزگار نوجوانوں کو ملازمتیں مل سکیں۔ صرف صوبائی حکومت جناب والا! ملازمتیں دینے کے لیے کافی نہیں ہے اور یہ back lock یا آئے دن ہر سال جب امتحان ہوتے ہیں ہر سال جب یونیورسٹیز میں کالج میں

یادگر اداروں میں جب امتحان ہوتے ہیں۔ اُس سے بلوچستان کی بیروزگاری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود کہ حکومت بلوچستان کا بہت بڑا chunk جو وہ ملازمتوں کی تخفوا ہوں میں جاتا ہے دوسارب سے زیادہ۔ لیکن اس کے باوجود ان کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے۔ تو ہمیں ایسی سرگرمیاں معاشی سرگرمیاں اپنانے کی ضرورت ہے۔ اور اُس سے jobs پیدا ہوں اُس سے بیروزگاروں کو روزگار ملے۔ لیکن یہ اکیلا صوبائی حکومت نہیں کر سکتی۔ صوبائی حکومت کی بساط اتنی نہیں ہے۔ جب تک کہ مرکزی حکومت میں اس میں صوبائی گورنمنٹ کی مدد نہ کرے۔ جناب والا! بجٹ ہے چونکہ ہمارے صوبے کی آمدن مرکز سے آتی ہے زیادہ تر ہمارا صوبائی tax-net میں یہ حال ہے کہ 9 ہزار ارب روپے کا بجٹ تھا جس میں 4 ارب اس کا آدھا اگر میں rough لے لیں تو اس کا آدھا NFC کے تحت صوبوں کو جائے گا اس کا آدھا فیڈرل گورنمنٹ کے پاس رہے گا۔ میں زیادہ detail میں نہیں جاتا لیکن اگر میں تین بڑی مدت جو فیڈرل گورنمنٹ کے اخراجات کا ذکر کیا جائے۔ تو جناب والا! وہ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ مثال کے طور پر نمبر 1 تین ہزار نو سوارب روپے فیڈرل گورنمنٹ کا جناب والا! ہو جائے گا loan کے repayment میں دوسرا بڑا جناب والا! 1 ہزار 5 سو 30 ارب روپے ڈیفیش کے اخراجات میں جائیگے پیش کی مدد میں جناب والا! جائیگے 5 سو 30 ارب روپے، اچھا یہ جو پیش والا ہے جناب والا!! اس میں بھی ہمارے عسکری اداروں کے ملازم میں شامل ہیں ان کو اُس 15 سو میں نہیں دکھا گیا۔ ان کو علیحدہ کر کے سو سال سائیڈ پر دکھایا گیا۔ اگر ہم دونوں کو اس میں تقریباً تین سو سوارب روپے عسکری اداروں کے ہیں 2 سو 30 ارب روپے سو اداروں کے ہیں۔ اُسکی وجہ ہے کہ ہمارے عسکری اداروں میں ریٹائرمنٹ کی تعداد زیادہ ہے وہ ریٹائرمنٹ جلدی ان کی ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہاں 60 سال پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر ان دونوں کو اب جناب والا! جو رقم پہنچی ہے گورنمنٹ کے پاس، فیڈرل گورنمنٹ کے پاس۔ پھر فیڈرل گورنمنٹ ان تین مدت کو پورا کرنے کے بعد سوارب روپے کے deficit میں ہے یا آپ ذرا حساب کر کے دیکھ لیجھ بالکل ایسا ہی ہے۔ سوارب روپے کے deficit کے باوجود اب باقی جو اخراجات ہیں سارے ہم قرض لیکر پورے کئے جاتے ہیں کبھی IMF کے پاس جاتے ہیں کبھی world bank کے پاس جاتے ہیں کبھی چاننا کے پاس جاتے ہیں کبھی کس ملک کے پاس جاتے ہیں۔ تو باقی تمام اخراجات ہمارے قرضوں پر ہیں۔ تو جناب والا! چونکہ صوبے کا بجٹ اُس سے ہی متعلق ہے۔ تو جب وہ کمزور ہو گا تو صوبے بھی لامحالہ کمزور ہو گے۔ اب تو NFC کے تحت چلے اللہ کی مہربانی سے کہ پچھلے NFC میں ہمیں یہ guarantee ہو گا اگر اُس projected figure کے باوجود اب باقی تمام اخراجات ہیں سارے ہم قرض لیکر پورے کئے جاتے ہیں کبھی

سے کم revenue ہوئی تو بلوچستان میرا ہے۔ بلوچستان کو اُسکے مطابق ہی ملے گا لیکن باقی صوبوں پر کٹ لے گا میرا خیال ابھی تک نیا NFC نہیں آیا تو وہی NFC چل رہا ہے اور اُسکے مطابق جتنے figure گورنمنٹ دے گی بلوچستان کو اُس کے مطابق فنڈ دیئے جائیں گے یا جو ہمارا share دیا جائے گا۔ جناب والا! یہ ساری مشکلات تھیں یہ سارے مسائل تھے جو میں نے ایوان کی خدمت میں آپ جناب کی خدمت میں اور اپنے میڈیا کے دوستوں کی خدمت میں جو بلوچستان کے لوگوں تک پہنچائیں جو ہمارے خیالات ہیں۔ جناب والا! میں ایک بار پھر وزیر اعلیٰ بلوچستان کو فناں منشہ کو P&D کے منشہ کو ان تینوں محکموں کو سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ان حالات میں رہتے ہوئے اُن سے جتنا ہو سکا ایک بہتر اور ایک اچھے بحث کو پیش کرنے کی کوشش کی لیکن میں ساتھ ساتھ جناب والا! یہ یہاں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں نے جب سے ہیئتھکی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ تو یہاں جناب والا! بے تحاشہ بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ اور میں اعتراف کرتا ہوں لیکن یہ پچھلے ایک، دو سال کی نہیں ہیں یہ کئی برسوں کی چلی آ رہی ہیں۔ مثلاً جناب والا! میں نام نہیں لینا چاہتا کسی کی دل آزاری ہو گی لیکن ایک جگہ جناب والا! ساحلی بیٹ میں 25 ڈاکٹرز سے زیادہ ہیں لیکن جاتے کتنے ہیں جناب والا! 3۔ باقی ڈاکٹر صاحبان متعلقہ جوڑی اپنے اوصاح بان ہیں یا کوئی صاحب ہیں وہاں اُن کے ساتھ تنخواہ آدمی آدمی کی جاتی ہیں۔ تو اس المیہ سے ہم گزر رہی ہے تو میری تمام دوستوں سے گزارش ہے کہ اگر مجھے اس بات کا موقع دیا جائے مجھے کم از کم 6 مینے یا تین چار مینے مجھے دیے جائیں اگر میں میرٹ کے طور پر پوسٹنگ ٹرانسفر ہوں، میرٹ کے طور پر لوگوں کو لگایا جائے سزا اور جزا کا جناب والا! ایک mechanism قائم ہو تو شاید کچھ بہتری آسکے ورنہ جناب والا! ایک اور آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا ترتیب کوئی شہر کے اسپتال میں جو دل کو Stent لگاتا ہے جناب والا! وہ Stent غائب ہیں۔ غائب نہیں ہیں وہ ملنیں اُن سے پوچھتے ہیں بھائی کہاں ہے متعلقہ ذمہ دار بندہ کہتا ہے جناب یہ expiry ہو گئے ہیں بھائی expiry ہو گئے ہیں تو وہ دکھادو یا آپ کے Stent ہیں اس کی تعداد یہ ہے اور یہ expire ہو گئے ہیں جناب والا دکھانے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے کہ expire ہو گئے ہیں تحقیقات سے یہی ظاہر ہو رہا ہے ابھی تو مکمل رپورٹ آئے گی لیکن یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ سرکاری اسپتال کے Stent باہر جو ذمہ دار لوگ ہیں انہوں نے خود جا کے اپنے پرائیویٹ کلینک میں پیسے لے کے لوگوں کو لگائے۔ اب جناب والا! اتنی اب تک بے ضابطگی ہے۔ یہ میں خالی ہیئتھکی آپ کو گزارشات پیش کر رہا ہوں۔ اب جس کو ٹرانسفر کیا جائے جناب والا! دس سفارشات آجاتی ہیں پریشر آ جاتے ہیں۔ فلاں تنظیم ہے فلاں تنظیم ہے سارے۔ تو میری یہ گزارش ہے میں نے اپنی چونکہ یہ اس کا اس وقت میں انحراف ہوں میری ذمہ

داری ہے میں نے وہ حقائق یہ میں نے کم بتائے ہیں۔ لیکن میں نے وہ حقائق ایوان کے سامنے آپ کے سامنے بلوچستان حکومت کے سامنے رکھے ہیں۔ اور اس میں میں بہت ہی متفکر اور ممنون ہوں وزیر اعلیٰ بلوچستان کا ان سے میں نے بات کی ہے انہوں نے مجھے چیزیں ٹھیک کرنے کی پوری آزادی دی ہے۔ اور بہت ساری چیزیں میں نے ان کے ساتھ share کی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے تعاون سے جناب میر قدوش کی حکومت میں میری یہ کوشش ہو گئی کہ ہمیلتھ کارڈ بھی جاری ہو بلوچستان کے عوام کے لئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جناب والا! ہمیلتھ میں جتنی بہتری آئے کم از کم ڈاکٹروں اور دواؤں کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے میری کوشش ہو گئی شکر یہ جناب اپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکر یہ شاہ صاحب آپ نے تفصیلی بات کی یقیناً جب تک بلوچستان کو مرکز کی طرف سے کوئی نہیں ملے گا بلوچستان کی بے روزگاری میں کمی نہیں آئے گی۔ یہ تو محمد خان لہڑی صاحب نے ایجوکیشن میں ہزاروں لوگوں کو روزگار دیا ان سے پھر بھی کافی لوگ خوش ہوئے اس طرح اور ڈپارٹمنٹ کی پوسٹوں کو آپ لوگ نکال لیں ان میں ہزاروں لوگ میرٹ پر بھرتی ہوئے ابھی بھی نصیب اللہ مری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جتنا جلد ہو سکے پوسٹوں کو اگر آپ لوگ نکال لیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے ہر ڈسٹرکٹ میں نوجوانوں کو روزگار مل جائے گا۔ جی اصغر علی ترین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** آعوذ باللہ مِن الشَّیطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکر یہ جناب اپیکر صاحب آپ نے ہمیں بجٹ جو یہاں پیش کیا گیا ہے 23-2022ء کا اس پر گفتگو کرنے کے لیے اس پر بحث کرنے کے لئے آپ نے موقع دیا آپ کا شکر یہ۔ جناب اپیکر صاحب! انتہائی خوشگوار ماہول میں یہ بجٹ پیش کیا گیا اور انتہائی دوستانہ ماہول میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ پچھلے سال جون میں جناب اپیکر صاحب! آپ کو یاد ہے کہ جب بجٹ پیش ہو رہا تھا تو بجٹ سے قبل اسمبلی کے باہر ہی آکے جو main entrance اس کے باہر ہی ایک کیمپ لگایا تھا اپوزیشن کی جانب سے جس کے تیس ارکان تمام اضلاع سے 23 ارکان کی نمائندگی اُس میں موجود تھی اور ان کی ایک ہی demand تھی کہ اس بجٹ کو پیش کرنے سے پہلے تباہیز دی جائیں۔ اس پر گفتگو کی جائے۔ ڈسٹرکٹ کے مسائل کو دیکھا جائے اُس کے بعد یہ بجٹ اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ مگر بدقتی سے یہ نہ ہو سکا۔ اور جس دن یہ بجٹ پیش کرنا تھا اُس دن آپ نے دیکھا کہ حکومت کی جانب سے جام کمال کی جانب سے اور ایک غرور مند حکومت کی جانب سے جس کی سربراہی جام کمال خان صاحب کر رہے تھے۔ اپوزیشن پر بکتر بندگاڑیاں چڑھائی گئیں ان کے بازو اور باتھ توڑے گئے اور ان کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آر کاٹی گئی ان

کو تھانے بھیجا گیا اور تقریباً 14 سے 15 دن انہوں نے تھانے میں قیام کیا۔ اُس کے بعد ایف آئی آرلی گئی اور اُس کے بعد اپوزیشن کے ارکان باہر آئے۔ جناب اسپیکر! یہ پچھلا جو بجٹ تھا جو جام کمال صاحب کی حکومت کا تھا یہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا کہ بلوچستان میں ایک سیاہ دن تھا جس دن جام حکومت نے بجٹ پیش کیا۔ اور اُس دن جو اپوزیشن پر بدترین تشدید کیا گیا پوپولیس کی جانب سے جام حکومت کی جانب سے شینگ کی گئی ہے، بکتر بندگاڑیاں چڑھائی گئیں۔ جناب اسپیکر! کبھی کوئی بھولے گا نہ کوئی بھول سکے گا۔ آج الحمد للہ جام کی حکومت جام کے ساتھ ہی دفن ہو گئی جناب اسپیکر! آج قدوس صاحب کی حکومت ہے وہی ممبران بیٹھے ہوئے ہیں آج میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو اور وزیر خزانہ سردار عبدالرحمن کھیتیر ان صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج تمام نمائندوں کی تجوادیز پر عمل کیا۔ تمام ڈسٹرکٹ کے جو مسائل تھے ان کو سامنے رکھے فصلے کیے گئے۔ آج جناب اسپیکر صاحب! چاہے گورنمنٹ side ہو یا اپوزیشن ہو، آج کسی کو بھی اس بجٹ پر اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ بہت کم ہے۔ جناب اسپیکر! حکومت کرنا آسان نہیں ہے۔ اور اگر حکومت بندہ کرے بھی تو اس کے ساتھ تو اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلا یہ بھی آسان کام نہیں ہے۔ میر عبدالقدوس بزنجو صاحب اور عبدالرحمن کھیتیر ان صاحب نے ایک مثال قائم کی ہے۔ کوئی بھی شخص نہیں کہہ سکتا کہ میرے حلقہ کو نظر انداز کیا گیا ہے بیشواں میں جام کمال کوئی مبری نہیں کہہ سکتا کہ میرے علاقے کو نظر انداز کیا گیا ہے یا میرے علاقے میں فنڈ کی تقسیم کا معاملہ ہے یا میرے علاقے میں ڈیپارٹمنٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اس فلور پر کہ میر عبدالقدوس بزنجو صاحب نے ہر بندے سے ہر ممبر سے تجوادیز مانگی حتیٰ کہ جام کمال صاحب سے بھی تجوادیز مانگی اور انہوں نے تجوادیز دیں۔ تو آج میرا یہ سوال ہے جام کمال سے کہ آپ کو تجوادیز دیتے ہوئے آپ کے ہاتھ کیوں نہیں کانپ رہے تھے پچھلے بجٹ میں جو 23 ممبران یہاں بیٹھے ہوئے تھے جو آپ کو اپنی تجوادیز دے رہے تھے تب آپ لینے سے انکاری تھے کہ تم اپوزیشن میں ہو تمہیں کوئی فنڈ نہیں ملے گا تمہارے علاقوں کو کوئی فنڈ نہیں ملے گا آج میں اُن سے سوال کرتا ہوں کیا آج آپ کے جو حلقہ کی اسکیمات آئی ہیں آپ نے جو میر عبدالقدوس کے خلاف عدم اعتماد بھی لے کے آئے آپ کے ساتھ اور ساتھی بھی تھے اُن تمام ساتھیوں کے فنڈ اس علاقے کی فنڈ تجوادیز book PSDP میں موجود ہے لیکن جناب اسپیکر! ہم اس کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک روایت رکھی ہے یہ بلوچستان کی روایت ہے جناب اسپیکر صاحب! میں اگر یہ بات کروں کہ ہمارے حلقے میں بجلی کا مسئلہ ہے ہماری فضیلیں تباہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہمارے پیشین کے ساتھیوں نے یہاں ہڑتال کی تھی کہ ہماری بجلی کا مسئلہ ہے ہم نے عبدالقدوس بزنجو

صاحب سے کہا کہ بھلی نہیں ہے ہمیں گرڈ اسٹیشن دیا جائے یہ فیڈرل کا مسئلہ ہے یہ ہمارے حلقات کے لوگوں سے متعلق ہے ہمارا یہ دیرینہ اور پریشان کن مسئلہ آج میر عبدالقدوس بزنجو صاحب نے وہ پشین کا مسئلہ حل کر دیا انہوں نے ہمیں بتیں کے بجائے ایک سوتیس گرڈ اسٹیشن اس حوالے سے مہیا کیا بھلے یہ پیسے ایجوکیشن میں کم رکھے۔ انشاء اللہ و تعالیٰ اگر یہ کام ہو جاتا ہے تو یقین جائیے پشین کے زمیندار جن کی واپسی روزگار سب کچھ زمینداری سے ہے یقین کریں وہ ان کی دعائیں لیں گے۔ ہم پشین شہر میں رہتے ہیں وہاں تراٹ ہے لمدا وغیرہ یہ سب جناب اپسیکر صاحب! یہ شہر کا ایریا ہے یہاں چار چار گھنٹے بھلی ہے کہ جی فیڈر اور لوڈ ہے ہم نے حکومت سے ریکوئیسٹ کی کہ ہمیں تین فیڈر دیے جائیں، اُس میں تین نئے فیڈر دیے گئے ہمارے چھپلی حکومت سے بھی یہی مطالبے تھے کہ ہماری تباہی ہیں اور یہ عوام کی تباہی ہیں ان پر عمل کیا جائے، لیکن انہوں نے ساڑھے تین سال ہمیں دیوار سے لگایا اور یہ کہہ کر لگایا کہ آپ اپوزیشن میں ہیں آپ کا کوئی حق نہیں بنتا، ہاں ان کے جو ایڈ وائز تھے، ان کے جو مشیر حضرات تھے، فلاںے حضرات تھے جو نان الکیڈیڈ لوگ تھے، ان کیلئے بلوچستان کا خزانہ، تجوہی کھول دی گئی تھی۔ لیکن جو لوگ الکیڈیڈ ہیں، جن سے عوام سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں ان کیلئے یہ الفاظ تھے کہ ہم اپوزیشن میں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آج، یہ کرسی کی بھی ہے جناب اپسیکر صاحب! یہ جو سامنے کر سی ہے، آج اس پر قدوس بزنجو ہوں گے کل کوئی اور ہو گا۔ لیکن جناب اپسیکر صاحب! اس کرسی پر بیٹھنے سے پہلے انسان کو یہ سوچنا چاہیے کیا میں انصاف کر سکوں گا۔ کیا میں لوگوں کو اپنا حق دے سکوں گا، کیا میں بلوچستان کیلئے کام کر سکوں گا۔ تو جناب اپسیکر صاحب! میں اپنی طرف سے اپنے پشین کے عوام کی طرف سے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر قدوس بزنجو صاحب کا ان کی حکومت کا میں شکر یا ادا کرتا ہوں کہ بھلی کا بہت بڑا مسئلہ تھا جو کہ انہوں نے حل کر دیا۔ جناب اپسیکر صاحب! ساڑھے تین سال سے ہمیں ہمارے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا، ہمارے پینے کے پانی کا بہت بڑا مسئلہ تھا، الحمد للہ آج اسی پی ایس ڈی پی میں ہماری صحت کیلئے حوالے سے ہو، ایجوکیشن کے حوالے سے ہو، پی ایچ ای کے حوالے سے ہو، ہی ایڈڈ ملیو کے حوالے سے ہو، جناب اپسیکر صاحب ہمارے تقریباً اگر ایک سونہ ہوں تو پچاس مطالبات مانے گئے ہیں۔ اور اس پر ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب اپسیکر صاحب! ہم ہزاروں ووٹ لے کے یہاں آتے ہیں اور ہم یہاں اپنی اپنی ترجمانی کرتے ہیں اگر ہم خاموشی سے بیٹھ جائیں اور ترجمانی نہ کریں تو یہاں کیسا تھا بے انصافی ہوگی۔ جناب اپسیکر صاحب! بلوچستان کے وسائل بہت محدود ہیں۔ جو بجٹ پیش کیا گیا یہاں ہماری جو revenue collection ہے وہ بہت کم ہے۔ جب تک ہمیں فیڈرل سے سپورٹ نہیں ملے گی، ہمیں فیڈرل سے پیسے نہیں ملے گا اس وقت تک بلوچستان اپنے

پاؤں پر نہیں کھڑا ہوگا۔ جناب اسپیکر صاحب! اس بجٹ میں آپ دیکھیں، سیکورٹی کے حوالے سے ہو، تو جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان 48% ہے پاکستان کا، آپ مجھے بتائیں کہ اتنے بڑے بارڈ رائیریا کو آپ کیسے secure کر سکتے ہیں، اس کیلئے فیڈرل کی ضرورت پڑے گی، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو پیغمب دے گی تو پھر ہم جا کے اس بارڈ کو secure کریں گے جناب اسپیکر صاحب! اس وقت ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں حکومت سے کہ فیڈرل سے بات کریں، ہمیں مزید اس بجٹ کو بہتر بنانے کیلئے بلوچستان کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے بلوچستان کی زندگی کیلئے بچوں کو بہتر بنانے کیلئے ان سے مدد لی جائے فیڈرل سے، ان سے پیسے مانگے جائیں تاکہ ہمارے یہاں جو طرز زندگی ہے وہ بہتر ہو جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں جو ممبران بیٹھے ہیں کسی نے یہ نہیں کہا کہ مجھے میسر و بس چاہیے، اس پورے بجٹ میں کسی نے یہ نہیں کہا ہمیں اور تجڑین چاہیے، کسی نے یہ نہیں کہا کہ مجھے موڑوے چاہیے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں جتنے ساتھوں نے بات کی، انہوں نے ہمیتھ کی بات کی ہے، کہ ہمیں اچھی صحت فراہم کی جائے، ایجوکیشن کی بات کی ہے، پینے کے پانی کے حوالے سے بات کی ہے، روڈ کے حوالے سے بات کی ہے، جو کہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اگر کوئی انسان کسی ملک میں کسی ریاست میں رہتا ہو، تو ریاست کی ذمہ داری ہے کہ یہ facility ان لوگوں کو دیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! میں اپنی طرف سے اپنی جماعت کی طرف سے میں قدوں بزرگو صاحب اور سردار عبدالرحمن کھبیر ان صاحب کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک میانہ روی اختیار کی، انہوں نے ایک برابری کا لیوں اختیار کیا، اور آج اس ہاؤس میں آپ کو پہنچتے ہے کتنا پسکون ماحول ہے۔ آپ ماحول دیکھئے کسی شخص کو بھی یہ اعتراض نہیں ہے کہ میرے حلقوے کو نظر انداز کیا ہے یہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلا سیشن ہے اور میر عبدالقدوس بزرگوی سربراہی میں کسی شخص کو بھی وہ اعتراض نہیں ہے جو پچھلے سیشن میں ہوا تھا پچھلے سیشن لوگوں نے گملے بھی مارے، شیشے بھی توڑے، لوگوں کی بے عزتی بھی کی، پگڑیاں بھی اچھالیں، بکتر بندگاڑی بھی چھڑائی لیکن کیا حاصل کیا، کیا ملا ان لوگوں کو، رسولی ملی آج یہی ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہاں گئے وہ جو بیٹھتے تھے بندیشوں میں آرڈر کرتے کہ بھئی بکتر بندگاڑی چڑھادو، آنسوگیں ان پر چھینکو، ان پر ایف آئی آر کاٹو، کہاں چلے گئے جناب اسپیکر صاحب! آج میر عبدالقدوس بزرگو صاحب نے ثابت کر دیا کہ حکومت ایسی چلائی جاتی جیسے آج یہ بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ آج جناب اسپیکر صاحب! کسی آدمی کو بھی شک نہیں ہے حتیٰ کہ مخالفین کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! میں آخر میں میر عبدالقدوس بزرگو صاحب اور وزیر خزانہ صاحب کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک بڑے اچھے طریقے سے ایک احسن طریقے سے اس بجٹ کو پیش کیا۔ بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ اصغر اچکزئی صاحب۔

**حاجی مٹھا خان کا کڑ:** ہم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ اسپیکر صاحب! 23-2022ء کا بجٹ ماشاء اللہ

بہت اچھا تقسیم ہوا جو اپوزیشن والے تھنا راض وہ بھی اس دفعہ الحمد للہ بہت خوش ہیں اور ہماری حکومت والے جو

ہیں یہ بھی خوش ہیں اور ماشاء اللہ سب سے جو بڑا کام ہوا ہے یہ ہوا تھا کہ ہمارے جو ongoing اسکیمات تھیں

اس کے لیے شیئر رکھا گیا ہے۔ پہلے جب حکومت ایسی ہوتی تھی جو وزیر اعلیٰ ہوتا تھا وہ پیسے انہوں نے آن گونگ

کے لیے نہیں رکھتے تھے اس دفعہ بلوچستان کا بڑا پردہ ہوا کہ آن گونگ کے لیے بہت بڑے پیسے رکھے گئے ہیں۔

اور جناب اسپیکر! بلوچستان میں اس وقت آپ کو معلوم ہے کہ مہنگائی بھی بہت عروج پر ہے کہ آن گونگ اسکیمات

اور جوئی اسکیمات ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ سارے رُک جائیں۔ یعنی جتنی مہنگائی ہو رہی ہے مہنگائی کے مطابق وہاں

ٹھیکیداروں کو وہ پیسے ملنے چاہیے تا کہ ہماری جو اسکیمات ہیں وہ رُک نہیں جائیں۔ اگر یہ اسکیمات رُک گئیں تو

آن گونگ بھی رُک جائیں گی اور لوگوں کے جو روزگار ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ اصل چیز تو یہی ہے کہ لوگ یہی

پیسوں پر گزارہ کرتے ہیں کہ جو کام ہو رہے ہیں تو ان میں مزدو دری بھی ہوتی ہے اور رُک بھی چلتے ہیں سب کچھ

اسی پر ہو رہے ہیں۔ مہنگائی ہے پیسے یعنی کہ ٹھیکیداروں کو پہلے جو فنڈ زملا تھا اُس میں ایک سو ستر روپے پر ڈیزیل تھا

اکھی دوسرا اٹھ پر ڈیزیل ہے اور وہ بھی آگے بڑھے گا۔ اسی طرح سرابی بھی اسی طرح ہے میں ریکوئیسٹ کر رہا

ہوں کہ تھوڑا ریٹ بڑھائے جائیں تا کہ ہمارا سسٹم رُک نہیں جائے۔ جناب اسپیکر! ہماری ایجوکیشن کا جو سسٹم میں

اُسی وقت کینٹ نے میرا اور مری صاحب کا ایک ہی سوچ تھی کہ کوئی ایسے پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیں تا کہ یہ

نوکریاں جلدی ہو جائیں۔ لیکن وہ کینٹ والوں نے فیصلہ کیا کہ نہیں یہ ڈیپارٹمنٹ خود کرے گا۔ اس وقت جب

آپ اسکول جاتے ہیں تو تین سو اسکول یا دو سو ستر اسکول خالی ہیں ٹیچر نہیں ہیں اور ہر گاؤں میں تقریباً سو پچاس

ڈیڑھ سو بچے ایسے ہی پھرتے ہیں وہ ایک میکنزم بنانا چاہیے تا کہ ہمارا جو صوبہ ہے وہ اسکو کس طرح چلانا ہیں۔

ایک ضلع میں آپ کے تین سو ٹیچر زاگر نہیں ہوں تو کس طرح ترقی آئے گی۔ کہ اس طرف تھوڑا از ورڈانا ہے کہ جلد

از جلد ٹیچر زکی بھرتیاں ہوں۔ اور تیسرا جو ہمارا ہمیتھے ہے ہمیتھے میں آپ جائیں تو ایک ہسپتال میں بیس ڈاکٹر ز

ہوتے ہیں تیس ڈاکٹر ز ہوتے ہیں لیکن جب آپ جائیں تو ڈیوٹی پر ڈوڈا کٹر نہیں ہوتے ہیں۔ جب وہاں کارروائی

کی جاتی ہے تو وہی ادھر جو آ جاتے ہیں کہ وہ عدالت چلے جاتے ہیں اور وہ عدالت اس فیصلے میں ان کو آزاد و اپس

کر دیتا ہے اور ان کو اسی طرح تھوڑا مل جاتی ہے۔ جب تک بندے کو تھوڑا مل رہی ہوتی ہے تو اُس کو کیا ضرورت

ہوتی ہے کہ وہ ڈیوٹی کریں۔ میں ڈاکٹر زم نے وہاں جب وہ ڈیوٹی نہیں کر رہے تھے تو وہاں سے اکے خلاف

کارروائی ہو گئی جب ادھر سیکرٹریٹ آئے تیسرے دن وہ سارے بحال ہوئے واپس وہی تنخواہ لے رہے ہیں کوئی بندہ نہیں جا رہا ہے۔ پھر اس پر میں نے زور ڈالا اُس وقت میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی کہا تھا چیف سیکرٹری کو بھی کہا تھا کہ جو ہمارے کنٹریکٹ ڈاکٹرز تھے وہی ڈاکٹرز میں واپس دے دیں تاکہ ہمارا کام چل جائے۔ پھر اس پر دو تین دفعہ میں چیف سیکرٹری صاحب کے پاس گیا چیف منٹر صاحب کے پاس گیا پھر اسکی تک پہنچا لیکن بعد میں انہوں نے آرڈر زکر والی آج وہی جو پرائیویٹ ڈاکٹرز ہیں وہاں سے ہمارا جو قتوڑ اہم کام ہو رہے ہیں وہی انہی ڈاکٹرز سے ہو رہے ہیں۔ ورنہ ہمارے سارے ہسپتا لوالوں کوتا لے لگ جائیں گے۔ جناب! اس کے بارے میں آپ سے یہ ریکوئیسٹ کرتا ہوں کہ ہر محکمہ والوں کو یہ تعاون کرنا چاہیے کہ جتنے بھی ہمارے ادارے ہیں جیسے ہیلائٹ کا ہو۔ ایجوکیشن کا ہو سب اپنے ڈیپارٹمنٹ میں کام کریں اور جتنی نو کریاں ہیں جو یہ روزگار لوگ ہیں ان کو نو کری مل جائے ایک ریکوئیسٹ اور کروں گا کہ میرے خیال میں ادھر بی اینڈ آر کا سیکرٹری ابھی بیٹھا ہوا تھا میرے خیال میں وہ ابھی نکل گیا ہے۔ تین سو دو بندے انہوں نے بحال کر دیئے جو پہلے حکومت نے نکالے تھے۔ اس نے تقریباً انہیں بندے انہوں نے پی اینڈ ڈی میں رکھا ہے۔ انہیں بندے جو ہیں وہ بھی حصہ دار ہیں۔ ان کی ہر چیز ہے کوئی پریشانی نہیں ہے وہ انہیں بندوں کو بھی ڈالنا چاہیے بڑی مہربانی جناب آبادر ہیں۔

**جناب قائم مقام اسمبلیکر:** شکر یہ مٹھا خان کا کثر صاحب۔ جی شاء بلوج صاحب۔

**جناب شناع اللہ بلوج:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکر یہ اپیکر صاحب! پہلے تو میں آپ کو اس پورے ایوان کو تمام دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس سال کا بجٹ کچھ مختلف انداز میں مختلف حالات میں پیش ہو رہا ہے۔ جناب اپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ جون 2021ء میں جب جون کا مہینہ تھا تو جب یہاں بجٹ پیش ہو رہا تھا تو اس وقت یہاں میرے خیال بندوں کی کھن گرج تھی آنسو گیس چل رہا تھا۔ آپ کے اس مقدس ایوان کے دروازے جو ہیں وہ توڑ دیئے گئے تھے ارکین اسمبلی کے بازو، کسی کا سر، کسی کی دستار، تو کسی کا دوپٹہ یہی منتجب ارکین بلوچستان کے ایک معمولی سی پی ایس ڈی پی جس پر بلوچستان کے ڈکھ درد کی کچھ چیزیں ہیں جس پر کچھ معمولی قسم کی پانی بجلی یا صحت کی سہولیات کے متعلق چیزیں تھیں جن کی منصافانہ تقسیم کی بات کر رہے تھے۔ لیکن بدقتی سے ایسے حالات میں بھی اس وقت بھی یہاں بہت ہی تکلیف دہ مناظر دیکھنے کو ملے آج اس وقت جب میں تقریر کر رہا ہوں مجھے یاد ہے کہ پچھلے سال اسی جون کے اسی دن میں بجلی گھر تھانہ میں تھا۔ اور صرف اس لیے مطالبہ کر رہا تھا کہ یہاں فرعونیت جیسی حکمرانی نہیں چلتی۔ یہاں یزیدیت جیسا مزاج نہیں چلتا یہاں شہنشاہیت نہیں چلتی۔ بلوچستان کے عوام کی خون میں جمہوریت ہے۔ بلوچستان کے عوام کے دلوں میں

جمہوریت ہے۔ بلوچستان کی فضاؤں میں جمہوریت سانس لیتی ہے۔ بلوچستان کے پہاڑوں میں جمہوریت پلٹی ہے۔ بلوچستان کے کسی پھر کو کسی جڑی بوٹی کو بھی آپ انھالیں آپ کو وہاں سے احتجاج نظر آئے گا۔ تو ہم نے ان کو کہا تھا کہ بھائی چارے سے کام چل سکتا ہے غور اور تکبر سے نہیں چل سکتا، یہ جو تکبر اور غور کے ساتھ تین ساڑھے تین سال تک اس صوبے کو جس پرماندگی کے دلدل میں دھکلنے کی کوشش کی گئی جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کو تمیں سال لگیں گے اُس سے نکلنے میں۔ آج جو بجٹ پیش ہو رہا ہے سردار صاحب ہمارے دوست محترم بیٹھے ہوئے ہیں بالکل اس خوشگوار ماحول میں اس لیے پیش ہوا ہمیں پتہ ہے یہاں کوئی سونے چاندی کی تقسیم نہیں ہوئی یہاں کوئی ہیرے جواہرات بانے نہیں گئے یہاں کوئی ملاز میں جھولیوں میں نہیں دی گئی یہاں ہم نے اپنے لوگوں کو ٹیوب ویلوں سے شربت اور دودھ اور شہد کی نہریں وہاں سے نہیں بھائیں۔ لیکن کم از کم یہ ہوا ہے کہ جتنے بھی بلوچستان کے وسائل ہیں جتنے بھی بلوچستان میں پیسے ہیں یہ کم از کم واضح ہوا کہ ان کی تقسیم تمام انسانوں پر میں حلقوں کی بات نہیں کرتا میں اصلاح کی بھی بات نہیں کرتا تمام انسانوں پر منصفانہ طور پر تقسیم ہونی چاہیے۔ نمازیں پڑھتے ہیں عبادت کرتے ہیں عمر کرتے ہیں حج کرتے ہیں لیکن جب حکمرانی ہاتھ میں آتی ہے تو انہوں نے بلوچستان کے عوام کو کیڑے مکوڑے سمجھا۔ خاران کے عوام کو بلوچستان کے عوام کو جہاں سے اپوزیشن کی نمائندگی تھی یہ even جہاں سے حکومت کی نمائندگی تھی جناب والا! ایسے اشرافیہ کی طرح والیاں ریاست کی طرح شہنشاہوں کی طرح بادشاہوں کی طرح محفل سجا کر جناب والا! ایس ڈی پی بانٹی جا رہی تھی، ہم نے اُس وقت اس لیے احتجاج کیا تھا۔ آج اگر احتجاج نہیں ہو رہا ہے تو اُسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمیں محسوس ہوا اور میں آج بھی اپنی عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی اس خوش فہمی میں ہے کہ اس پی ایس ڈی پی سے بلوچستان کی پیاس بچھے گی بلوچستان کی بھوک بچھے گی بلوچستان کے بیروزگاروں کے ہاتھوں میں ملازمتوں کے ڈگریوں ہوں گی۔ بلوچستان کے بھوک افلاس پیاس غربت تکلیف جہالت کا خاتمہ ہو گا نہیں اس لیے کہ بلوچستان کے اندر تعمیر و ترقی کی خشت وہ غلط رکھی گئی ہے اس پی ایس ڈی پی میں اس سے کم از کم یہ ہے کہ جو ریلیف تھوڑا اہبہت لوگوں کو ہم دے سکتے ہیں وہ شاید دے سکتے ہیں میرے کافی دوستوں نے یہاں بار بار بات کی کہ بلوچستان کے وسائل کم ہیں لہذا بلوچستان، میں کہتا ہوں کس نے کہا کہ بلوچستان کے وسائل کم ہیں میر دوست اصغر صاحب چلے گئے میں نے پہلی سپتیج جو یہاں کی تھی میں نے کہا اسلام آباد والے ہمیں ٹھگاتے اسی لیے ہیں ہم نے کہا بلوچستان کا رقبہ 47% فیصد ہے اور یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے جس دن ہم نے پہلی تقریر میں کہا میں نے ثابت کر کے دیا کہ بلوچستان کا رقبہ پاکستان میں 63% فیصد ہے 62.7 فیصد ہے پاکستان کا، جب آپ اپنا حصہ مانگتے ہیں جب

آپ اپنے وسائل کے حوالے سے جب آپ نے وسائل کی تعداد دیکھتے ہیں ان کی حیثیت دیکھتے ہیں ان کی مالیت دیکھتے ہیں اس حساب سے آپ کو اسلام آباد سے اپنا حق پر اپر لے لینا چاہیے تو ہنزا میں اپنے تمام اراکین سے دوستوں سے گزارش کرو گا دو الفاظ کا استعمال کبھی بھی نہ کریں کہ بلوچستان کے وسائل محدود ہے وسائل خداوند تبارک تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں اچھی حکمرانی چاہیے وسائل کا بہترین استعمال چاہیے۔ اور خداوند تبارک تعالیٰ نے ہمیں وسیع و عریض زمین دی ہے دُنیا میں اتنے اتنے ممالک ہیں آپ کی صوبائی اسمبلی چار، پانچ اسمبلیوں کو اکٹھ کر کے اتنے جتنے ممالک میں سے 198 نکالیں لیکن وہاں بھوک اور غربت نہیں ہے تیل نہیں ہے گیس نہیں ہے سونا نہیں ہے چاندی نہیں ہے سمندر نہیں ہے پہاڑ نہیں ہے زرعی زمین نہیں ہے زیریز میں پانی نہیں ہے اسرائیل کا رقبہ اٹھا کے نکالیں اسرائیل ڈسٹرکٹ واشک اور خاران کے برابر نہیں ہے آج پوری دُنیا کی زرعی اجناس اس ریگستان سے پوری دُنیا میں زرعی اجناس دُنیا کو فراہم کرتی ہے پوری دُنیا کی بہترین فروٹ جو ہے وہ اسرائیل سے آتی ہے پوری دُنیا کی بتاہ کن ٹیکنا لو جی اسرائیل سے آتی ہے وہ جوانہوں نے جناب والا! کیا کیا ہم اُسی وقت سے ساڑھے تین سال سے کہہ رہے تھے جب اپنی قوموں کے وسائل کو وہ تقسیم کرتے ہیں تو وہ منصفانہ طریقے سے کرتے ہیں وہ تعلیم پر توجہ دیتے ہیں وہ صحت پر توجہ دیتے ہیں وہ ٹیکنا لو جی پر توجہ دیتے ہیں وہ جدید طرزِ معیشت پر جدید طرزِ زراعت پر جدید طرزِ تعلیم پر توجہ دیتے ہیں۔ جناب والا! یہ جو پی ایس ڈی پی ہے، سردار صاحب! مبارکباد کے آپ حقدار ہیں آپ اور آپ کے ساتھی کہ بلوچستان خسارے میں جانے والا صوبہ ہے۔ اور خسارے میں لیجانے والے سابقہ لوگ تھے۔ صوبے کو کامی اندھروں میں دھکلینے والے لوگ کچھ اور تھے۔ اسی لیے صوبہ اس حد تک خسارے کی طرف تھا۔ اور یہ بھی بجٹ خسارے کا ہے۔ ایک جو سب سے تکلیف دہ بات ہے میں باقی چیزوں کی تعریفیں میرے دوستوں نے بہت کر دی، کچھ چیزوں سردار صاحب! میں اس بجٹ کے حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ جو جو میں نے دیکھا تو میں یہ وہ گارنیز ہوں لیکن مجھے پتہ ہے میرے ارڈر گرد ہر دوسرا شخص چاہے اس کا تعلق خاران سے ہے چاغی سے ہے آواران سے ہے موئی خیل سے ہے ژوب سے ہے چجن سے ہے تمام بلوچستان کے نوجوان شہزادے میری آنکھ کا نور ہیں۔ میں سمجھتا ہوں بلوچستان میں اس وقت اٹھارہ لاکھ کے قریب طاقتو را اور تو انا، قابل فہم، سب اسناد رکھنے والے نوجوان اس وقت یہ وہ گار ہیں لیکن سردار صاحب!

تو جناب والا! پی ایس ڈی پی میں جو ملازمتیں ہیں وہ اس دفعہ دو ہزار آٹھ سو پچاس ہیں مثال کے طور پر ابھی ایک دو ڈسٹرکٹ کا اضافہ ہوا 35 ڈسٹرکٹ میں آپ ان کو جب تقسیم کریں گے تو ضلع میں 80 ملازمتیں بھی نہیں جائیں گی دو ہزار آٹھ سو پچاس تو پر 35 اضلاع میں اگر اس کی ایورنج آپ تقسیم کریں تو جناب والا! آپ کے خیال میں

ایورتھ ہر ضلع میں جب 80 ملازمتیں جائیں گی یہ اٹھارہ لاکھ نوجوانوں کی انربی کہاں جائیں گی۔ یہ ثبت انداز میں استعمال نہیں ہو سکی گی یہ آپ کے علاقے میں خوشی اور خوشحالی نہیں آئے گی یہ اٹھارہ لاکھ یہ روزگاروں کی ڈیپریشن ان کی مایوسی ان کی محرومی ان کے اپنے مستقبل کے حوالے سے جو خواب ہیں ان کو جب وہ ٹوٹا ہوا دیکھیں گے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ نوجوان کس عمل کا مظاہرہ کریں گے۔ تو ہذا کیونکہ یہ بحث کی آخری تقریر ہے بلوچستان کی حکومت کا آخری دن نہیں ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں سردار صاحب! آپ اس پی ایس ڈی پی کے حوالے سے ہم نے، دیکھیں بلوچستان کے پاس وسائل کی کم نہیں ہے ہذا ہم نے ایک خصوصی اور اجلاس بلاکر بلوچستان میں روزگار کے نئے وسائل پر بات کرنی ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ خاران کو نو کریاں دیں لیکن آپ کا جو protective force ہیں وہ آپ کے بلوچستان کا یو تھے ہیں اور نوجوان ہیں بلوچستان کی 64% آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اس بحث میں نوجوانوں کے حوالے سے ایک خوش آئند چیز میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔ میں اپنے پیاسوں کے لیے میں نے پانی کی اسکیمات رکھی ہیں میں نے اپنی سڑک سے سفر سے مشکلات کا درپیش لوگوں کو تھوڑی بہت سڑک کی اسکیمیں بھی رکھنی ہیں۔ میں نے دو، چار اسکیمیں صحت کی بھی رکھدی ہیں میں نے کچھ اپنی ٹوٹی، پھوٹی اسکولوں کے لیے سب کے لیے نہیں کچھ فنڈ زرکھ دیئے ہیں لیکن جب بات آتی ہے خاران کے ان شہزادوں کی جو اس وقت ایران کی سرحد پر گدھوں پر تیل کی سُل لادھ کر ایران کے پانچ، چھ پہاڑ کراس کر کے بلوچستان لاتے ہیں اور پھر گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں، میں کل آرہا تھا کوہ پشت کے علاقے سے ایک نوجوان کی فاتح خوانی سے۔ وہ اپنی ماں کی آنکھوں کا نور تھا۔ وہ اپنے گھر کا خواب تھا۔ اُس گھر کا اٹھ دس افراد کے واحد روزی کا ذریعہ تھا۔ میں جب ان نوجوانوں کو دیکھتا ہوں جناب والا! اس طرح کے اُس کوہ پشت کے شہید نوجوان کی طرح بلوچستان کے تمام نوجوانوں کے لیے مجھے پی ایس ڈی پی میں روزگار کے ذرائع کے حوالے سے ایک مایوسی ہوئی ہے اور اس کو س طریقے سے دور کیا جاسکتا ہے۔۔۔ (داخلت)

میرضیاء اللہ لاغو (وزیر مکمل خانہ جات و قائمی امور): ایک ایک آپ کی تعریف سن رہے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوج:** ایک توجہ یہ ہے کہ آج میں نے بولانہیں ہے آج تو میں مشکلہ ہوں چیف سیکرٹری صاحب کا مفتی صاحب کا اور فناں کا۔ سب سیکرٹریوں کا کہ انہوں نے بڑی محنت کی بحث بنانے میں لیکن آج افسوس کی بات ہے کہ آج بحث کا آخری سیشن ہے اُن کو یہاں بیٹھنا چاہیے تھا یہ بہت important points ہوتے ہیں ہم اُن کے ساتھ چاہے پر کافی پر گپ شب پر نہیں کر سکتے۔ وہاں مجلس ہوتی ہے surgical analyses بلوچستان کی important points یہ اُن کو نوٹ کرنا جا ہے تھا بلوچستان کی جو

ڈیولپمنٹ کا اُس کی economy کا اُس کے law and order کا اُن کی insurgency کا اُس کی ڈیولپمنٹ بد امنی کا اُس کی نچوڑ بیہیں سے نکل سکتا ہے۔ بجٹ صرف لوگوں کو پینے کا پانی دینے کا نہیں ہوتا ہے اس میں امن اور خوشحال کی کافی جو ہیں وہ کیا کہتے ہیں کہ formula ہوتے ہیں اگر ایک اچھا حکمران ان کو جو ہیں استعمال کرنا جانے۔ تو جناب والا! دوسرا سب سے بڑی سردار صاحب technically آپ کی ننس کا کوئی بندہ بیٹھا ہو گا اُس کو نٹ کریں اور پھر جا کر پی اینڈ ڈی والوں سے بات کریں۔ آپ نے جو اسکیم رکھی ہے میں ایک چھوٹا سا ایک example میں دیتا ہوں میں پی اینچ ای اور ہیلتھ کی طرف نہیں جاتا ہوں آپ کے پاس پانچ حصے بہت important sector human development کا index سب سے پیچھے ہے یعنی دنیا میں اس وقت آخری درجے کے انسانوں کی انسانی ترقی جس کو کہا جاتا ہے وہ اس وقت بلوچستان میں ہیں انسانی ترقی کیا ہوتی ہے۔ ایک علاقے کی ترقی کو اُس کی بلڈنگوں سے سڑکوں سے نالیوں سے گلیوں سے لائیوں سے دیکھی جاتی ہیں ایک ہوتی ہے انسان کی ترقی۔ انسان کی ترقی اُس کا صحت مند ہونا ہے، اُسکی تعلیم یافتہ ہونا ہے اُسکو باروزگار ہونا ہے اُس کا خوشحال ہونا ہے اُس کا اپنے معاشرے میں کردار ادا کرنا ہوتا ہے انسان کی ترقی کا ایک اپنا پیمانہ ہوتا ہے۔ جو اس وقت یہاں اگر ہاؤس کے حساب سے دیکھا جائے تو اُس میں کیا ہے۔ مثال کے طور پر اس وقت جو ہم نے نیو اسکیم ڈالی ہیں ایجوکیشن کی۔ وہ کوئی تقریباً کل ملا کر جو آن گونگ ہے اور کرنٹ ہے، جو کرنٹ ہے 4.7 میلین 4.7 میلین کے ہمارے پانچ ارب کے قریب تعلیم کی مد میں نئی اسکیمات ہیں اور ہماری 15 ارب کے آن گونگ جو جاری اسکیمات ہیں وہ ہیں یعنی ٹوٹل 20 ارب کی اسکیمات ہیں لیکن 20 ارب کی اسکیمات میں جب allocation ہے یعنی 20 percent ہے یعنی 20 ارب روپے کا 4 ارب روپے اس سال کے لیے رکھے ہیں آپ مجھے بتائیں جب میں اولرگ کے ٹوٹے پوٹے اسکوں کا کام شروع کرواؤں گا میں نے 10 کروڑ روپے رکھے ہیں تعلیم کی مد میں۔ مثال کے طور پر۔ وہاں جناب والا! آپ نے 3 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ میں وہاں جب اُس کی بنیاد ہی ڈالوں گا پہلے تو تین مہینے لگیں گے اس process میں PC1 ہے tendring authorization ہے یعنی ہے ایوارڈ ہے work شروع کرنا ہے یعنی سے چار مہینے تو گئے اس سال کے آخر میں وہ جب وہ بنیادیں ڈالے گا تو جناب والا! پسے ختم۔ دیکھیں آپ کو بلوچستان میں ڈیولپمنٹ کا پیراڈیم، ڈیولپمنٹ کے حوالے سے جو اپنا focus ہے وہ change کرنی پڑیں گی تین سیکڑز میں لا لا عبد الرشید نہیں ہیں یہاں

اُس کو ہونا چاہیے آپ منظر زکوت۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے ہماری بڑی اچھی دوستی ہے آپ سب کے ساتھ۔ وہ پرانی یزیدیت والی حکومت نہیں ہے۔ آپ لوگوں کے ساتھ لیکن کم از کم ensure کریں سردار کہ وزراء آج ہیں وہ اسمبلی اجلاس میں موجود ہیں۔ یہ بتیں شاید وہ بعد میں سیکرٹری صاحبان سے بھی کر سکتے ہیں یہ بتیں وزراء کو کرنی بھی چاہئیں۔ میں آپ کو اگر آپ ایجوکیشن کی مدیں، پی ایچ ای کی مدیں اور ہیلتھ کی مدیں آپ نے کم از کم allocation at least 70 percent کروائیں چار سال سے صوبہ رکھا ہوا ہے 30 ارب روپے جعلی اسٹیڈی بیز کے نام پر پچھلے حکمران نے دیئے جس کو فہرال کھینے کا شوق تھا اور تھے بھی سارے غلط۔ ہم نے اس کو بتایا بھی۔ ماننے کے لیے تیار نہیں تھا وہ جا کر کھنڈرات بنے ہوئے ہیں ایک غریب صوبہ 30 ارب روپیہ پولی ٹینیک کے لیے دیتے بی آرسی کے لیے دیتے اسکول اور کالج کے لیے دیتے آج کتنے روزگار کے ذرائع ساڑھے تین سال میں پیدا ہوتے 33 سال بلوچستان کو دھکیل دیا انہوں نے۔ یہی بتیں ہم کرتے وہ سننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اور جناب! آپ نے بھی۔ دیکھیں جو پانچ چیزیں یہ پہلا میرا خیال بجٹ سیشن ہے جس طرح prebudget اجلاس ہوا تھا لیکن کیونکہ ہم اسلام آباد میں عدم اعتماد کی وجہ سے تھے عدم اعتماد میں ہم مصروف تھے ہم ادھر آنہیں سکے۔ ہم نے ایک بات کی تھی کہ آپ نے ہائے ایجوکیشن میں skill-development کے لیے پیے رکھنا ہے لیکن آپ نے نہیں رکھے۔ روزگار کے ذرائع پیدا کہاں سے ہوتے ہیں روزگار کے ذرائع ٹینیکل ایجوکیشن سے ہوتے ہیں آپ ٹینیکل ایجوکیشن کے اداروں کے بڑھائیں۔ بلوچستان میں 2 ہزار 800 کے بجائے 28 ہزار ملازمتیں آئیں گی۔ بات ہے لڑنے کی بلوچستان کی کیس کو مدل انداز میں پیش کرنے کی۔ بلوچستان باوسائل صوبہ ہے بلوچستان پاکستان کا جو ہیں 63 فیصد ہے یہ دو بتیں پہلے ہم لوگوں کو سمجھنی چاہیے۔ جب ہم بیٹھیں گے پھر ہمیں این ایف سی سے بھی شیر ملے گا آپ کو۔ بلوچستان کا اس سے۔ آپ قرضے میں کیوں 50 ارب روپے۔ میں نے ابھی پچھلی دفعہ ریکوڈ کے حوالے سے جب تقریر ہماری ہوئی جب یہاں قرارداد میں لاٹی تو میں نے یہی بات کی کہ اس وقت وفاقی حکومت ایک ہزار ارب سے زیادہ کا ہمارا مقروض ہے۔ لوگ بھائیوں سے بھی حساب کرتے ہیں بھائی یہ تو وفاقی حکومت ہے یا ر۔ سیدھا سیدھا بیٹھ کر ہم اپنے بہت سے معاملات جو ہیں ہم اپنے پیروزگاروں کی حالت دیکھیں تو لہذا جب ایک ہزار ارب کا مقروض آپ کا وفاق ہے جب آئی ایم ایف اس کے گلے سے پکڑ کر قرضے لیتا ہے آپ بلوچستان والے گلے سے نہیں پکڑ کر ہاتھ سے تو پکڑ کر اسلام آباد والوں سے اپنا قرض تو لے لیں۔ اپنے پرانے حساب تو چکتا کروا کریں۔ تو لہذا جناب والا! آج بھی دیکھا سردار صاحب آپ کو یاد ہے تھوڑی دیر بعد ہم گئے

نوجوانوں physiotherapists میں بیٹھے ہیں۔ community teachers والے بیٹھے ہوئے ہیں پولیس کے لیے میں نے بات کی کہ ان کی تخفوا ہوں کو پنجاب، سندھ اور خیرپختونخوا برابر کریں اگر ہم ان کو انسان سمجھتے ہیں باقی سہولتیں میں اور آپ پنجاب کی اسمبلی کے برابر تخفوا میں لیتے ہیں پولیس والے خداخواست کوئی چوری کی ہے یا کوئی نچلے طبقے کا آدمی ہے یا اس کے والدین غریب پیدا کیا تھا اس لیے پولیس والے کی تخفوا وہ پنجاب کے سندھ کے اور خیرپختونخوا کے پولیس والے کے برابر ہوں۔ community teachers والے میسوں سال اپنی زندگی کی دینے خود کشی کریں کنوں میں کھو دیں۔ physiotherapists کو ان کی ماں، بہن، والدین نے وہ اپنے کسی نے زیارت بھی ہیں کسی نے بھیڑ، بکریاں بیچی ہیں کسی نے جانور بیچے ہیں کسی نے قرض لیا ہے ان کو پڑھایا پانچ سال کی ڈگری کروائی۔ اس کے بعد اب ہمارے محکمے کہتے ہیں ہمارے پاس physiotherapists کی گنجائش نہیں ہے۔ سب سے زیادہ اس صوبے کو physiotherapists ضرورت ہے اور تمام شعبوں میں بلوچی ایم اے براہوئی ایم اے پشوام اے ہم سینکڑوں کی تعداد میں پیدا کر رہے ہیں لیکن ہمارے اسکولوں میں کالجوں میں یہ پوٹھیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ہم ان کیلئے تعیناتی نہیں کرواتے ہیں۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں نے کہا تھا کہ 300 ارب روپے کا پروجیکٹ ہر یونین کونسل میں ایک ہائی سیکنڈری اسکول کو آپ پولی ٹیکنیکل کا درجہ دے دیں۔ اور ان کی skills کو develop کریں۔ آنے والے پانچ دس سال کے بعد بلوچستان میں موبائل فون بناؤ میں۔ ادھر موڑ سائیکل بناؤ میں۔ ادھر سولہ پینٹل بنانے کا خود process شروع کریں۔ کب تک یہ قوم اپنی جمع پوچھی جو ہے دیں گے اور باہر سے چیزیں خرید کے لے آئیں گے۔ یہ پوری دنیا نے اپنے نوجوانوں کو skilled کیا ہے تو ہندوپی ایس ڈی پی کا نام صرف سڑکیں، پانی اور اسکول کی بلڈنگ نہیں ہوتی اُس میں اکنا مک گروہ ایک بہت بڑا سیکلر ہوتا ہے component ہوتا ہے اس کو سردار صاحب خصوصی cabinet کی discussion اور مجلس میں لائیں اور اس پر debate کریں تاکہ از کم اس حکومت میں آپ لوگ ہیں، ہم آپ کے ساتھ بھائیوں کی طرح تعاون کریں گے تاکہ اس صوبے میں جو ہیمن ریسورس ڈولپمنٹ جو بہت پیچھے چلا گیا میں بار بار اس اسمبلی میں کہتا رہا ہوں۔ خیرپختونخوا پاکستان کا 12 فیصد ہے لیکن اُس کی foreign remittances کے 26 فیصد ہے وہ پانچ سال سے آگے نکل گیا ہے۔ انہوں نے اپنی تعلیم کو توجہ دی اسکولوں پر توجہ دی۔ ہم یہ باتیں کر سکتے ہیں لیکن بار بار ایک اور بات کی طرف آتا ہوں جناب والا!

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شاء بلوچ صاحب conclusion کی طرف بھی آجائیں کافی نمبر رہتے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** میں نے تو ابھی شروع کیا ہے جنماور۔ سمو سے پکوڑے منگوالیں ادھری کھالیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** کافی ممبر زریتے ہیں۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** سردار صاحب! میں آتا ہوں ایک اور اہم یونیورسٹی کی طرف۔ سردار صاحب! نے ایک بہت اچھا اعلان اپنے بجٹ speech میں کیا تھا۔ بجٹ حصہ میرے ساتھ پڑا ہوا ہے ایک اور بڑی confusion میں نے کہا تھا کہ ہمارے نوجوانوں میں بہت سی لوگوں کی جذباتی عقیدت ہوتی ہے بلوچستان یونیورسٹی کے نام کے حوالے سے کچھ دنوں سے کہ جی بلوچستان یونیورسٹی کا شاید نام کو تبدیل کر کے کسی ہمارے معتبر سیاسی، قد آور زعماء کے نام پر کیتے جانے کے بات ہو رہی ہے۔ لیکن جب میں نے دیکھا بجٹ speech میں ایسا نہیں تھا بجٹ speech میں بینظیر بھٹو صاحب کے نام سے شہید کے نام سے ایک ڈیجیٹل لائبریری ہے۔ میر غوث بخش بنجواں صاحب کے نام سے ایک لائبریری ہے اور باچا خان صاحب مر جنم کے نام سے ایک لائبریری ہے۔ تو لہذا یہ confusion میرے خیال میں دور ہوئی چاہئے سردار صاحب اس کو نوٹ کریں گے۔ آپ کو ایک بات یاد ہو گی میں نے یہاں اس اسمبلی میں ایک قرارداد جمع کروائی۔ میری قرارداد شاید میں اُس کو دوبارہ بھی قرارداد کی صورت میں لے آؤں گا بجٹ speech میں مختصر اپیش کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان کے لوگوں کو اپنے اُن سیاسی زعماء جنہوں نے بلوچستان کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی جنہوں نے اپنا خون، اپنا بیسینہ، اپنا وقت، اپنی جوانی، اپنا بڑھا پا، اپنی جائیداد تک دے دی۔ اور جنہوں نے انگریزوں سے لیکر پاکستان کے آمرانہ دور میں بھی قربانیاں دی ایسے زعماء کے نام پر بلوچستان میں نئے ادارے بننے چاہئیں پڑا نے اداروں کو renaming ایک دو کی ضرورت ہے اگر آپ کسی زعماء کو فخر اور عزت دینا چاہتے ہیں لہذا جناب والا! میں نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ سٹیبلشمنٹ آف یونیورسٹیز اینڈ سینٹر آف ایکسیلنس ان بلوچستان میں صرف اُس میں سے دو تین چار کا تیری کے ساتھ نام پڑھوں گا کہ وہ مقاصد کیا تھے جناب والا! میں نے propose کی تھی یونیورسٹیز یعنی میں نے کہا تھا کہ یہ یونیورسٹیاں بننی چاہئیں نواب یوسف عزیز مگسی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی اینڈ ماڈل سائنسز جمل مگسی میں، نواب یوسف عزیز مگسی بلوچستان کے لوگوں کو شعور، صحفی، علمی، فکری اور سیاسی دینے والے خیال میں وہ سب سے اعلیٰ درجے پر بلوچستان کی تاریخ میں آتے ہیں لیکن آج جنہوں نے مدرسہ یوسفیہ بنایا، پہلا تعلیمی ادارہ بلوچستان میں بنایا آج اُس کی یوسف عزیز مگسی کے نام سے ایک چھوٹا سا ادارہ جمل مگسی میں تو کوئی اچھا کام بھی نہیں ہے جمل مگسی کو آکسفورڈ کے برابر ہونا چاہئے تھا آکسفورڈ اسی سنوں میں بننے تھے لیکن آج جمل مگسی میں لہذا یوسف عزیز مگسی کے نام سے بنایا چاہئے۔ نواب اکبر

خان بیٹھی یونیورسٹی آف آئل اینڈ گیس انڈسٹری ایٹ ڈیرہ بیٹھی۔ نواب اکبر خان بیٹھی کو خراج عقیدت 16 سال بعد اسی اسمبلی سے ہماری قرارداد سے ملا۔ اور اگر نواب اکبر خان بیٹھی کو خراج عقیدت پیش کرنا ہے اُن کی قابلیت، علم سے اُن کے نام سے جناب والا! ڈیرہ بیٹھی میں آئل اینڈ گیس کی یونیورسٹی بنی چاہئے۔ نواب خیر بخش خان مری یونیورسٹی آف پسیس سائنسیز، پوری دُنیا آسمان پر پہنچ گئی ابھی جنگ زمین کی نہیں ہے ان زمین کی جنگ کوئی ایک دوسرے سے لڑ بھی لیا جیت بھی گئے ہار بھی گئے اس وقت دُنیا کے اندر لاٹائی پسیس پر لڑی جا رہی ہے۔

بلوچستان میں ایک پسیس کے نام سے یونیورسٹی تو بنی چاہئے۔ اس کے بعد جناب والا! میں نے کہا تھا کہ اگر سردار عطاء اللہ مینگل صاحب کی قربانیوں سے کوئی بلوچستان کا ذی شعور وہ میرے خیال میں انکار نہیں کر سکتا۔ ہے یہ اسمبلی بھی اُن کی ویژن کے حصے تھے اُن کے اور اُن کے ساتھ زعماء اکابرین جتنے بھی تھے جس میں شہید عبدالصمد خان، گل خان نصیر، محمد خان باروزی، بہت سے زعماء اور مفکرین جو اس وقت تھے مولوی نسیم الدین صاحب تھے۔ یہ سارے زعماء جو تھے تو ہذا اُن کے ناموں سے بھی مدرسے بننے چاہئیں۔ تعلیمی اور علمی اور مذہبی ادارے بننے چاہئیں۔ ہذا میں نے کہا تھا کہ renaming یعنی نام کو جو ہے تبدیل کیا جائے کیونکہ خپدار ایک بہت اہم شہر ہے۔ وہ already اپنے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ گزیٹر سے لیکر آج تک خپدار کو خپدار ہے تو خپدار یونیورسٹی جو ہماری تھی وہ خپدار یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کو rename کیا جائے سردار عطاء اللہ مینگل یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی At خپدار۔ میں نے سبیلہ یونیورسٹی کے حوالے سے، سبیلہ جام غلام قادر خان صاحب مرحوم کا سیاسی اختلاف سب کچھ اپنی جگہ پر، میں یہ ابھی بھی propose کرتا ہوں سبیلہ خود ایک شہر ہے ہذا سبیلہ کی جو یونیورسٹی ہے اُس کو rename کیا جائے جام غلام قادر یونیورسٹی آف ایگر لیکچر و گاوار اینڈ میرین سائنسیز، یونیورسٹی آف بلوچستان کا جو کیمپس ہے خاران میں، میں نے اسکی رختان یونیورسٹی کے حوالے سے already قرارداد پاس کی ہے لیکن اگر اُس کو rename کیا جانا ہے تو میر آزاد خان نوشیر والی یونیورسٹی آف ماڈران سائنسیز۔ میں نے سینٹر آف ایکسیلنس بھی propose کیتے میر جعفر خان جمالی سینٹر آف ایکسیلنس اینڈ لیڈر شپ جعفر آباد، نواب نوروز خان سینٹر آف ایکسیلنس ان ہی میں رائٹ خپدار، نواب غوث بخش رئیسانی سینٹر آف ایکسیلنس ان آر کیا لوجی ایٹ مہر گڑھ، میر گل خان نصیر سینٹر آف ایکسیلنس ان ہسٹری اینڈ لیکچر نو شکی، ملا فاضل سینٹر آف ایکسیلنس ان بلوچی پوئیٹری کیچ، عبدالصمد خان اچکزئی سینٹر آف ایکسیلنس ان ہسٹری چمن میں، جہاں اُن کا آبائی گاؤں ہے۔ تاکہ کم از کم ہم پوری دُنیا کی کچھ لوگ آئیں تو ہم کہہ سکیں کہ ہمارے آباؤ و اجداد چھلے ہوئے تھے صرف ایک دو شہر سے پیدا نہیں ہوئے خان عبدالغفار خان سینٹر

آف ایکسیلنس آف پیں لورالائی میں یا ٹروب میں۔ مولا نا عبدالحق بلوچ سینٹر آف ایکسیلنس ان پیں اینڈ ٹالورپیں کچھ میں، میر نصیر کبدانی سینٹر آف ایکسیلنس ان پویٹری اینڈ آرٹس خاران میں، میر محراب خان بلوچ احمدزی جو 1839ء میں 13 نومبر 1839ء میں پہلی جنگ شہداء میں شامل تھے ٹیپ سلطان سے زیادہ جو ہے نامور ایک ہمارے جرات بلوچ خان تھے ان کے نام سے یونیورسٹی آف سائنسیز اینڈ انفارمیشن ٹکنا لو جی ایٹ قلات، میر غوث بخش بنجوب سینٹر آف ایکسیلنس in politics اینڈ لیڈر شپ نال خضدار، محمد حسین اُن کا جن کا نام شاید بہت کم لوگوں نے سنا ہو گا 30 سے 32 سال اگر بیز کے جیل میں پڑے، محمد حسین عنقا سینٹر آف ایکسیلنس ان جرنلیزم ایٹ مجھ، بولان، میر عبدالکریم شورش جس کی قبرابھی بھی چلتیں کے دہانے پر ہے میر عبدالکریم شورش سینٹر آف ایکسیلنس ان ماس communication اینڈ سوشل میڈیا ایٹ مستونگ۔ یہ اسی فیلڈ کے لوگ تھے۔ انہوں نے بلوچستان میں contribute کیا ہے اس فیلڈ میں۔ اگر آپ نے سردار صاحب میں آپ کی مہربانی کہ اگر اس طرح کا ایک ویژن ہے جو وہ قرارداد ہم نے پیش کی تھی اس میں کسی کو اختلاف بھی نہیں ہو گا۔ کوئی یہ بھی نہیں سمجھے گا کہ میرے لیڈر کو میرے فکر کے لوگوں کو کسی کو انہوں نے اہمیت نہیں دی۔ سر میں آتا ہوں دو تین چیزوں کی طرف مختصر کر کے ختم کرتا ہوں۔ بہت سے پاؤنسٹس تھے ٹائم نہیں ہے۔ سر! ایک بات یہ ہے کہ میں نے معدوروں کے حوالے سے تین سال پہلے قرارداد پیش کی اس پی ایس ڈی پی میں سردار صاحب! مہربانی کر کے ان معدوروں کیلئے کچھ کریں، معدوروں کیلئے میں نے کہا تھا پانچ سے دس ہزار روپ پیشل سپورٹ فنڈ بنائیں یا ایک خصوصی آپ ٹیم بنائیں۔ میں جا کے negotiate کروں گا بذوق میں دیتے ہیں۔ ووٹر ہمارا ہمیں ماریں یا ہمارے ہن توڑیں ہمارے لئے برا بلا کہیں سوشل میڈیا پر گالی لکھیں خدا جانتا ہے ہم ان چیزوں سے، ہم سیاسی لوگ ہیں لیکن جب کسی معدور کو کسی یتیم کو کسی لنگرے لوے کو کسی اپاچ کو جب ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں وہ بے لسمی کا شکار ہے اور اپنے لئے ادویات تک خریدنہیں سکتا۔ اپنے لیے اچھے کپڑے نہیں خرید سکتا سردار صاحب! اس معاشرے کی سب سے بڑی بے حسی ہے۔ میں نے تین سال سے مسلسل اس پر بات کر رہا ہوں۔ لہذا آپ معدوروں کے حوالے سے جو میں نے قرارداد یہاں سے پاس کی تھی کہ بلوچستان کے معدوروں کو ایک پیشل سپورٹ فنڈ پیشل سپورٹ پروگرام کے تحت اُن کو ایک نیٹ ورک میں لا نہیں اور اُن کو بلوچستان کے بچے سمجھ کر اُن کو نام بچے بنائیں۔ اُن معدوروں کو، اُن کے گھروں کی اوپر چھٹی نہیں کریں اُن کو بلوچستان کے بچے سمجھ کر اُن کو نام دیں یہ کہ فرزند بلوچستان ہیں سارے ان سب کو آپ ماہانہ ایک سپورٹ فنڈ دیں دوسروی بات ایک جواہم چیز ہے وہ ہے reconciliation سردار صاحب یہ ایک اہم پوائنٹ ہے سننا۔ جو بھی بحث ہوتا ہے اُس کا

ایک plitical aspect ہوتا ہے جو بھی بجٹ ہوتا ہے اُس کا ایک economical aspect ہوتا ہے جو بھی بجٹ ہوتا ہے اُس کا ایک development aspect ہوتا ہے جو بھی بجٹ ہوتا ہے اُس کا ایک social aspect ہوتا ہے اور جو بھی بجٹ ہوتا ہے اُس کا ایک psychology aspect ہوتا ہے اور جو بھی بجٹ ہوتا ہے اُس کا ایک aspect ہے پس اور ڈولپمنٹ کا relation ہے پس اور ڈولپمنٹ کا اس پی ایس ڈی پی کا آج بجٹ کا دن ہے اُس کے بعد اُس کو آگے بڑھائیں گے۔ میں اُس کیلئے propose کرتا ہوں جناب والا! بلوچستان میں پندرہ بیس سالوں میں میرے ہاتھوں آپ کے ہاتھوں کس کے ہاتھوں سرکار کے ہاتھوں بلوچستان میں بہت سے معصوم اور بے گناہ لاشیں سڑکوں پر ملیں۔ بہت سے لوگ لاپتہ ہوئے۔ بہت سے لوگ لاپتہ ہوئے ہیں اُن کے گھر میں کھانے کرنیں ہے۔ ایسے گھر بھی ہیں جن کے بچے لاپتہ ہوئے ہیں اُن کے گھر میں کھانے کرنیں ہے۔ ایسے گھر بھی ہیں جن کے بچے لاپتہ ہوئے ہیں پھر اُن کی پاس مسخ شدہ لاشیں ملی ہیں۔ لہذا بلوچستان میں اگر اُگرا آپ کو یاد ہوگا شہباز شریف جب سردار اختر مینگل صاحب کے ساتھ reconciliation کا process ہم سب آئے سی ایم سیکرٹریٹ میں آئندیا کیا تھا کہ بلوچستان کے اندر مصلحتی عمل کو reconciliation کے process کو peace کے process کو آگے بڑھانا ہے۔ تو one time support کو اس میں ڈولپمنٹ کا، اکنامی کا، سپورٹ کا بہت بڑا role ہوتا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو knock-down کریں۔ جتنے بھی لوگ مرے ہیں، جتنے لوگ شہید ہوئے ہیں، جتنی مسخ شدہ لاشیں ملی ہیں، جتنے لوگ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ہم اُن کو بحیثیت ریاست، بحیثیت حکومت و اپنی نہیں لاسکے ہیں اُن کو آپ نے ایک سوشل سپورٹ سسٹم کے اندر لانا ہے۔ اُن کے لئے one time support ہو۔ میں کہتا ہوں کہ کسی انسان کی قیمت نہیں ہوتی میں مقرر نہیں کر رہا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریاست اُن کا مقروض ہے، حکومت اُن کا مقروض ہے۔ ہم اُن کو انصاف نہیں دلا سکے، بروقت اُن کے بچے نہیں لاسکے۔ اُن کی لاشیں گر گئیں۔ لہذا اُس قرض کو تھوڑا سا اگر ایڈرس کرنا ہے تو آپ نے reconciliation support fund بنائیں اور اس میں اُن کے خاندانوں کو سپورٹ کریں۔ میرے حلقوں کے پیسے کا ٹیکے ہیں پہلا میرے حلقوں سے پیسے کاٹ لینا آپ کو دونگا۔ سردار صاحب (دلتہ یوسردار ناست دی) سردار فضل سماںی (خاران سردار غلے دی دلتہ وا گورہ) آج انہوں نے مجھ سے کہا کہ سردار فضل سماںی صاحب میرے خاران کے بہت ہی محترم ہیں سردار ہیں، ایک حاجی محمد اسماعیل سماںی بیٹھے ہوئے ہیں اُن کا تعلق ساجدی ضلع واشک سے ہے۔ پہلے ضلع واشک اور خاران ایک ہوا

کرتا تھا آپ کو یاد ہے ایک واشک در پدر ہوا کرتا تھا آج در پدر کی بجائے باع و بہار ہو گیا ہے میرے خیال میں۔ اسی لئے تو ساجد کے مسئلے پر میں نے بات کی، زابد صاحب نے بات کی ان کے ہاں جب دوسال قبل زلزلہ آیا میں گیا وہاں بلکتے ہوئے بچے تھے۔ وہاں بہت بڑی صورت حال تھی۔ ہم ادھر آئے اسی اسمبلی میں ان کے حوالے سے قرارداد پیش کی اور ان کے حوالے سے پیسے منظور ہوئے۔ اب مجھے علم نہیں ایامناری سے کوئی 25 کروڑ یا 30 کروڑ ہیں۔ لیکن آج دوسال ہونے کو ہے یہ پیسے آج تک وہاں ان زلزلہ زدگان تک نہیں پہنچے۔ لہذا سردار صاحب ضلع واشک کا علاقہ ہے ساجد۔ سردار بیٹھے ہیں ان کا تعلق خاران سے ہے اور پھر دوسرا حاجی اسماعیل بسیہہ والے ادھر مجھے گھونمنہ نہیں دینے گے۔ لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ زلزلہ زدگان کے جو پیسے تھے یا ان کو فی الفور ملنے چاہئیں۔ سردار صاحب آپ کا شکریہ۔ با برجان ڈیر ڈیر منہ۔ مجھے امید یہی ہے کہ جتنی بھی تجاویز سردار صاحب! ہم نے دی ہیں بجٹ کو بہتر بنانے کیلئے لہذا ان کو آنے والے جو کل یا پرسوں آپ کی کابینہ کا اجلاس ہے اس میں اسکو آپ شامل کر دینے اور اس میں بہتری لانے کی کوشش کر دینے۔ شکریہ دسلام۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکریہ شناہ بلوچ صاحب آپ نے کافی مسائل کو اجاگر کیا۔ میڈم شکلیہ نوید صاحبہ۔ **محترمہ شکلیہ نوید قاضی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپیکر۔ آپ نے آج یہاں ہمیں بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب اپیکر! میرا خیال ہے جو last year کا بجٹ تھا اس سے پہلے جتنے بھی بجٹ پیش ہوئے ان میں اپوزیشن کو جس طرح سائیڈ لائن کیا گیا۔ اور آج میرے خیال میں تاریخ میں وہ لکھے جائیں گے۔ کیونکہ آج کے دن میں بھی میں تھانے میں اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور یہ چیزیں تاریخ میں لکھی جائیں گی تب ہی میں نے کہا تھا کہ زمینی خدا بننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آج کے بجٹ کے سرکاری فقرے ہیں جیسے احسان شاہ صاحب نے کہا کہ سات بجٹ انہوں نے پیش کئے as وزیر خزانہ۔ لہذا یہ پہلا بجٹ ہے جس میں لوگوں کو شور شرابہ مجھے نہ ہونے کے برابر ملا۔ جس میں مساوی ہو کر تمام حقوقوں کو برابری کی بنیاد پر، نہ کہ صرف ایک حلقہ کو 18 یا 12 ارب روپے دینے گے اور دوسرے حلقے کو ہم دس کروڑ روپے کیلئے بھی ان کو FIR کر کے اندر کر دیں گے تو

I think this is very positive initiative by CM Balochistan as well

کے جتنے بھی ساتھ تھے لوگ اس کو ہم appreciate کر دیں گے کہ چونکہ چیزوں میں neglecties ہوتی رہتی ہیں۔ جیسے میری بہن میڈم ربابہ نے کہا کہ ان کے component کو ہم ہمیشہ ignore کر دیتے ہیں جیسا آپ جانتے ہیں کہ جتنے بھی ہمارے لڑکے آج کے جو ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان ہیں تعلیم کے فنید میں آگے ہیں with degrees وہ گھروں میں بیٹھے ہیں یہ وزگار ہیں۔ اسی طرح ہمارے بلوچستان میں بھی پڑھی

لکھی خواتین جو پی ایچ ڈی ہولڈز بھی ہیں وہ بھی ڈگریوں کے ساتھ ہیروزگار ہیں۔ لیکن پی ایس ڈی پی میں میں نے دیکھا کہ jobs کے حوالے سے ہم کچھ نہیں کر پا رہے ہیں روزگار کا component ہم نے اس کو بالکل نہ ہونے کے برابر کھا ہے۔ جناب اسپیکر! ہیلتھ کے حوالے سے فنڈ زدیے گئے ہیں بالکل میری تجویز سے بھی فنڈ ز آئے ہیں۔ ایجوکیشن کا بھی میں نے دیا ہے اس میں بھی آئے ہیں۔ کیمونیکیشن بالکل ہماری need ہے جیسا کہ ہمارے بھائی اصغر ترین نے کہا کہ روڈنہیں چاہیے۔ بالکل مجھے روڈ چاہیے مجھے کوئٹہ کراچی روڈ dual چاہیے کیونکہ میرے آٹھ سے دس ہزار لوگ سالانہ اسی روڈ پر ایکسٹرمنٹ میں مارے جاتے ہیں۔ اُس کے علاوہ جناب اسپیکر! ایک چیز جو میں تھوڑا سا اس میں سب سے attention چاہوں گی - PSDP plus implementation ایک چیز جو میں نے دیکھی جس طرح میں نے اپنے پروجیکٹ میں کیلئے ڈیپارٹمنٹ کی طرف ہم بھاگے ہم نے کام کیا جناب اسپیکر! ہمارے ہاں monitoring mechanism بہت weak ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں وزیر خزانہ بھی بیٹھے ہیں۔ یہاں ہمارے باقی وزراء بیٹھے ہیں جو ہماری ڈاکٹر صاحب نے یہاں بہت اچھی بات کی کہ legislation ہے۔ ایک تو ہماری یچلیش ہے جس پر implement کرنا ڈیپارٹمنٹ کا کام ہوتا ہے۔ لیکن second step جو آتا ہے اس میں آتا ہے ہمارا monitoring mechanism ہے۔ وہ اتنا weak ہو چکا ہے کہ اب میرا خیال ہے ڈیپارٹمنٹ سے لیکر چاہیے بننا کوئی سیاست دان کو کرتا ہے لیکن یہاں دودھ کا دھلا کوئی نہیں ہے۔ یہ میں اپنے خدا کو حاضر ناضر جان کے کہتی ہوں کہ اس دفعہ پی ایس ڈی پی میں جس طرح implementation کیلئے concept note کیلئے فناس سے جس طرح ہم نے دوڑ لگائی ہے کہ وہاں آپ سے کوئی بھی پرسنج کی بات نہیں کرتا اور میں اس استحکام پر اس فلور پر اس لئے بات کرنا چاہی ہوں اگر یہی المید رہا تو میرا خیال ہے ہمارے پروجیکٹ اسی طرح ادھورے رہیں گے ہم لوگوں کو پیسے دیتے دلاتے آخرتک آپ کی implementation آپ کے پاس پی نہیں بچیں گے جناب اسپیکر! میں recently کرد گا پگئی تھی وہاں بہت ہی خوبصورت آرائیج سی جنوب اسلام رائیسانی صاحب کے دور کا پورا ایک ایکٹر پر بنایا گیا تھا وہاں لوگوں کی رہائش کے لئے باقاعدہ تین یا چار کوارٹرز بنائے گئے تھے۔ لیکن مجھے اتنا آفسوس ہوا تھا کہ ایک دو سال سے وہ آرائیج سی بند ہے جو ڈاکٹر ہے۔ ڈاکٹر اپنی جگہ پر نہیں وہ ایک سال کی چھٹی پر گیا ہے۔ اُس کے علاوہ جو شاف ہے صرف ایک کمپوڈر پر چل رہا ہے یا پی پی ایچ آئی کے شفاف اسکو چلا رہے ہیں۔ ایک tablet وہاں نہیں ہے خواتین ڈیلویری کے دوران مرن رہی ہیں اُس علاقے میں اتنے بڑے علاقے اور خوبصورت سی بلڈنگ بنی ہے وہ بلڈنگ دیکھنے کے لئے

نہیں ہے۔ اسی طرح میرے بھائی مبین خان یہاں بیٹھے ہیں اُن کی بھی توجہ اُن کے سرکی کلاس کی طرف میں کرواؤ گی۔ سرکی کلاس کا ایک پرائزمری سکول جو 45 سال سے چل رہا تھا رینٹل اُس کی بلڈنگ تھی جب گورنمنٹ نے refuse کیا ہم اس کا رینٹ نہیں دے سکتے ہیں انہوں نے وہ سکول دوسرا طرف شفت کر کے سرکی کلاس کے دوسرا علاقے میں تقریباً وہ چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر دوسرے پرائزمری سکول میں اُن بچوں کو لیکے آئے اور میں recently گئی تھی last week وہ بچے کھلے آسمان تلے پڑھ رہے تھے جتنا ب اپسیکر! اُن کے پاس آنے جانے کیلئے مجھے اُن معصوموں پر ترس آ رہا تھا دن بدن وہ بچے dropout ہو رہے تھے۔ جہاں ہم ابجوکیشن کی بات کرتے ہیں جہاں ہم نئی بلڈنگ دے رہے ہیں وہیں پر اگر کوئی نئے کے اندر ہم ایسے سکولوں پر ذرا سی توجہ دے دیں جس طرح باقی علاقوں میں ہمارے کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ سکولز ٹھپر زنیں جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر زنیں جا رہے ہیں یہ ایشوز آر ہے ہیں لیکن within the Quetta اگر ہم اپنے سکول میں حالت بہتر نہیں کر پاتے تو ہم باہر کی کیا بات کرتے ہیں تو اس پر بھی توجہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ٹھوڑا سا اسی پلیٹ فارم پر میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارا بلوچستان ہاؤس ہے اسلام آباد میں۔ وہ بلوچستان ہاؤس کم ہے میری نظر میں کیونکہ وہاں ایمپلائز آپ کے بلوچستان کے نہیں ہیں یہ sorry to say یہ تو فیڈرل کا ایک الیہ ہے کہ فیڈرل جاہز میں ہمارے بلوچستان کے لوگ نہیں ہوتے ان کو نکال دیا جاتا ہے سایہ لائن کیا جاتا ہے ڈو میسا نلزر ہیں دوسرا تیرے جس کو جاب دی جاتی ہے لیکن بلوچستان ہاؤس میں جو آپ نے ڈرائیورز رکھے ہیں آپ اُنکی سیلری کا موازنہ باقیوں سے کریں کہ آیا وہ وہاں اپنی رہائش کا کریں اپنے کھانے پینے کا کریں یا اپنی ڈیپٹیز کریں اگر اس بجٹ میں بھی ہم نے بلوچستان ہاؤس کے ان ایمپلائز کے ایشوز کو ہائی لائٹ نہیں کیا تو میرا خیال ہے کہ بلوچستان ہاؤس کا پھر بلوچستان ہاؤس نام رکھنے کا کوئی مجھے فائدہ نہیں لگتا جہاں ہمارے بلوچستان کے لوگ ہی نہیں۔ اور جو وہاں کام کر رہے ہیں ان کو میں خراج تحسین پیش کرنا چاہیے کہ انتیس، تیس ہزار میں وہ ڈرائیور ہے چاہے کلرک ہے وہ گزارا کر رہا ہے تو جنا ب اپسیکر! اسی پلیٹ فارم پر سب سے میں کہوں گی ٹھوڑا سا بلوچستان ہاؤس کے ایشوں کو بھی اپنے زیر نظر رکھیں اور اس کو دیکھ لیں۔ اس کو analyse کریں کہ وہاں ایمپلائز کون ہیں اور جو بلوچستان سے گئے ہیں ان میں چاہے ڈرائیور ہیں چاہے کلرک ہیں چاہے کوئی کلاس فور کا بھی بندہ ہو تو kindly اس کی سیلری کو بھی review کر کے اس کو enhance کریں کیونکہ اگر آپ کسی چیز کی sustainability آپ چاہتے ہیں تو اس میں اپنی مانیٹر نگہ میکنزم کو آپ کو زیادہ سے زیادہ active کرنا پڑے گا اور یہ ہر لیوں پر ہو گا۔ ایک سی ایم آئی ٹی ضروری نہیں ہے

آپ کو اٹی کی چیزیں دیں آپ جس ڈسٹرکٹ میں جاتے ہیں آپ کو اٹی analyse کروں میں آپ کا اگر صرف سی ایم آئی ٹی جاتا ہے just وہاں دیکھنے کے لئے کہ اس نے ایک سولر لگایا ہے یا اس نے ایک دیوار کھڑی کر دی ہے ایک نالی بنائی ہے تو میرے خیال سے سی ایم آئی ٹی کا صرف purpose یعنی ہے You should اگر وہ اس کو meet نہیں کرتا تو ہم اس کو رینول کی طرف لے جاسکتے ہیں اور یہی ہماری check quality once again quality assurance ہو گی تو ہمارے ہاں بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں تو ۱) thankful to اور یہ اعلیٰ میر قدوس صاحب اور وزیر خزانہ صاحب اس کے ساتھ جو ہمارا پی اینڈ ڈی پارٹمنٹ اور ہماری اسمبلی کا جو سیکریٹریٹ جس طرح ہمارے ساتھ اس تمام پر اس میں ایک cooperation کرتا رہا ہے میں ان تمام کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے بلوچستان کے ان کاموں کو آگے لے کے جانے میں بھی انشاء اللہ hope اک گورنمنٹ ہمیں اسی طرح ہی سپورٹ کرے گی implementation process

Thank you so much

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ میدم شکلیہ صاحبہ،

**جناب قائم مقام اسپیکر:** چیئرمین ہزارہ ڈیکریک پارٹی عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

**جناب عبدالخالق ہزارہ:** آعوذ باللہ مِنَ الشَّطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر!

میں سب سے پہلے اپنی جانب سے اپنی پارٹی کی جانب سے میں وزیر اعلیٰ صاحب اور انکی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، ساتھ ہی ساتھ سردار عبدالرحمن کھیتران اور انکی ٹیم کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! میری کوشش ہو گی کہ میں بجٹ کے حوالے سے جناب نشر صاحب نے اُس دن ڈیل میں کہا اور ہمارے ساتھیوں نے بھی

بہت کچھ کہا ہے، ہر زاویے سے اس کو جانچا ہے اور عوام کے سامنے رکھا ہے یا ہاؤس کے سامنے رکھا ہے۔ میری کوشش ہو گی کہ میں مختصرًا کہوں لیکن repetition نہ ہو جائے۔ یقیناً آج بڑی خوشی کی بات بھی ہے کہ سابقہ

چار سالوں میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ایک mutual understanding ہم دیکھ رہے ہیں ایک mutual coordination

coordination ہم دیکھ رہے ہیں ایک mutual consultation ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس

mutual consultation کے تحت آج یہ بجٹ عوام کے سامنے یا بلوچستان کے عوام کے سامنے یا اس

ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے جس سے ہر ممبر خوش ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جس mutual

consultation کے ساتھ باہمی احترام صلاح و مشورے کے ساتھ ہم نے یہ بجٹ پیش کیا ہے ساتھ ہی ساتھ

میں یہ چاہتا ہوں کہ آگے جا کر ہماری ذمہ داری کیا بنے گی پھر ہماری ذمہ داری یہ ہونی جائیے کہ ہم اس پر اس کو صحیح

معنوں میں، احسن طریقے سے ہم آگے لے جائیں۔ اگر خدا نخواستہ آج ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم سارے بلوچستان کی محرومیوں کے حوالے سے بات کر رہے ہیں دو سال بعد چار سال بعد چھ سال بعد ہم پھر کہیں گے کہ ہمیں شکر ہے کہ اس مرتبہ 72 ارب روپے کا خسارہ ہے اگلی مرتبہ ہم کہیں کہ 7 ارب کا خسارہ ہے میری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان کے محل وقوع geo-political importance کو منظر رکھتے ہوئے یہاں کی معدنیات یہاں کے محل وقوع یہاں کے جو بھی اس کی جغرافیہ ہے اس حوالے سے بلوچستان کے لئے بلوچستان کی پوری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم آنے والے سالوں میں بلوچستان کو فری deficit بجٹ دے دیں یہاں کوئی بھی بجٹ میں deficit نہیں ہونا چاہیے اسکے لئے ہمیں پلانگ کرنی ہے ہمیں منصوبہ بندی کرنی ہے ہم نے آگے جانا ہے اور ہم نے اس ملک کو اس صوبے کو آگے لے جانا ہے جناب اسپیکر order in the House ایسا یارا۔۔۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آپ بات کریں ہزارہ صاحب۔

**جناب عبدالغفار ہزارہ:** مجھے دونوں طرف سے ڈسٹریکٹ کر رہے ہیں تو جناب اسپیکر! میں نے کہا کہ چیک اینڈ بیلنس انتہائی ضروری ہے اسکی implementation انتہائی ضروری ہے آج اس ہاؤس میں ہمارے منسٹر صاحبان گلہ و شکوہ کر رہے ہیں کہ یہاں کام نہیں ہو رہا ہے فلاں ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے اور فلاں نہیں ہے۔ اسی طرح میرے پاس بھی یہی ہے کہ ہم فریاد کہاں سے کریں ایک گورنمنٹ کا حصہ ہوتے ہوئے میرے ساتھ بہت ساری الی چیزیں ہیں بہت سارے ایسے پوائنٹس ہیں، منسٹر صاحب چلے گئے ہیں صاحب بھوتانی صاحب لوکل گورنمنٹ میں ایک چیز آپ کو بتا دوں میری اسکیمات میں سے لوکل گورنمنٹ میں میں نے اکیس سو عدالت اسٹریٹ لائنس اور بیجنل فلیپس میں نے دیے ہوئے ہیں مجھے تین سالوں میں نہیں مل رہے ہیں۔ میں سی ایم آئی کو لکھ رہا ہوں مجھے نہیں مل رہے ہیں میں لوکل گورنمنٹ کو کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے۔ میں میٹرو پولیٹن کو لکھ رہا ہوں کوئی نہیں ہے۔ میں نے حتیٰ کہ آکر اس حد تک پہنچا کہ میں نے NAB کو لکھاڑی جی NAB سابق وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کا یہ وزیر ہمیں ڈائریکٹ آپ لکھ دیں میں نے کہا میں کروں کیا سی ایم آئی ٹی بیٹھی ہوئی ہے ہمارے وزراء صاحبان اس میں جو خاموشی دکھار رہے ہیں بھی مجھے تین سو کے بغیر جو ہے اٹھا رہ سوچیج ہوا ہے۔ اگلی بار تو میں یہاں پر صاف کہوں گا کہ کس نے کیا تھا۔ میں پچھلی بار پچھلی حکومت میں میں نے ایک مرتبہ وزیر اعلیٰ صاحب کو دو مرتبہ اپنے منسٹر ز طارق مگسی صاحب اور عارف حسني صاحب کو وزٹ کرایا ایوب سٹیڈیم میں۔ اسی کروڑ روپے کی payment ایڈوانس میں ہوئی تھی میں نے کہا کہ خدا کے واسطے کسی ایکسین کے خلاف میں کسی ایکسین کے خلاف نہیں ہوں میں کسی ٹھیکیدار کے خلاف نہیں ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ

کم از کم جنہوں نے اس طرح کی خیانت کی ہے اس کے خلاف موثر کارروائی عمل میں لائی جائے جب اسی کروڑ روپے کا آپ ایڈوانس میں payment کرتے ہیں اور تین سالوں میں کام مکمل نہیں ہوتا تو تین سال جب کام مکمل نہیں ہوا، ٹیم اسلام آباد سے آئی یہاں، انہوں نے پاکستان اولمپک ایوسی ایشن نے reject کیا کوئی کو بلوچستان میں جویشل گیر نہیں کریں گے آپ کے پاس آپ کی بلڈنگز وغیرہ آپ کے پاس وہ مکمل نہیں ہے تو گزارش یہ ہے کہ میدیم! آپ سے گزارش یہ ہے کہ کم از کم ہمارے ساتھ ہم جو آج یہاں خوش ہیں ہم سارے خوش ہیں ہماری کوشش ہونی چاہے ہم اس کو کس طرح implement کریں ہم کو کس طرح صاف و شفاف بنائیں۔ اس وقت میرے حلقة میں میری کمیونٹی کے اندر تین گھوست بلڈنگز ہیں بھوت بُگہ اس کو نام دیا ہوا ہے کروڑوں اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں کسی کو پتہ نہیں ہے بابا! یہ کس کھاتے میں کس ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ تو نہیں ہونا چاہے کہ خدا نخواست ککل اگر ایماندارانہ طریقے سے آج ہم سوارب دوسرا بُرڈ سوارب ہم ڈولپمنٹ پر خرچ کر رہے ہیں اگر پچاس فیصد بھی اس کا صحیح معنوں میں خرچ ہو جائے آپ باور کر لیں کہ بلوچستان ترقی کی منازل کی طرف جائے گا۔ میں آج اپنے حوالے سے اور اپنی پارٹی کے حوالے سے کہوں گا کہ میں بالکل وثوق سے اپنے ساتھیوں کے سامنے کم از کم اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں اس ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ آپ آئیں ٹیم بنا دیں ہمارے ایریا میں چیک کر لیں کہ کام معیاری ہوا ہے یا نہیں۔ ٹھیکیدار گواہ ہے شاید میری آواز اس کو پہنچ جائے انہوں نے کہا کہ بندہ واحد ایم پی اے ہے جو کہتا ہے کہ میری عزت کا بھی خیال رکھو اور اپنی عزت کا بھی خیال رکھو خدا کے واسطے کو الٹی پر کو compromise نہیں ہو گا مجھے یاد ہے پچھلے سال رمضان کا مہینہ تھا کوئی ستر وال اور اٹھار وال رمضان کو آدمی رات کو دو تین بجے بہت تیز بارش ہوئی اگلے دن بارہ بجے رات تک ہم صفائی کر رہے تھے کہ لک، بلیک ناپ کر دیں اس ایرے کو نصیر آباد ایرے کو نصیر آباد ہمارا ایریا ہے مری آباد میں جب دو تین گھنٹے کے بعد لک بچایا گیا۔ جب بارش ہوئی تو میں نے ٹھیکیدار کو فون کیا میں نے کہا کہ یارکل آپ نے دوسرا راؤ نڈ بھی اسی میں چلانا ہے۔ کہتے ہیں اگر یہ خراب ہوا تھا تو میں ذمہ داری کے ساتھ میں ٹھیکیداری بھی چھوڑ دوں گا میں سارے پیے دے دوں گا۔ میں نے کہا آفرین ہے آپ پر اور آج تک وہ واقعی وہ اسی طرح ہوا تھا اس نے کہا کہ ہم نے میٹریل اس طرح لگایا ہوا ہے۔ تو آج بھی میرے ہاں بلڈنگز بنی ہوئی ہیں قادر کے حلقة میں بلڈنگز بنی ہوئی ہیں ایکسین صاحبان سے بھی میری گزارش ہے آپ جا کے چیک کر لیں۔ ہماری کوشش یہ ہی ہے کہ صحیح معنوں میں ایماندارانہ طریقے سے کام ہو جائے۔ بس آج بھی میری بھی دعا ہے، میری بھی کوشش بھی ہے میری گزارش بھی ہے کہ ہم سب کم از کم خود احتساب کی طرف جائیں۔

اپنے کاموں کے اوپر check and balance ہونا چاہیے کہ کہیں غلطی ہو رہی ہے ایک کلو میٹر کا کام، دو کلو میٹر کا کام ہے، ایک کلو میٹر تو نہیں ہوا ہے، تو یہ ساری چیزیں ٹینکیں چیزیں جو ہمارے انجمنٹر صاحبان جانتے ہیں تو ہمارے MPAs صاحبان بھی جانتے ہیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ میں دعا گو ہوں کہ جس طرح سے ابھی تک ہوتی، یا گانگت، ہمارے اس ہاؤس کے نیچے میں ہم دیکھ رہے ہیں یہ قائم و دائم رہے اور اسی طرح سے جو ہے پورے بلوجستان میں ہم ترقی کے جال بچھائیں اور ہم خوشحال صوبہ اپنے آپ کو بنائیں اور آنے والے سالوں میں واحد صوبہ شاید بلوجستان اپنی معدنیات کے حوالے سے sources کے حوالے سے ہمیں اپنے revenue زیادہ کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے ایکسائز میں ابھی ایکسائز کی بات پھر چھیڑ دی میں نے خود۔ ایکسائز میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اس کو check کر لیں، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے میری گزارش ہے کہ آپ کے employees کے ایکسائز کی جعلی رسیدیں جاری کر رہے ہیں۔ لوگ جا کر جب آپ کے ایکسائز کے آفس میں بیٹھتے ہیں کہ یہ میں نے پر اپرٹی ٹیکس جمع کر لیا ہے، پر اپرٹی ٹیکس وہ کہتا ہے کہ نہیں یا ری جعلی ہے یہ ہمارے بینک میں اس کے پیسے ہی جمع نہیں ہوئے ہیں۔ تو اگر ہم لوکل گورنمنٹ کو مضبوط کر لیں، ماائز ڈیپارٹمنٹ کو ہم مضبوط کر لیں، ہمارے جو BRA ہے بلوجستان روینو تھارٹی کو ہم مضبوط کر لیں یقینی طور پر ہم آنے والے سالوں میں خوشحال صوبے کی طرف جائیں گے اور ایک خوشحال صوبہ اور قوم کھلانے کے لائق بھی ہوں گے۔

Thank you very much

(اس مرحلے میں محترمہ شفیلہ نوید ہوار، چیئرمیٹر پرسن نے اجلاس کی صدارت کی)

میدم چیئرمیٹر پرسن: Thank you so much جناب خالق ہزارہ صاحب۔ بالکل آپ کی بات سے متفق ہیں کہ ہم as a Parliamentarian یا اس علاقے کے نمائندے ہم اپنے جتنے بھی کام ہیں ان کی qualities کو ہم خود ensure کریں اور ڈیپارٹمنٹس کی بھی ہمیں check and balance اچھی طرح کرنی چاہیے۔ اس کے بعد مولا نانور اللہ صاحب please آپ اپنی تقریر کر لیں۔

مولانا نانور اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اعدل احوال اقرب للتقوی۔ صدق اللہ العالی العظیم۔ محترمہ چیئرمیٹر پرسن! بجٹ کے حوالے سے اظہار خیال میں سب سے پہلے ذکر کی بات یہ ہے کہ وفاق کا بلوجستان کے ساتھ رویہ اور معاشی انصاف کے حوالے سے طریقہ بالکل نامناسب، مایوس گئی، اس صوبے کے جو وسائل ہیں، وہ جس طرح شاء بلوج نے فرمایا لامحدود ہیں۔ اور جو وسائل اس صوبے کو دیئے جاتے ہیں وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن زور آور کو سمجھانا یہ کمزور کے بس کی بات نہیں۔ اس کے بعد جب وہ محدود وسائل اس صوبے کے عوام کی

فلاح و بہبود کے نام پر دینے جاتے ہیں تو اُس میں جو بے انصافی ہو رہی ہے یا ہم دیکھ رہے ہیں وہ بھی ناقابل برداشت ہے۔ بجٹ کے حوالے سے یہ بجٹ سابقہ بجٹ کے مقابلے میں بہتر بجٹ ہے لیکن اس میں بھی ہمیں بے انصافی نظر آ رہی ہے۔ وہ اس حوالے سے کہ شہری اور دیہاتی دو گھاؤں میں تقسیم کے حوالے سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارا کوئی ایک ضلع ہے، اور اس کا محل وقوع طول عرض تین کلومیٹر تک ہے، ہر side میں کوئی کمرکز سے پشین کی side پر جانا ہوتا ہے میں کلومیٹر مستونگ کی side پر لکنا ہو پندرہ کلومیٹر، تو طولاً وعدضاً یہ ایک ضلع ہے اور اس کا رقبہ محدود ہے پورے بلوچستان میں ۔ 1/4 حصہ بھی وسائل کا اس ضلع میں دیا جاتا ہے، اس میں کوئی شنک نہیں کہ کوئی آبادی تقریباً 1/4 ہی ہے بلوچستان کا۔ لیکن ترقیاتی کام انسانوں کے سروں پر نہیں کیا جاتا، سڑک زمین پر بنائی جاتی ہے میرا حلقة 200 کلومیٹر طولاً اور 200 کلومیٹر عدضاً ہے۔ ہر طرف سے ہمارے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے۔ لیکن کمیشن نے اعداد و شمار کا اور حلقة بندیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ بلوچستان میں سب سے چھوٹا حلقة آواران ہے جس کی آبادی ایک لاکھ بائیس ہزار ہے اور سب سے بڑا حلقة بلوچستان میں قلعہ سیف اللہ ہے جس کی آبادی تین لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے جب اس ریاست کا ایک ذمہ دار انتظامی یونٹ علم رکھتے ہوئے اعداد و شمار بتاتے ہوئے اور برملاز رائج ابلاغ کے ذریعے سے یہ اعلان کرتا ہے کہ ایک اسمبلی کا ممبر ایک لاکھ بائیس ہزار کا نمائندہ ہے اور دوسرے حلقة کا نمائندہ تین لاکھ پچاس ہزار غالباً یہ کہاں کا انصاف ہے۔ تو اس تناسب سے قلعہ سیف اللہ کے تین نمائندے ہوئے چاہیے تھے۔ اور نمائندہ اور MPAs کی جب تعداد بڑھے گی تو اُس کو بجٹ میں حصہ بھی زیادہ ملے گا اور اُس کا جو حلقة ہے جو رقبہ ہے وہ بھی تین نمائندوں پر تقسیم ہو جائیگا۔ ابھی میں کوئی اور قلعہ سیف اللہ کا پورے بلوچستان میں جتنا ووٹ میں نے لیا ہے تو اتنا ووٹ کسی دوسرے ممبر نے نہ لیا ہوگا۔ ابھی ہمارا طریقہ کار اور تقسیم وسائل اس طرح ہے حکومتی policy اگرچا ہے اس بجٹ میں بہتر ہے پہلے سے اس بیان اپر کہ پہلے سے بہتر ہونے کی وجہ سے میں جناب وزیر اعلیٰ عبدالقدوس بن جو صاحب اور وزیر خزانہ اور اس کی ٹیم کو نہ چاہتے ہوئے بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں مگر اس بے انصافی کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے یہ فرض سمجھتا ہوں ابھی حکومتی پالیسی کے حوالے سے ہر MPA کو ڈوزر گھنٹے میں گے فرض کرو ہر MPA کا ایک ارب کی اُس کے حلقات میں ترقیاتی اسکیمیں ملیں گی تو ہمارے کوئی ٹک 13 ارب روپے کی ملیں گی، میرے حلقات کو ایک ارب روپے ملے گا، کوئی میں روڈ پہلے سے بنی ہوئی ہے بلکل گلی گلی گوچے کوچے تک پہنچی ہوئی ہے۔ ہسپتا لوں کا بھرمار ہے تعلیمی ادارے اسی طرح ہیں، بلا ضرورت ایسے ادارے دینے جا رہے ہیں کہ ہم لوگوں نے اس کے حوالے سے تصور

تک نہیں کیا ہے۔ تو جناب چیزِ میں! میں پچھلی حکومت میں میرے حلے میں 76 کلو میٹر کا ایک project مرغہ فقیر زمیں سے بادینی تک، اُس کے لئے 15 سو 90 ملین ارب روپے رکھے تھے ongoing скیم ہے بادینی افغانستان کے بارڈر پر واقع، قلعہ سیف اللہ ضلع اور حلے کا حصہ ہے اور یہ اس طرح باڑدر ہے جیسے ہمارا چن یا تفتان۔ بادینی سے کمی سڑک 76 کلو میٹر دور پڑی ہوئی ہے۔ ویسے جام صاحب سے منت و ماجست کر کے یہ project میں نے منظور کرایا۔ تو اس project کیلئے جس کی مدت تکمیل جولائی 2023ء ہے یعنی ایک سال رہتا ہے اس project کی تکمیل ہونے تک 1590 ملین رقم سے اس سال میں ہماری اس PSDP میں 31 ملین رکھے گئے ہیں، یعنی 3 کروڑ دس لاکھ، وہ اونٹ کے مئے میں زیرہ کے متراوف ہے 76 کلو میٹر اور اُس کے دو حصے اس کیلئے 3 کروڑ 10 لاکھ روپے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس project کو بند کرنا چاہیے، ٹھیکیدار ہمارے ایکسپیشن صاحب کے پیچے پڑا ہے کہ ہمیں payment کرو مجھے bill دو، 22 کروڑ روپے کا میں نے کام کیا ہے۔ جب ہم یہ 3 کروڑ 10 لاکھ روپے ٹھیکیدار کو دیں گے بھی تو اُس کا ہمارے پیچے 19 کروڑ روپے پھر مزید رہ جائیں گے، آئندہ سال پھر 3 کروڑ روپے رکھیں گے تو میرے خیال آٹھ، نو سالوں میں اس ٹھیکیدار کا payment نہیں کر سکتے ہیں۔ تو جناب چیزِ میں! اس طرح ہمارا دوسرا project ہے اسی طرح طویل ترین سڑک ہے جو عوام کی ضرورت ہے آنے جانے کی ہم بھی کبھار تعزیت کے لئے چلتے ہیں۔ جب سفر کرتے ہیں تو پھر پانچ دن اُس کی تھکاوٹ دُور نہیں ہوتی اُس کیلئے 5 کروڑ روپے رکھے ہیں تو انہی وسائل کے مناسب اور بے انصاف تقسیم سے ہمیں شدید تحفظ ہے تکلیف ہے ہمارے حلقوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یہ آج کے بجٹ کے حوالے سے نہیں کہہ رہا ہوں جب سے یہ اسمبلی بنی ہے ہمارے ساتھ یہ روپیہ روا رکھا گیا ہے۔ اور خاص کراپوزیشن ممبران کے ساتھ میں چار سال میرے پورے ہو رہے ہیں اس اسمبلی کا میرے حلے میں مجھے پانچ ملازم معلوم نہیں ہیں اور نہ انکو ملازمت دی گئی ہے، صرف پانچ، کہیں لوگوں نے پانچ سو ملازمتیں اپنی حلے کو دے چکے ہیں، ہزاروں اسامیاں آچکی ہیں تین دفعہ ہماری لیویز کا interview اور test لیا گیا ہے دوسرے حلقوں کا یہ تیسرا group بھرتی ہونے والا ہے وزیر داخلہ چلے گئے اگر وہ بیٹھے ہوتے تو ہم ان کو سامنے بتا دیتے۔ 2019ء میں ہمارے نوجوانوں سے لیویز کی بھرتی کیلئے test لیا دوڑ لگوائی interview دیا آج تک ایک لیویز سپاہی بھرتی نہیں ہوا ہے۔ میں اس ذمہ دار forum پر بتاتا ہوں تو کیوں؟ میرے حلے میں ایسا علاقہ ہے کہ اُس میں 110 کلو میٹر ہسپتال دور ہونے کی وجہ سے وہ مجھ سے تقاضا کر رہے ہیں کہ مجھے BHU دیا جائے۔ تاکہ 55 کلو میٹر پیچھے کی طرف سے اور 55 کلو میٹر آگے کی طرف سے

شہر کی طرف سے اس سینٹر میں ہم ایک BHU بنا کے یہ چہ پچھہ کا مسئلہ تحلیل ہو جائے۔ ایک بولینس کا میں نے تقاضا کیا ہے یہی طریقہ ہے اور یہی روایہ ہے۔ سکول کی demand کرنے کا کوئی تصور ہمارے عوام میں نہیں ہے مایوسی کی وجہ سے پرائزمری سکول کیلئے لوگ ترس رہے ہیں منت و ماجت کر رہے ہیں خدا کا واسطہ اسلام کا واسطہ، انصاف کا واسطہ، زمین داری کا واسطہ دے کے تقاضا کر رہے ہیں پھر بھی ہمیں ایک پرائزمری اسکول دیا جانا ہم نے بالکل شجر منوعہ تصور کیا ہے۔ جناب چیئرمین! اب نوبت یہاں تک آچکی ہے میں خود ایک زمیندار ہونے کی وجہ سے اس مسئلے اور مشکل سے دوچار ہوں میری افغانستان کے بارڈر پر زمین ہے زرعی زمین ہے وہاں میں نے زرعی آبادی قائم کی ہوئی ہے میں MPA ہوتے ہوئے DC قلعہ سیف اللہ کا letter بنا کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت کا ساتھ دے کے ایک ٹرک میں کھاد زراعت کی غرض سے اپنی زمین کے وسط پیچ کے بیس گھنٹے اُدھر ٹرک کو مرغ فقریزی ایف سی چیک پوسٹ پر انتظار کرا کے پھر فون DC کو کر کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت کو کہہ کے بیس گھنٹے کے بعد اُس کو جازت ملی۔ جب شہر سے ہماری زمینوں تک کھاد لے جانے کا کرایہ پچاس ہزار روپے ٹرک کا ہوتا ہے، اس انتظار میں رکھنے، یہ تو MPA صاحب کا ہے کھاد اور DC کا letter ہے ساتھ ڈپٹی ڈائریکٹر کا letter ہے ساتھ، پھر فون پر فون ہے ساتھ، اُس کے بعد بھی بیس گھنٹے کے بعد اُس کو جازت ملتی ہے جانے کی۔ مگر ایک عام آدمی ہے 6 دن تک ٹرک روک دیتے ہیں، ”میجر صاحب چھٹی پر ہے جب آجائے گا تو پھر ہم پوچھ لیں گے، میجر صاحب سویا ہوا ہے جب وہ بیدار ہو جائیں گے“۔ تو یہ ہماری زراعت اور کسانوں کے ساتھ ہمارے اداروں کا یہ روایہ ہے۔ میڈم چیئرمین! ابھی ایک ٹرک کا کرایہ اگر 55 ہزار ہے تو وہ ہم سے ڈیڑھ لاکھ روپے مانگ رہے ہیں، کیوں بھائی؟ ”بھائی یہ تو فاصلہ ہے 100 کلو میٹر اس دورانیہ میں ہم لا ہو رہے تک تو پہنچ سکتے ہیں اور واپس بھی آسکتے ہیں یہ تو ہمیں چیک پوسٹ پر روک کے چھ دن ہم سے انتظار کرتے ہیں۔ تو ہم پچپن ہزار روپے میں اس ٹرک کو وہاں تک لے جائیں تو چھ دنوں میں ہمیں کیا بچے گا۔ ہمیں ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کرایہ دینا ہوگا“۔ یہ ہمارے ساتھ ظلم ہے۔ جناب اسی طرح ہمارے دیگر بہت سارے مسائل ہیں ابھی ہمارے علاقے میں ایک وباء پھیلی ہوئی ہے جو انہائی خطرناک وباء ہے۔ با اثر لوگ، سرما یہ دار لوگ، اثر و سوخ رکھنے والے لوگ ہماری عموم ہمارے غریبوں کے قبائلی زمینوں پر الٹمنٹ کرنے کے لیے، کوئی لوار الائی سے آکے، کوئی کوئی سے جا کے، کوئی سیلہ سے جا کے، کوئی کچلاک سے آکے، ہمارے قلعہ سیف اللہ اور خاص کر اس میں مسلم باغ کا جو معدنی علاقہ ہے، اُس کو اپنے قبضے میں لانا چاہتے ہیں۔ اور اثر و سوخ کی بنیاد پر یہاں اُس زمین کے الٹمنٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ جب گوادر کے قبائل کی زمین پر قبضہ کرنا، نہ ہماری روایی

اجازت ہے لیکن قانون میں اُس کی شاید کچھ اجازت ہو لیکن جب ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بلوچستان کے وسائل پر ہم وفاق کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ بلوچستان کے وسائل لے جائیں، جب ہم بلوچ کے وسائل پر حق نہیں رکھتے ہیں کہ پڑھان قبضہ کرے، جب ہم پشین کے وسائل پر استحقاق نہیں رکھتے کہ ہم وہاں کے وسائل پر قبضہ کر کے اپنے گھر لے جائیں تو ہمارے اس معدنی ذخائر پر ہمارے اور لوگوں کا کیا حق بتا ہے۔ ہم قطعاً اجازت نہیں دیں گے اور قانون مظلوم کے خلاف بتا ہے۔ mines کے حوالے سے یہاں پر قانون پیش کیا گیا۔ اُس دن بھی میں نے واک آؤٹ کیا کہ اس کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے کہ یہ ہماری عوام اور ہمارے وظیفہ کے مفاد میں ہے یا اُس کے نقصان میں ہے۔ جناب چیئرمین میں کس کس کا تذکرہ کروں ہمارے اس بیلٹ کو اتنا نظر انداز کیا گیا ہے، وفاق کا ہواں صوبے کا ہواں کی نظر اس کو سٹی پر ہے اس دارالحکومت کی اس ضلع پر ہے۔ اور یہ ہمارے ان دیگر اضلاع پر ہے، وفاق آتا ہے تب بھی اُس میں پروجیکٹ دینے اور تعاوون کرنے کا یہ سوچا ہوتا ہے کہ بلوچستان صرف یہ ایک ہی حصہ ہے۔ میں نے بھی وفاق کا ہمارے اس جنوبی سائیڈ پر کوئی پروجیکٹ دینے کے لیے نہ عمران خان کے منہ سے، نہ نواز شریف کے منہ سے، نہ زرداری کے منہ سے، نہ کسی وفاقی رہنماء اور ذمہ دار کی طرف سے کوئی پروجیکٹ اعلان کرتے ہوئے کوئی بتا دے۔ شماں بلوچستان کے لیے ہے، پروجیکٹ شہباز شریف تو کہتا ہے کہ ڈیڑھ مہینے میں، میں نے یہ گوار کا دوسرا دورہ کیا ہے۔ 2 ہزار انجن کا اعلان کرتا ہوں، عمران نے اعلان کیا دس شماں اضلاع کے لیے انہوں نے اعلان کیا تو یہ ہمارے زیرے کی ذمہ داری تھی اس کی نشاندہی کرنا۔ میں ذات پات کا کوئی قائل نہیں ہوں چونکہ میرا ایک مذہبی جماعت کے ساتھ تعلق ہے جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ تعلق ہے۔ پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے اسلام کا عقیدہ ہے کہ نسلی تعصب کی طرف دعوت دینا جو بھی دے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ اس بنیاد پر نسلی تعصب کے بنیاد پر جھگڑا قائم کرنا اور اُس پر مارنا اور مرانا یہ مسلمان کی شان نہیں ہے۔ لیکن میں بحیثیت ایک مظلوم و محروم اور وسائل کی بے انصافی سے دوچار رکن اسمبلی کی حیثیت سے یہ آواز لگانا چاہتا ہوں اور جب یہاں سے وسائل بے انصافی کے ساتھ عوام تک پہنچنا شروع ہو جاتا ہے تو ہم سب کو اللہ پاک کے اس عذاب میں مبتلا ہونے کا میں اشارہ دیتا ہوں۔ ہمارے officers ہمارے bureaucrates ہمارے ہمارے مسٹر سیکرٹریٹ کرپشن میں involve ہیں۔ ہمارے یہ اسمبلی ارکین کرپشن میں involve ہیں، ہمارے مسٹر حضرات کرپشن میں involve ہیں۔ سب کمیشن کھاتے ہیں۔ تخواہ اور مراعات لینے کے باوجود وہ یہ حرام کی کمائی گھر لے جاتے ہیں۔ جس بندے کو آپ دکھاؤ گے کہ یہ بندہ صاف ہے۔ مجھے تین دن مهلت دو کہ میں اُس کی کرپشن کی یہاں ایسی ناقابل تردید شاہد پیش کروں۔ کہ وہ کچھ پھر بول نہیں سکے گا نہ اُسکا جواب دے سکے گا تو

ہم با اثر لوگ صاحب حیثیت لوگ بڑے بڑے منصبوں پر فائز لوگ خواہ وہ انتظامی ہو یا سیاسی۔ یہ تو ابھی پاکستان میں رواج بن چکا ہے کہ فلاں prime minister کر پڑت ہے، فلاں president کر پڑت ہے۔ اور اس کے بارے میں ہم نے یہ دیانت کا سنا ہے کہ یہ ہے صدر ہمارے پاکستان کا، یہ ہے وزیر اعظم پاکستان کا، یہ ہے وزیر خارجہ پاکستان کا، یہ ہے وزیر دادغہ پاکستان کا۔ یہ صاف ہے اس کی کمائی حلal ہے اُس کا طریقہ جو ہے وہ اسلام کے موافق ہے، وہ ہمارے معاشرے کے موافق کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت دے جناب چیئرپرنس! تو میں ایک بار پھر یہ بجٹ بتیں بر انصاف وسائل کی تقسیم کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ پہلے کی نسبت بہتر ہونے کی ساتھ میں میں وزیر اعلیٰ اور اس کی team کو مبارکباد دیتے ہوئے یہ شکایت کرتے ہوئے یہ تو قع کرتا ہوں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہمارے مسائل و مشکلات کو سینیں۔ اور اس کے حل کے لیے ہماری help کریں۔ میں نے جو حلف اٹھایا ہے کہ ہم پاکستان اور اس صوبے کے عوام اور اپنی ذمہ داری کی دیانت کے ساتھ بھانا، میں نے وعدہ دیا ہے انشاء اللہ اس وعدے پر رہتے ہوئے ہم عوام کی خدمت کے لیے اللہ کے عذاب سے نچنے کی خاطر کوشش کرتا رہوں گا۔ شکریہ مہربانی۔

**میدم چیئرپرنس:** شکریہ مولوی نور اللہ صاحب۔ جناب مبین خان خلجمی صاحب۔

**جناب محمد مبین خان خلجمی:** آعُوذ باللّٰہ مِنَ الشَّیطَنِ الرَّجِيمِ۔ لِسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے میدم چیئرپرنس صاحبہ! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے time دیا۔ اور میں یہاں پر جو بجٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ میں یہاں پر خاص طور پر P&D کا، اپنے CM صاحب اور اس ساری اسمبلی کا ایک شکریہ ادا کروں گا۔ کہ انہوں نے اس طرح کا بجٹ بنایا اور یہاں کے سارے معززین آج relax تھے۔ اور ان کو ان کے چہروں پر وہ پریشانیاں نہیں تھیں جو پہلے نظر آئیں۔ آج احتجاج بھی نہیں ہو رہے تھے۔ تو اس میں عوام کی پوری نمائندگی میرے خیال سے ہوئی ہے کیونکہ بلوچستان کی پوری اسمبلی یہاں پیشی ہے۔ ہر ضلع اور district سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے حقوقوں کے لیے کچھ نہ کچھ اپنے بس کے مطابق ترقیاتی کام کی مدد میں jobs کی مدد میں مختلف مدد میں ہر sector میں انہوں نے نمائندگی کی ہے۔ اور کچھ ایسی دو چیزیں ہیں وہ پھر میں CM صاحب سے بات کروں گا۔ اور خاص طور پر میں کوئی پیکچے کے حوالے سے بات کروں۔ کیونکہ میں یہ ذکر کرنا کیونکہ کوئی کا خاص طور پر کیونکہ یہاں پر officially آبادی 22 لاکھ 75 ہزار ہے۔ مگر میرے خیال سے 45 لاکھ سے بھی زیادہ لوگ کوئی شہر میں رہتے ہیں۔ مگر ہم کوئی شہر والوں کا آج مجھے یقین ہوا کہ بہت بڑا دل ہے وہ یہاں پر کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں بجلی بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے آج تک business بھی

ادھر ہی کرتے ہیں۔ ہم نے آج تک تنگ نظری نہیں دکھائی کہ فلاں district والا آکے یہاں business نہیں کرے گا۔ یا فلاں صوبے والا آکے یہاں پر business نہیں کرے گا۔ ہم نے ہمیشہ کوئی شہر کے شہر یوں نے کسی بھی حوالے سے ہوانہ ہوں نے اپنادل بڑا رکھا ہے۔ آپ میڈم یقین کریں آپ اس کوئی شہر کے ان معصوم بچوں کوڑکوں کو جا کے دیکھیں اُن بچیوں کو دیکھیں جو کوئی میں apply jobs پر نہیں کر سکتے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے سارے district کے لوگوں کو میں کہوں گا۔ کہ یقین کریں کہ آپ check کریں کہ بھرتی لوار الائی میں ہو گئے موی خیل میں ہو گئے قاعہ سیف اللہ میں ہو گئے چمن میں ہو گئے تربت میں ہو گئے گودار میں ہو گئے۔ پھر اُس کے بعد کوئی پوسٹ fill کرادیتے ہیں اور وہاں کی پوسٹ خالی کر کے وہ دوبارہ fill کرتے ہیں۔

**میڈم چیئرپرنس:** اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ مغرب کی اذان)

**میڈم چیئرپرنس:** جی۔

**جناب محمد بنین خان غلجمی:** جی میڈم جیسے میں نے بتایا کہ کوئی کی job کے حوالے سے ہو۔ کہ باہر سے districts میں سردار صاحب بات کر رہا تھا۔ میں اس کو complete کر لیتا ہوں دو منٹ میرے رہتے ہیں سردار عبدالرحمن کھیتیر ان (وزیر خزانہ) عرض یہ ہے کہ نصر اللہ والامعالہ کچھ تجاویز ہوں گی آپ کی ہے point کوئی تو۔

**میڈم چیئرپرنس:** اب تک ہے اب تک دو speeches ہیں بنین خان اور سردار لوئی صاحب ہیں۔

**وزیر حکومت خزانہ:** سردار مسعود ہے پھر یہ ہے نہ تو یا تو پھر مجھے اجازت دیں کہ میں نماز پڑھ کر آؤں یا وقفہ کر لیں۔

**میڈم چیئرپرنس:** نماز پڑھ لیں ہم continue کر لیتے ہیں۔ جی جناب بنین صاحب!

**جناب محمد بنین خان غلجمی:** میڈم چیئرپرنس صاحبہ! جیسا کہ میں نے بتایا کہ کوئی کے بچوں کے ساتھ ہر حوالے سے ظلم ہو رہا ہے آپ کو میں اختیار دیتا ہوں۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے پوری اسمبلی کو اختیار دیتا ہوں جتنا ناجائز ہمارے بچوں کے ساتھ ہو رہا ہے اور جتنے وہ پڑھے لکھے بچے ہیں آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہمیشہ ان کے ساتھ نا انصافی ہوتی ہے ہمارے بچوں کے ساتھ۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ کوئی سٹی، میں پورے کوئی کی بات کروں گا وہ خدا کرے سریا ب کے ہوں یا چلاک کے ہوں یا road airport cantt کے ہوں یا وہ سٹی کے

ہوں یا پستون آباد کے ہوں۔ اُن سب کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں میں نے پہلے بھی CM صاحب سے کہا تھا کہ اس بارے میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو جس district میں بھرتی ہوئی ہے اُسکو خدا کے لیے اُس کو اسی district میں بھیجا جائے۔ تاکہ جو ہماری کوئی پوٹھی کی پوٹھیں ہیں وہ خالی ہوں اور ہمارے معصوم بچے جو ہمارے بچے ہیں وہ apply کریں۔ اور میدم میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ کوئی شہر کے جو کوئی پیچ کے اوپر جو کام چل رہا ہے جو pending کام ہیں اُس کے حوالے سے کہ وہ ضرور مکمل ہونے چاہیے۔ تاکہ یہندہ ہو کہ اگلی گورنمنٹ آئے اور وہ کہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا۔ یہ ہم سب کا کوئی ہے اور کوئی میں کام ہونے چاہیے۔ اور اس حوالے سے میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا PSDP کے federal PSDP میں جس طرح کے یہاں پر ہمارے معزز رکن انہوں نے بات کی کہ PSDP میں کچھ نہیں دیا گیا۔ آپ تین سال کی ہماری PSDP کو check کر لیں اور میں کہتا ہوں کہ international consultant کو دکھادیں کہ عمران خان کی گورنمنٹ نے کیا دیا ہے۔ آج مولوی صاحب کو یہ نظر نہیں آ رہا کہ یہ جو ذوب روڈ بل ہو رہا ہے وہ کس نے کیا ہے۔ وہ نواز شریف نہ نہیں کیا اُس کو زداری نہ نہیں کیا یا مولانا صاحب نہ نہیں کیا۔ یہ ہماری گورنمنٹ نے کیا ہم نے کیا وہ اس لیے کیا کہ اس بلوچستان کو محرومی سے دور کھانا چاہیے۔ اگر آج کوئی کراچی روڈ بل ہو رہا ہے یا اثر ذوب روڈ بل ہو رہا ہے یا اور ڈیمز بن رہے ہیں اس میں بلوچستان کے لوگوں کا فائدہ ہے۔ مگر مجھے یہ سخت گلہ ہو گا میں یہ ضرور کہوں گا ورنہ یہ انصاف نہیں ہو گا کہ PSDP میں ہمیں پچھلے فنڈر زکی طرح کچھ نہیں ملا ہے۔ آپ ادھر اس حوالے سے اگر کوئی کمیٹی بنانا چاہیں آپ check کرو سکتی ہیں۔ ہمیں فیڈرل پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کو کچھ نہیں دیا گیا۔ اور یہ کہا گیا اور آپ کو بہت کچھ دے دیا ہے، ہم آئندہ مزید نہیں دیں گے۔ کیا بلوچستان کے اندر کیا آج ان کو نظر نہیں آتا کہ بلوچستان کس دشمنگردی سے گزر رہا ہے بلوچستان میں کتنے کشت و خون ہوئے ہیں سیکورٹی کے لوگ شہید ہوئے ہیں یہاں پر لوگ شہید ہوئے ہیں عام لوگ شہید ہوئے ہیں ان کو تو اور نواز ناچاہیے تھا۔ انہوں نے تو ہمیشہ سینے تانے ہوئے تھے ہم بلوچستان کی خدمت کریں گے وہ مریم نواز جو آ کے لوگوں کو کہہ رہی تھی میں آپ کی مسائل حل کروں گی کیمپوں میں جا رہی تھی کیا آج اُس کے اوپر کوئی بات ہوئی کیا فیڈرل انہوں نے آج بلوچستان کا کچھ کیا صرف آنے اور جانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس حوالے سے میں کہوں کہ تین چار میہنے کے اندر جس طرف مہنگائی ہوئی ہے 120 روپے ڈیزل کی قیمت بڑی ہے بھلی کی آج پھر قیمت بڑی ہے جس طرح تنخوا ہوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے جس طرح دکانداروں پر ٹیکس لگایا گیا ہے آپ یقین کریں لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے عمران حق پر تھا اور کچھ پر تھا وہ کام کر رہا ہے اس ملک کے لیے کر

رہا ہے تو میں یہ فرق ضرور رکھنا چاہوں گا بلوچستان کے عوام کے سامنے کہ یہ فرق آپ ضرور رکھیں اور اس چیز کو دیکھیں۔ میں نصراللہ زیرے صاحب کو بھی یہ ضرور کہوں گا آپ پارٹی کی نفرت پر نہ کریں آپ ایک بلوچستانی کی حیثیت سے کریں کہ بلوچستان کو فیڈرل پی ایس ڈی پی کیا دیا گیا ہے اور اب کیا مل رہا ہے کیا بلوچستان کے مسائل کے لئے آج لوڈ شیڈنگ کیا عالم بن گیا ہے ہماری گیس کی بھی سردیاں آرہی ہیں پھر گیس کے مسائل ہوں گے اُس کیلئے کیا کیا گیا ہے انہوں نے توعوے کیے تھے ہم ہر حوالے سے اس مسائل کو حل کریں گے اور خاص طور پر انہوں نے کہا کے areas کے mines نکل رہا ہے اُس علاقہ کا لوکل بندہ ہونا چاہیے۔ اور پھر اُس کے بعد اُس کے ساتھ جو بھی partner ہو وہ دے گا ہمارے اس کوئی شہر کے اندر آپ اُس سر دیکھیں اور ہر دیکھیں کوئی بھی ہیں ماربل بھی ہیں اور یہاں پر اور بھی جو ہے پلاٹ الٹ ہوئے ہیں۔ جس سے کرشمشیں پلانٹ لگائے گئے ہیں ہم نے تو آج تک یہ تنگ نظری نہیں دکھائی فلاں ڈسٹرکٹ آکے جو ہے شہر کے اندر کار و بار نہیں کر سکتا یہ کام نہیں کر سکتا۔ خدا را یہ نفرت ختم کی جائے یہ نفرتوں پر نہ کیا جائے۔ یہ speech ہماری پوری بلوچستان دیکھتی ہے لوگ دیکھتے ہیں میڈیا دیکھتی ہے ہم اس طرح کی تنگ نظری نہ دکھائیں ہم ہمیشہ پاکستانی ہیں اور ہم ہر جگہ پر کام کر سکتے ہیں ہر بندہ کام کر سکتا ہے تو آپ کا اور یہاں پر بیٹھے ہوئے سارے معززین کا میں شکر ادا کرتا ہوں اور اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مہربانی۔

**میدم چیئر پرسن:** جناب سردار مسعود ولی صاحب۔

**سردار مسعود ولی:** شکر یہ میدم کہ آپ نے مجھے 23-2022ء کے بجٹ پر جو ہے انہمار خیال کرنے کا موقع دیا سب سے پہلے تو میں قائد ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کوئی نیا ٹکس نہیں لگایا یہ واقعی ہست ولی بات ہے۔ ہمیں وفاق سے موقع رکھنی چاہیے کہ وہ ہمارے اس خسارے کو پورا کرنے میں پوری مدد دیگی۔ اور میدم آپ کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ ہمارا صوبہ جو ہے وہ بہت وسیع اور عریض ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے بھی جو ہے وسائل چاہیے۔ ایسے ترقی دینے یا لوگوں کے معیار زندگی بلند کرنے کے لیے کتنے وسائل درکار ہوں گے اس کا جو ہے اندازہ اس کا اندازہ ہر ذی شعور فرق کر سکتا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بجٹ جو ہے یا ایک اچھا بجٹ ہے مشکلات کے باوجود جو سردار صاحب نے پیش کیا ہے اور میں وزیر اعلیٰ عبدالقدوس بن جوہ کی قیادت میں امید کرتا ہوں کہ یہ صوبہ جو ہے ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے جو ہے باقی صوبوں کی ترقی کے صاف میں شامل ہوگا، مہربانی۔

**میدم چیئر پرسن:** thank you جناب نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you مادام چیئر پرسن صاحب۔ آج بجٹ 23-2022ء پر عام بجٹ جاری ہے ہمارے بہت سارے دوستوں نے بجٹ کے خدوخال پر بات کی اور یقیناً بجٹ ہر حکومت کا ایک اہم تصویر ہوتی ہے جس میں سالانہ میزانیہ اخراجات اور اس کے علاوہ کتنے بجٹ کا جنم ہوتا ہے اور آمدن کتنی ہوتی ہے اور بجٹ خسارہ کتنا ہوتا ہے اس حوالے سے یقیناً آپ حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے جس طرح میرے دوستوں نے کہا کہ گزشتہ جتنی بھی بجٹ یہاں پیش ہوئے جو پہلی حکومت تھی وہ حکومت نے ایسے بجٹ پیش کرتے رہے ایک سال نہیں دو سال نہیں تین سال نہیں چار سال مسلسل انہوں نے عوام دشمن بجٹ پیش کیے اور بالخصوص اپوزیشن جو صوبے کا پوری آڈی آبادی کو نمائندگی کر رہی ہوتی ہے، اُس کو مکمل طور پر ignore کیا جاتا رہا۔ جس کے سبب ہر بجٹ کے دوران یہاں پر پھر پورا احتجاج ہوتا رہا۔ اور پچھلے سال 2021ء کے دن میدم چیئر پرسن صاحب آپ کو بخوبی علم ہے آپ خود بھی احتجاج میں شریک تھیں۔ ہم اس اسمبلی کے سامنے پانچ دن احتجاج کیا دھرنا دیا لیکن اُس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ تو فیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک لمحے کے لیے بھی آجائتے کہ ہمارے ہاؤس کے سامنے اس معززاً یاوان کے معززاً رکین اسمبلی وہاں پر دھرنادیئے بیٹھے ہیں۔ اور پھر اس پر طرز ہ یہ ہے کہ جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا اُس دن تو انہوں نے ایک ایسی سیاہ تاریخ رقم کی کہ معزز ممبران پر جس میں آپ خود شامل تھیں، میں بھی اس موقع پر کھڑا تھا، واحد صدیقی صاحب بھی تھے، بابور حیم مینگل صاحب بھی تھے، ہم پر انہوں نے بکتر بندگاڑی اچڑھائی جس میں ہمارے معزز ممبران زخمی ہوئے۔ میدم چیئر پرسن صاحب، بجٹ کا پیش ہونا یہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی ہے، یہ عوام کے جیبوں سے نکلا ہوا لیکن اُس سے بجٹ بنتا ہے۔ اُس سے مختلف وفاقی مختلف محصولات کے ذریعے صوبوں کو جس طرح نیشنل فانس کمیشن ہوتا ہے اُس این ایف سی ایوارڈ کے تحت وہ صوبوں کو رقومات کی منتقلی کرتا ہے محصولات کی منتقلی کرتا ہے اور یہ کسی کی باپ کی جا گیر نہیں ہوتی ہے ”کہ یہ میرا بجٹ ہے۔ میرا اپنا پیسہ ہے میں اپنے علاقے میں لگاؤں گا“۔ نہیں، اس میں تمام صوبوں کو، تمام صوبوں کے حلقوں کو اُن کے عوام کو جتنا ہم نے کہا ہے ہم نے این ایف سی ایوارڈ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ آپ این ایف سی ایوارڈ وفاقی حکومت کس طرح اس کے طریقہ کار ہے تقسیم کا، کہ آپ 82% آبادی کو آبادی کی آپ دے رہے ہو، باقی جو 18% بچتا ہے وہ جو ہے نا باقی یا حدود دار بعده یا پھر غربت، یا پھر پسمندگی کے اوپر اس طرح اس بجٹ سے ہمیں سالانہ محض 3 ارب روپے، 370 ارب روپے وفاقی ٹرانسفر میں سے ہمیں مل جاتے۔ آج کا بجٹ آپ کے کل بجٹ کا جنم 612 ارب روپے ہیں، جبکہ حکومت نے جو تجھنہ لگایا ہے کوئی 539 ارب روپے

ہے۔ اور بجٹ خسارہ 72.85 ارب روپے لگایا گیا ہے۔ یقیناً یہ 72 ارب روپے کہاں سے حاصل ہوں گے؟۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کا پہلا نکتہ جس طرح یہ فیڈ ریٹنگ یونٹ یہ وفاق کا حصہ ہے یہ اس مملکت کا حصہ ہے، اور ہمارے وسائل جتنے ہمارے وسائل ہیں اس وسائل سے بہت زیادہ کم پیے ہمیں دیئے جا رہے ہیں۔ میدم چیئر پرسن! اگر یہ انصاف کا ترازو یہ رہا کہ آپ آبادی کی بنیاد پر حاصل کی تقسیم کریں گے۔ تو یہ 182% اس میں 50% صرف پنجاب کا جائیگا۔ اور پھر کیونکہ ہم کہہ رہے ہیں کہ آبادی کو کم کیا جائے، دنیا کے تمام ممالک نے اپنی آبادیاں کم کی ہیں، بگلہ دلیش ہم سے جدا ہوا اس وقت ان کی آبادی زیادہ تھی۔ آج بگلہ دلیش نے اپنی آبادی میں بڑی حد تک اُس نے کمی کی ہے۔ تو پنجاب جب آپ کا این ایف سی ایوارڈ اس بنیاد پر تقسیم ہو گا کہ اس میں آپ کو زیادہ پیسہ ملے گا تو یقیناً پنجاب اپنی آبادی میں کمی نہیں کریگا، وہ دن بدن اپنی آبادی کو بڑھاتا جائیگا یا وہ بڑھانے کی کوشش کریگا وہ غلط اعداد و شمار پیش کر کے ہمارے وسائل پر وہ قبضہ کر رہا ہے۔ میدم چیئر پرسن! ابھی آپ دیکھ لیں کہ وفاق کا جو بجٹ ہے وہ کوئی 9 ہزار سے زائد ارب روپے کا بجٹ وفاق نے پیش کیا۔ جس میں ان کے ظاہر کردہ اعداد و شمار کے مطابق 1523 ارب روپے دفاع کیلئے رکھے گئے ہیں۔ باقی پیش وغیرہ کا اگر ملا کر کے یہ کوئی دو ہزار ڈھائی ہزار ارب روپے بنتے ہیں۔ اور انہوں نے اس سال وفاقی حکومت نے جو ٹیکس ریونیو کا ہدف مقرر کیا ہے کوئی 7 ہزار ارب روپے انہوں نے مقرر کیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب اس ٹیکسیز کا حصول کہاں سے ہو گا، یہ تو عوام کا پیٹ کاٹ کر کے یہ 7 ہزار روپے وہ جمع کریں گے، اور پھر اس کی وجہ سے جو ہماری سابقہ حکومتوں نے بالخصوص 2018ء کے بعد جو ایک سلیکٹیڈ حکومت آئی، جو ایک وزیر اعظم کے بجائے ایک جزوی نیجر کی حیثیت تھی ان کی، انہوں نے دنیا کے استعماری مالیاتی اداروں اٹرنسٹیشنل مانیٹر گ فنڈ، آئی ایف، ورلڈ بینک، باقی کنسورٹیم سے جوانہوں نے معاهدے کیے، انہوں نے اس معاهدوں کے تحت اس ملک کو بنیادی طور پر مالیاتی طور وہ اتنا گھیر لیا ہے کہ اب وہ یہ حکومت مجبور ہے کہ وہ سب باتیں مان لیں، جوانہوں نے آئی ایف کیسا تھوڑے چھ ماہ پہلے جوانہوں نے معاهدات کیے تھے، اب یہ لازمی ہے کہ وہ اس معاهدے پر چاہے جو بھی حکومت آئے، آج اگر پی ڈی ایم کی حکومت ہے وہ مجبور ہے کہ اس معاهدوں کے تحت وہ ان ٹیکسیز کا جو 7 ہزار ارب روپے وفاقی حکومت نے آنے والے سال 2022-23ء میں کلکشن کرنی ہے عوام کا خون پسینہ لیکر کے چوں کر کے وہ یہ بجٹ جو ہے یہ پیے وہ کلکشن کریں گے۔ جناب اسپیکر اس سال جو بجٹ ہوا، یقیناً اس میں کسی حد تک انہوں نے علاقے کے عوام کا حقوقوں کیلئے انہوں نے کچھ انصاف کے تقاضے انہوں نے شاید پورے کیے ہیں۔ بہر حال اگر میں آپ کے سامنے کچھ حقوقوں کا بجٹ آپ کے سامنے رکھ دوں تو آپ جیران رہ جائیں گے۔

جناب اسپیکر صاحب کہ پھر بھی انصاف کے تقاضے اس حد تک پورے نہیں کیے گئے، ہر حالت میں انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہیے بجٹ میں، اس لئے کہ بجٹ عوام کے امتناؤں کا ترجیح ہوتا ہے۔ بجٹ کے ذریعے ڈولپمنٹ ہوتی ہے۔ جب ڈولپمنٹ ہوتی ہے تو عوام کی جوزنگی ہوتی ہے وہ زندگی ایک اچھی زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بہر حال جو بجٹ یہاں پیش کیا گیا وہ یقیناً وسائل میں نہیں سمجھتا کہ 190 ارب روپے پر اتنا صوبہ جو حکومت پاکستان ریاست پاکستان کے کہنے کے مطابق 44% ہے اس ملک کا، اور ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ تو بالکل 50% سے بھی زیادہ ہم اس ملک کا حصہ ہیں، اس کیلئے محض 190 ارب روپے ترقیاتی بجٹ کا ہونا یہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں ہے۔ اتنا بڑا منصوبہ اتنی بڑی آبادیاں اتنی پھیلی ہوئی ہے کہ جب ہم ایک سڑک بنائیں گے اس ایک سڑک پر جتنا خرچ ہوتا ہے وہ بنجاب میں بہت کم وسائل پر وہ خرچ ہوتا ہے۔ تو میری یہ تجویز میں یہ کہوں گا کہ وفاقی حکومت ہم نے وزیر اعظم سے کہا تھا جب وہ کوئی تشریف لائے تھے، ہم نے ان سے کہا تھا کہ ہمارا جو سب سے بڑا یہ ہے، یہاں پر آدھے سے زیادہ صوبے میں قحط کا سماء ہے سوائے گرین بیلٹ چھوڑ کر کے آپ کا پورا صوبہ اور الائی سے لیکر کے، قلعہ سیف اللہ، مسلم باغ، پشین قلعہ عبداللہ، کوئٹہ، مستونگ، خضدار، قلات یہ تمام علاقوں یہ خشک سالی اور قحط سے جو ہے ناں یہ علاقے تباہ و بر باد ہیں۔ یہاں کے عوام کی جو معاشی زندگی کا انحصار تھا وہ زراعت اور لا یوسٹاک پر تھا، وہ زراعت ختم ہو گئی ہے۔ لا یوسٹاک ختم ہو گئی ہے، پانی ہم بارہ سو فٹ نیچے سے ہم پانی نکال رہے ہیں، کوئی شہر میں ہم نے جہاں جہاں ٹیوب ویل لگائے ہیں وہ ٹیوب ویل اگر ہم پانچ سال چلاتے ہیں چھٹے سال وہ ٹیوب ویل خشک ہو جاتا ہے، منسٹر صاحب واسا، پی ایچ ای کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو زیادہ پتہ ہو گا کہ کتنے اس سال ان کے ٹیوب ویل خشک ہو گئے ہیں یہ ہمارا بڑا یہ ٹھوکا، ہم نے وزیر اعظم سے کہا کہ آپ وفاقی بجٹ میں صوبے کیلئے کوئی چار سو پانچ سوارب روپے صرف ڈیموں کی تعمیر اور فارسٹری کیلئے رکھ دیں تاکہ ہم کم از کم اگر بارشیں ہوتی ہیں، اس لئے کہ ہم نے یہ تمام ہمارے جتنے جنگلات تھے وہ جنگلات کاٹ دیے گئے ہیں، ابھی آپ نے دیکھا کہ شیرانی آپ کا حلقة انتخاب ہے وہاں آگ لگ گئی جنگلات میں پورے دس پندرہ دن آگ لگی رہی، کروڑوں درخت جو ہے نہ متاثر ہو گئے، اربوں روپے لوگوں کا نقصان ہوا، سالانہ وہاں پر کوئی تین ساڑھے تین ارب روپے لوگوں کی کمائی تھی وہ تمام جو ہے ناں لوگ کمائی سے وہ بالکل بیچارے جو ہے ناں بے دست و پا ہو گئے ہیں۔ اب کیا کیا جائے، جب آپ، ابھی اس بجٹ میں جو رکھا گیا ہے منسٹر صاحب، وزیر خزانہ صاحب تشریف فرمائیں ہمیں سڑکوں کی بھی ضرورت ہے، بلڈنگ کی بھی ضرورت ہے، لیکن سب سے زیادہ ہمیں توجہ ان سیکٹر پر دینی چاہیے، پروپرٹر سیکٹر پر دینی چاہیے، فرشیز

پر دینی چاہیے، فارسٹری پر دینی چاہیے، لا یو اسٹاک پر دینی چاہیے جنگلات پر دینی چاہیے، زراعت پر دینی چاہیے تاکہ ہم لوگوں کو کچھ دے سکیں، جب آپ جوہے ناں ابھی آپ دیکھیں اس بجٹ میں لا یو اسٹاک کے لئے 0.79 بلین مطلب ایک پرسنٹ بھی اس میں نہیں ہے فنزیز کے لئے 1.56 پرسنٹ رکھا گیا ہے لا یو اسٹاک کے لئے 0.79 پرسنٹ رکھا گیا ہے۔ اور صرف ایگر یکچھ کے لئے اُس میں وہ تالاب وغیرہ شامل ہونگے، وہ چینیں شامل ہونگے۔ اُس میں انہوں نے 4.92% پرسنٹ رکھا ہے۔ اور ما نز و منز کے لئے 0.36 اب دیکھو ہمارا کیا سرمایہ ہے۔ ہمارا سرمایہ اگر ایگر یکچھ ہے۔ اگر لا یو اسٹاک ہے تو دوسرا جانب ہمارا سرمایہ ہماری ما نز ابند منز ہیں۔ یہاں پر آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس کوں ہے ہمارے پاس کرو مائیٹ ہے ہمارے پاس سنگ مرمر ہے اب تمام کوں ما نز کا یا سنگ مرمر کا یا کرو مائیٹ کیا ابھی ہمارے جو دوسرا مائنرل ہیں جس میں کا پر ہے گولڈ ہے سینڈ ک ہے وہ جو ریکوڈ ک ہے ان کی ترقی کے لئے ہمیں جدید بنیادوں پر ان کی ترقی کے لئے جو ہے اقدامات اٹھانے چاہیے آج بھی آپ ہمارے دیکھیں کہ ہمارے کوں ما نز کا طریقہ نکالنے کا طریقہ وہی پرانا سو سال پرانا ہے کوئی ڈوپلمنٹ نہیں ہو رہی ہے حالانکہ ہمارے ما نز اوزر سے تین مرات میں ما نز منز ڈیپارٹمنٹ ان انسپکٹر آف ما نز کمشنریت یہ سب جو ہے ناں ما نز اوزر سے پتہ نہیں three-point کتنا پیسہ جو ہے ناں پرستیج جو ہے ناں وہ کاٹ رہے ہیں وہ اس لئے کہ کچھ ما نز اوزر کے لئے ان لیبر کے لئے ان کے فلاں و بہبود کے لئے ان کے تعلیم کے لئے ان کے صحت کے لئے ان کے کانوں کے بہتر طور پر ان کے لئے جو ہے ناں وہ پیسے رکھے جاتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہو دن رات جب حداث ہوتے ہیں، دس دن جو ہے ناں کوں ما نز کے مزدور جو ہے ناں وہاں پہنچنے ہوتے ہیں۔ تو اس کے لئے میری request ہو گی منشی صاحب کہ یہ جو ہمارا پر ٹیکلیو سیکٹر ہے ہمیں اس پر بھی توجہ دینی چاہیے ہمیں یقیناً تعلیم ہمارا حق ہے لیکن اس دفعہ، جس طرح میرے دوست نے کہا کہ یقیناً 2850 نئی آسامیاں رکھی گئی ہیں۔ لیکن یہ آسامیاں کوئی کے لگ بھگ کوئی چالیس لاکھ یا جتنا بھی آبادی آپ سمجھیں کوئی کے لئے یا کوئی کے نوجوانوں کے لئے کوئی آسامی نہیں رکھی گئی ہے یہ بھی بڑا ظلم ہے اور دوسرا ظلم یہ ہے کہ سب لوگ کوئی آکر ٹرانسفر ہوتے ہیں، کوئی قلات سے آکر کے کوئی ٹزوہب سے آکر کے وہاں جو اڑان کی سیٹ ہوتی ہے وہ خالی ہوتی ہے اس پر دوسرا بندہ لگ جاتا ہے اگر ٹزوہب سے کوئی بندہ کوئی آجاتا ہے وہاں وہ سیٹ خالی ہوتی ہے اس پے دوسرا بندہ لگ جاتا ہے اور یہاں آکر کے کوئی کے سیٹ کو occupy کرتا ہے اس پر قبضہ ہو جاتا ہے اور کوئی کے لوگ جو یہاں کے رہنے والے لوگ ہیں وہ لوگ مکمل طور پر جو ہے ناں وہ بیرون گار ہوتے ہیں کوئی آپ کے پاس کوئی کے نوجوانوں کے لئے ہمارے نوجوانوں کے لئے

کوئی روزگار کے موقع نہیں ہیں میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ کم از کم آپ اس کو اٹھائیں کہ ابجوکیشن میں کتنے لوگ باہر سے یہاں آئے ہوئے ہیں کتنے ایس ایس ٹی کتنے بے وی کتنے بے جلی یہاں آئے ہوئے ہیں آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں باقی ڈیپارٹمنٹ میں دیکھیں کتنے کہ باہر کے لوگ کیونکر کوئی آ کر جو ہے ناں وہ ڈیوٹی کرتے ہیں جب سیٹوں کا وقت آتا ہے جب میدی یکل سیٹ پر اپلائی ہوتی ہے اگر خاران کے کسی پوسٹ پر کوئی کوئی سٹوڈنٹ اپلائی کرتا ہے تو خاران والے نہیں چھوڑیں گے کہ میں خاران کا بندہ ہوں میں چجن کا بندہ ہوں میں ٹراؤب کا بندہ ہوں میں بارکھان کا ہوں آپ کس طرح میرے سیٹ پر اپلائی کر سکتے ہو، انجینئرنگ کی یا آپ میدی یکل کالج کی۔ لیکن جب وہ ڈاکٹر بھرتی ہوتا ہے اُس دن کے دن کے بعد وہ مجال ہے کہ وہ خاران جائے آپ کے اپنا تابادلہ کوئی کر لے گا۔ کوئی میں نہ وہ مجال ہے کہ وہ قلعہ سیف اللہ جائے مجال ہے کہ وہ ٹراؤب جائے، وہ آکر کے اپنا تابادلہ کوئی کر لے گا۔ کوئی میں نہ وہ ڈیوٹی کریگا اور وہاں پر جواہبھی بھی آپ جا کر دیکھیں تمام ڈی ایچ کیو ہسپتال آپ ڈیٹا اٹھا کر دیکھیں ہر ڈی ایچ کیو ہسپتال 70-80 ڈاکٹر وہاں اپنیست ہیں موئی خیل کا آپ اٹھا کر دیجئے وہاں ڈی ایچ کیو ہسپتال میں کتنے ڈاکٹر اپنیست ہے جب آپ جائیں گے سر پر انزوٹ آپ کریں گے آپ کو دو ڈاکٹر بھی نہیں ملیں گے دو ڈاکٹر نہیں ملیں گے وہاں ڈیوٹی نہیں کریں گے اسی طرح اسکولوں کی ہماری یہی حالت ہے اسکول میں وہاں پر ٹیچر ہوتے ہیں یہاں پر کوئی وہ نہیں جاتا ہے آپ جو دور دراز کے علاقے اس کو تو آپ چھوڑ دے جو کوئی شہر کی میں میں نے ڈیٹا پیش کیا اپواء گرلز اسکول ہے، پاک گرلز اسکول ہے، یہاں پر باقی پوٹل ہائی اسکول ہے، ریلوے گرلز ہائی اسکول ہے وہاں پر بچیوں کی تعداد سو ہاں ٹیچر اپنکت کتنے ہیں 80 ٹیچر وہاں اپنکت ہیں، سو بچیوں پر 80 ٹیچر اپنکت ہیں۔ اور جب آپ کچھ بیگ جائیں گے کچھ بیگ گرلز ہائی اسکول میں گیا تین ہزار بچیوں پر وہاں پر جو ہے ناچیس ٹیچر وہاں پر نہیں ہیں تو یہ جو ڈس بیلنس ہے اس میں بھی حکومت کو فوری طور چاہے وہ منسٹر ہیلائٹ صاحب ہو ڈاکٹروں کے حوالے سے، چاہے منسٹر ابجوکیشن صاحب ہو وہ اس پے کام کریں، کسی کی بلیک مانگ میں آپ لوگ نہ آئیں کہ بچیاں جو ہے وہاں خوار ہو رہی ہیں بچے خوار ہو رہے ہیں ابھی میرے حلقے کا اسکول ہے بھی کالوں میں آٹھ سو بچے وہاں پڑتے ہیں وہاں ٹیچرز کتنے ہیں اٹھ سو بچوں پر سات ٹیچرز وہاں پر ہے اب یہ ٹیچر سو ڈیڑھ سو بچوں کو ایک استاد پڑھا سکتا ہے۔ نہیں پڑھا سکتا ہے تو اس حوالے سے بھی منسٹر صاحب ہیلائٹ منسٹر بھی تشریف فرمائیں، سینئر بندے ہیں منسٹر فناں بھی تشریف فرمائیں وہ اس حوالے سے فوری طور پر اقدامات اٹھائیں اور کم از کم یہ وہ جو ہے ناں وہ کر لیں۔ اسی طرح منسٹر صاحب پی ایچ ای کے واسا کے بہتر فیصلہ ہوا ہے لاست

کیبینٹ میں کوئی ایک سو 72 ٹیوب ویل جو ہیں ناں وہ ٹیک اوور کر رہا ہے وسا اچھی بات ہے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کو تو اس پر عملدر آمد ابھی ہونا چاہیے یقیناً بہت سارے ٹیوب ویل ہیں بند پڑے ہوئے ہیں۔ سرکار کے عوام کے عوامی خزانے کے ایک ایک ٹیوب ویل پر 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ آج وہ بند پڑا ہوا ہے وہ ٹیوب ویل کیوں بند پڑا ہوا ہے؟ تو واسا والے اس حوالے سے واسا کو strengthen کر دیں واسا کا بنگ کا سسٹم آپ بہت میں سمجھتا ہوں ناقص سسٹم ہے تین سوروپے آپ فی نلکہ لے رہے ہو وہ بھی ہے نا ان کی کوپشن بھی نہیں ہو رہی حالانکہ وہی بندہ جو ہے نا ہفتے میں کم آزم کم ایک ٹینکر منگواتا ہے ایک ہزار روپے وہ دیتا ہے اب تو ٹینکر جو ہے نا شہر کے اندر ڈھانی تین ہزار روپے پر وہ ہفتے میں ایک ٹینکر جو ہے نا ساڑھے تین ہزار روپے پر وہ خرچ کرتا ہے لیکن واسا کا تین سوروپے نہیں دیتا ہے اس میں قصور کس کا ہے آیا واسا ڈیپارٹمنٹ اس کا آڈٹ برائیک کا ہے اکاؤنٹ برائیک کا ہے یا پھر لوگوں کا ہے اس میں ہم یقیناً تعاون کے لئے تیار ہے ہم عوام کو سمجھائیں گے کہ خدارا یہ تین سوروپے کچھ بھی نہیں ہے پانچ سوروپے کچھ بھی نہیں ہے اگر آپ واسا کو دیدے واسا جو ہے نا اس آپ کے ان پیسوں سے اپنے ملازمیں کی تنخوا میں بھی پوری کریگا اور اپنے ٹیوب ویل کو اس کا ریپرینج بھی ہو گا تو میں یقیناً منستر صاحب میری یہی request ہو گی کہ اس حوالے سے وہ اقدامات اٹھائیں گے ہمیلتھ منستر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یقیناً میں روزہ سپتال جاتا ہوں۔ اگر روز نہ ہو تو ہر دوسرے دن میں یا پھر آپ کا SPH Hospital جاتا ہوں۔ ایک دوal Hospital کو چھوڑ کر کے باقی یقیناً ڈاکٹر صاحب آپ نے یا appoint کیا ہے SPH میں، وہ کام کرنے والا بندہ ہے۔ بہر حال لیکن جس طرح سردار صاحب نے اس دن کہا خود تصویر پیش کی ICU کا یقیناً وہ بالکل صحیح فرمائے تھے کہ ICU اجوہ سے sensitive ward ہوتا ہے امراض قلب کا۔ اس کی یہ حالت جب ہو گی تو باقی عام وارڈ کی حالت کیا ہو گی۔ اس حوالے سے ہمیلتھ منستر صاحب اقدامات اٹھائیں گے اور بہتر اقدامات اٹھائیں گے تاکہ کم از کم ہم اپنے Hospitals کو ٹھیک کر سکیں اور باقی بہت سارے basic health unit بنے ہوئے ہیں میں نے وزیر صحت صاحب سے بہر ہاں بات کی ہے میں نے اپنے حلقوں میں نو درد basic health unit بنائیں میں نے آج بھی اُن سے request کی کہ خداراء بھی چار، پانچ سال ہو گئے ہیں وہاں میرے حلقوں میں health unit بنیں ہوئے ہیں لوگ وہاں سے آ کر کے SPH آتے ہیں Bolan Medical Hospital آتے ہیں کیوں ناں وہاں سریاب، موئی کالونی، غوث آباد، خلجی کالونی، بڑیج آباد، مشرقی بائی پاس سریاب مل، کلی شاہنواز، بلوج کالونی وہاں پر میں نے basic health unit بنائیں وہاں جو ہیں ناں

لوگوں کو علاج و معالجے کی سہولت حاصل ہو۔ وہاں کیا ہے ایک ڈاکٹر کرو اس کے لیے میں نے پوشنیں بھی منظور کرائی ہیں۔ ابھی چند دنوں میں ان کے interviews بھی ہوں گے تو خدارا اس basic health unit کو آپ چلائیں۔ آپ یقیناً most senior Parliamentarian ہیں اس ہاؤس کے۔ آپ اس کو بہتر طور پر آپ سمجھ سکتے ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! یقیناً جس طرح یہاں پر بجلی کا بہت بڑا issue چار ہے۔ اس دن بھی زمیندار قلعہ عبداللہ کے، گلتان تحصیل کے، پشین کے، کاریزات کے یہ آئے تھے یہاں احتجاج کرنے والے اعلیٰ صاحب سے ملاقات بھی ہو گئی تھی ان بیچاروں کو اس موسم میں جب ان کو بارش کی ضرورت ہوتی ہیں جب ان کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے فصلات کے لیے صرف محض دو گھنٹے بجلی ہوتی ہے، ہم بڑے خوش تھے کہ یہاں پر اپنا بندہ appoint ہو گیا کیسکو کا CEO اس CEO جمالی صاحب نے قیامت برپا کیے۔ اس نے جا کر ان اضلاع کو محض دو گھنٹے وہ بجلی دے رہا ہے جب دو گھنٹے بجلی میں گی تو لوگ کیا کریں گے پینے کے کاپانی وہاں نہیں ہوگا۔ باقی تو آپ چھوڑیں کہ ان کا زراعت جب وہ ابھی پکنے کا وہ دور آ گیا سیب کے لیے ضرورت ہیں انکو کر کے لیے ضرورت ہیں باقی زمینداری کے لیے ضرورت ہیں اب دو گھنٹے بجلی۔ اس کے علاوہ کوئی شہر میں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** زیرے صاحب یہ federal subject ہے پی ایس ڈی پی سے متعلق آپ بولیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** بالکل federal subject ہے جناب چونکہ وہ حکومت ہے یقیناً فیڈرل کے سامنے اٹھائیں گے، ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے یہ مارhatt ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** کھیتراں صاحب نے on floor یقین دہانی کرائی کہ آپ لوگ آ جائیں سی ایم صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** دوسری بات جناب اسپیکر! ابھی گیس کا مسئلہ ہے گیس کا کوئی نیا connection مارچ سے، سردار صاحب! جب عمران خان کی حکومت تھی مارچ میں انہوں نے پابندی لگائی کہ کوئی نیا گیس پائپ لائن کوئی علاقے کو نہیں دیا جائیگا جو نیا میٹر لگایا جائے گا ابھی میں اس دن گیا اپنے GM کے پاس۔ انہوں نے کہا کہ مکمل پابندی ہے۔ مارچ کے بعد کوئی نیا کیس نیا پائپ لائن کوئی نیا میٹر نہیں لگایا گیا ہے۔ تو اب میری گزارش ہو گئی حکومت سے کہ یہ مسئلہ اٹھائیں وفاق سے کہ ہم نے کیا گناہ کیا ہے، ہم نے جو ہیں ناں 50 سال پورے ملک کو گیس دیا۔ جب ہمارا گیس خوب لوٹا گیا 50ء سے لے کر کیا ج تک ہم گیس دیتے رہے لیکن آج جب ہمارا

کیس ختم ہونے کو جارہا ہے سوئی کا گیس تواب جو ہیں نا انہوں نے ہم پر پابندیاں لگائی ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے دوست کا جب یہاں خوب فرمائے تھے تو انہوں نے کہا ہم ایسا بڑے بڑے کام کیے ہیں مجھے بتایا جائے۔ کوئی پراجیکٹ بتایا جائے کوئی میگا پروجیکٹ بتایا جائے جب اس کے حکومت نے کیا ہے۔ یہ سارا جو پروجیکٹس ہیں یہ ماضی حکومتوں نے کیا تھا سارا پیسے اُس وقت۔ یہ سارا پی سی وَ ان اُس وقت بنا تھا سارا feasibility report جب پچھلے حکومت تھی۔ اُس حکومت میں بنی تھی۔ 2018ء کے بعد کوئی نیا پلان اس صوبے کو نہیں دیا گیا تھا۔ سی پیک تو مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ 2018ء کے بعد سی پیک جو ہیں ناں وہ سیل ہو گیا تھا۔ حالانکہ سی پیک پر مغربی روٹ بنتا تھا energy parks بننے تھے sub corridor بننے تھے وہ سب کچھ بند ہوا تو یہ جو ہیں ناں یہ بڑا ہم issue ہے۔ دوسرا جناب اپنیکر! جو ہمارا سب سے بڑا issue ہے ہمارے عوام کا معاشری دارو مدار کا وہ border trade ہے۔ آپ border trade پر آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں چمن، ڈیورنڈ لائن پر کیا صورتحال ہے آپ دیکھیں آپ کے۔ آپ خون کے آنسو بھائیں گے جب ان کا رو یہ وہاں کے لوگوں سے ہوتا ہے پورا جو ٹریڈ تھا جو ایک جائز کاروبار ہے جس کو ایک پارلیمانی کمیٹی نے۔ جب وسیم سجاد اور مشاہدہ حسین کی سربراہی میں آئے تھے ماضی میں۔ انہوں نے کہا کہ یہ border trade ہے آج اس border trade پر، بادینی پر مکمل پابندی، چمن و لیش پر مکمل پابندی، تربت میں مکمل پابندی، باقی علاقوں میں مکمل پابندی۔ اب لوگ اس بات پر مجبور ہیں، کیا وہ پھر کھائیں ہمارے لوگ۔ نہیں پھر کس طرح کھائیں کیا کریں گے وہ لوگ۔ تو وہ یہ اس حوالے سے میری گزارش ہو گی کہ اس مسئلے کو بھی آپ وفاق کے سامنے اٹھائیں گے۔ دوسرا بڑا issue جو تھا یہاں پر جناب اپنیکر! کوئی 1886ء میں انگریز نے بھی سے ہرنائی۔ ہرنائی سے پھر شاہرگ، خوست، زردآل، پھر یہ جو کچھ بازار ہے یہ ریلوے اسٹیشن ہوا کرتا تھا کچھ بازار سے بوستان تک ریلوے اسٹیشن انگریزوں نے بچھائی تھی۔ پھر درمیان میں لائن بند ہوئی بہر حال خوست، زردآل توک ریلوے آتی تھی۔ پھر دشمنگردی کی وجہ سے وہ بند ہو گئی۔ پھر ہم نے جا کر کے 2015ء میں اس کے لیے ہم نے کوشش کی 2 ارب روپے کا خطیر رقم رکھا گیا اور اُس میں بہت زیادہ کام ہوا۔ اب اس ریلوے لائن کو کیوں نہیں چلائے جا رہے ہیں۔ اور سب سے منافع بخش ریلوے ٹریک جو ہیں ناں وہ سبی، ہرنائی ریلوے ٹریک ہے۔ جو ریلوے کو سب سے زیادہ منافع دیتا ہے۔ جہاں سے روزوہاں پر جو ہیں ناں کوئلہ جو ہیں ناں وہ ٹرین کے زریعے جائے گا سبزیات جو ہیں وہ ٹرین کے زریعے جائے گی اب نامعلوم و جوہات کی بناء پر یہ ٹرین کیوں نہیں چلا یا جا رہا ہے اس حوالے سے میری تجویز ہے۔ کہ حکومت ذاتی طور پر اس پر کام کریں اور اس ریلوے ٹریک کو بحال کریں۔

دوسری بات جناب اپسکر! یہ جو لیویز ہمارا بہت بڑا ایک اہم فورس ہے یہ community policing ہے یہ انگریز کے دور میں بنائی گئی تھی۔ اور آج میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اُس کے اطراف جو بی ایریا یا جیسا ہند اوڑک ہے انگریز گ ہے نو حصار ہے پنجپانی ہے اس میں لیویز تو خوانخواہ اس کو جو ہیں ناں پولیس ایریا میں تبدیل کیا گیا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ جہاں پر جرام کم زیادہ ہوتے ہیں 92 percent ایریا لیویز کے پاس ہے وہاں جرام کی شرح بہت کم ہے 8 علاقے کے پاس ہوتا ہے وہاں جا کر دیکھیں جرام کی سطح کتنے بلند ہوتی ہیں تو میں کم از کم یہ کوئی لیویز علاقے ہیں اُس کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ دوسری بات جناب اپسکر! اچھی بات ہے منشی صاحب نے اپنے تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ بہت سارے ہمارے تعلیمی ادارے بڑے بڑے ہمارے اکابرین ان کے نام رکھیں جائیں گے یقیناً ہمیں کسی کے نام پر کوئی اعتراض نہیں ہے جتنے بھی اکابرین ہے سیاسی جتنے بھی ہیں وہ ہمارے لیے قابل قدر ہے۔ بہر حال یہ ایک بڑا sensitive issue بھی ہے اس میں تمام پارٹیوں کو جتنے بھی آپ کے partners ہیں، سب کو اعتماد میں لے کر کے، بہت سارے ہمارے معلوم اور نامعلوم شہداء بھی ہیں اکابرین بھی ہیں جنہوں نے انگریز کے خلاف اڑائی اڑائی تھی جس نے یہاں سیاست کی بنیاد رکھی تھی خان عبدالصمد خان اچکزئی شہید نے وہ پہلا شخص ہے جس نے یہاں سیاست کی داغ نیل ڈالی تھی یہاں۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے سیاسی پارٹی بنائی تھی۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے one man one vote کے لیے جیلیں کاٹی ہیں۔ وہ شہید ہوئے۔ وہ پہلا صحافی ہے جس نے ”استقلال اخبار“ اس صوبے کا پہلا اخبار اُس نے نکالا تھا اُس کے نام پر تو بہت بڑی یونیورسٹی ہونی چاہیے۔ یہاں ہمارے مزید بہت سے اکابرین ہیں کوئی کے لوگ۔ کوئی کے جو ہمارے باسی ہیں۔ کاسی tribe ہے بازئی tribe ہے یا سین زئی tribe ہے درانی tribe ہے باقی جو ہمارے یہاں مقامی tribe ہیں اُن میں بہت سارے لوگ بڑے بڑے نامور شخصیات یہاں گزری ہیں ارباب عبدالقدار کاسی نواب بہت بڑی شخصیت تھے تحریک آزادی کے، ہاشم خان غلوٹی بہت بڑی شخصیت تھے، خان عبدالصمد خان اچکزئی کی ساتھ رہے، تحریک آزادی میں۔ ہاشم خان غلوٹی بھی اُن کیسا تھ رہے۔ اس طرح بہت سارے ہمارے لوگ ہیں سردار باز محمد خان موئی خیل جو انگریزوں کے خلاف اڑیں۔ اس طرح بہت ساری شخصیات ہیں۔ تو یہ جو مسئلہ ہے اس میں کم از کم تسلی سے بیٹھ کر کے اس پر ہم جو ہیں ناں dialogue بھی کر سکتے ہیں۔ ابھی عثمان خان کا کڑ شہید جن کی آپ نے محبو بیت دیکھی۔ لاکھوں انسان اُن کے جنازے میں شرکیک ہوئے۔ اُن سے عوام کی والہانہ محبت تھی۔ کہ اتنا بڑا جنازے ہوا۔ جو اس صوبے اس ملک کے تاریخ میں نہیں ہوا ہے۔ اس طرح بہت سارے شخصیات ہیں مجھے یقیناً جو بھی شخصیت ہیں۔ جائے ہمارے

بلوچ زعماء ہیں ہمارے پشتوں ہیں۔ وہ یقیناً قابل قدر ہیں۔ بحال اس پر بیٹھ کے تسلی سے اس پر بات ہو سکتی ہے۔ اور یقیناً ہم اپنی مشاورت آپ کے ساتھ شریک کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! باقی امن و امان کا جو مسئلہ ہے، یہ بڑا sensitive مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی 48 یا 50 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یقیناً امن و امان ہم عوام کے حقوق کے محافظ ہے۔ ہم عوام کے جان و مال کے محافظ ہیں۔ حکومتیں جو ہیں نا ریاست جو ہے نا وہ ان پر پہلا فرض یہ ہوتا ہے آئین کے لحاظ سے کہ وہ اپنے عوام کے جان و مال کی حفاظت کریں۔ اور ہم ہمارے پاس اپنی فورس ہے۔ لیویز ہمارے پاس سب سے اچھی فورس ہے۔ اگر ہم اس کے training کریں اگر ہم اس کے اچھے وہ سہولیات دے دیں۔ ہم اچھے حالات انھیں دے دیں، اس کو strengthen بنانے کے لئے ان کی تربیت کریں تو لیویز فورس بہت حد تک کامیاب ہو سکتی ہے۔ ان دشمنوں کے خلاف لیکن ہمارے اربوں روپے جو ہے نا وہ ضائع ہوتا جا رہا ہے۔ ہم نے ایس پی کو لایا ہے ٹھیک ہے وہ فورس ہے انھوں نے قربانیا دی ہیں لیکن اس طرح ابھی آپ نے دیکھا ہے اوڑک میں آج بھی وہاں آج تک دسوال بارھواں دن ہے ہند اوڑک میں آج بھی ہزاروں لوگ وہاں دھرنادیئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہاں کے مقامی لوگ ہیں۔ ہماری چراہگائیں ہیں ہمارے مال و مویشی ہیں، ہم جب مال و مویشی چراہیں گے تو وہاں پر بڑا لگے ہو گے ہم کہاں جائیں زراعت و میکری تباہ ہوتی جا رہی ہے۔ روزگار کے موقع نہیں ہیں مال و مویشی جب ہم لے کر جائیں گے پہاڑوں پر تو وہاں پر خاردار تارہوایف سی کے تو انھوں نے دھرنادیا ہوا ہے۔ بیٹھے ہوئے آج بھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی آج ملیں وہ چار دن پہلے مل کے اس طرح نہیں ہو گا۔ اگر آپ نے ایک سیر و تفریخ کے لئے جگہ بنا نا ہیں تو آپ کریں ہندھیل پہلے سے آپ کے ہاں موجود ہے جب ہم چھوٹے تھے تو ہم خود ہندھیل جایا کرتے تھے آج وہاں ہمارا جانا منوں قرار دیا گیا ہے ہم نہیں جا سکتے ہے وہاں پر تو ہمارے request ہو گی حکومت سے کہ ہندھیل کے عوام یہاں کے اپنے لوگ ہے اُن کی فریاد سنیں اُن کی جو ہے نہ باقی آپ سنیں اور دوسرا بات جناب اسپیکر! یہ بہت سارے ہمارے جو ابھی ہمارے دوست فرمائے تھے جو ہمارے بارڈر کے علاقے ہیں۔ تو بہ کا کڑی ہے تو بہ اچنٹی ہے دو بندی ہے یہاں تربت ہے باقی جو قستان ہے وہاں لوگ زمیندار جو ہے نہ وہ کھا دیکر جاتے ہیں۔ اچھا وہ ایف سی والے نہیں چھوڑتے ہیں۔ اب میں زمیندار ہوں چن میں یا تو بہ اچنٹی میں تو بہ کا کڑی میں میری اپنی زمینداری ہے میں کھا دیکر جا رہا ہوں میں آٹا لیکر جا رہا ہوں مجھے چیک پوسٹ پر روکا گیا ابھی ہمارے کوئی صاحب فرمائے تھے مولانا صاحب وہ فرمائے تھے اُن کے علاقے باد نی کی بات فرمائے تھے انہوں نے کہا کہ میری اپنی زمینداری ہے میری اپنی گاڑی جو ہے

نہ کھاد کی گاڑی نہیں چھوڑی جا رہی تھی۔ تو یہ کیسا ہو گا۔ حکومت چیف ایگزیکٹیو صاحب ہے وریا علی صاحب حکومت ہے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آئین کے لحاظ سے اس آئین کے لحاظ سے تمام اختیارات وزیر اعظم کے پاس وفاق میں ہونے چاہئے اور صوبے میں اس آئین کے تحت ہم اس آئین کی بات کر رہے ہیں۔ اس آئین کے تحت یہاں اختیارات صوبائی ہمارے جو چیف ایگزیکٹیو ہے، کابینہ ہے، ان کے پاس اختیارات ہونے چاہئے۔ تمام ادارے جو ہے ناں وہ کابینہ، اسمبلی کے وہ جو سپریم ادارہ ہے وہ پارلیمنٹ ہے، کابینہ ہے، اس کا چیف ایگزیکٹیو ہے۔ باقی جتنے بھی ادارے ہے وہ سب جو ہے ناں اُس کے تابع ہونے چاہئے جب آپ حکم کریں گے آپ کو حکم دینا چاہئے کہ آپ کو ہماری عوام جس صورتحال سے ہم گزار رہے ہیں۔ اس صورتحال میں ہم جو ہے ناں اس کا اپنے عوام کے ذکھوں کا ہم مدواہ نہیں کر سکتے ہیں تو میری یہی گزارش ہو گی کہ بجٹ یقیناً ماضی کی نسبت یہاں اتنا ہنگامہ ہوتا ہے ایسا پر مار پیٹ ہوتی تھی۔ لوگوں کی پکڑیاں اچھائی گئیں لوگوں کو بے عزت کیا جاتا تھا کم از کم اس دفعہ یہ صورتحال بالکل یکساں تبدیل ہے یقیناً اس میں، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جو تجویز میں نہ دی ہے جو تجویز وہ تجویز یقیناً اس پر وہ عمل کریں گے۔ اگر کوئی ایسی بات میری تقریر میں رہ گئی ہے میں نے صحیح طور پر اپنے عوام کی نمائندگی نہیں کی ہے بہر حال میں نے کوشش کی ہے کہ تمام جتنے بھی جو باتیں میں نے لکھی ہیں وہ میں بیان کر سکوں۔ تو میں آخر میں جناب اسپیکر آپکا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے سننا، ہاؤس نے تسلی سے مجھے سن، ناسب کا بہت بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ میڈم خیر خواہ صاحبہ۔

**سید احسان شاہ:** یہ وضاحت کے نکتے پر ذرا ایک منٹ لینا چاہتا ہوں آگرآپ مناسب سمجھے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی آپ بات کریں شاہ صاحب۔ میڈم ایک منٹ۔ شاہ صاحب بات کر لیں۔

**سید احسان شاہ (وزیر صحت):** شکریہ جناب اسپیکر! جب میں باہر تھا کچھ فیزیو ٹھریپیٹ ہمارے بچے آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ مذاکرات میں۔ جب میں ہاں میں داخل ہوا تو وزیرے صاحب تقریر فرمار ہے تھے ہیل تو اور ایجوکیشن کے حوالے سے زیرے صاحب کی بات میں بڑا وزن ہے میں انکی بات کو سینکڑ کرتا ہوں لیکن یہ خرابی کیوں ہے خرابی ہمارے اپنے ہاں مجھے پتہ ہے کہ۔ میں ہیل تھے کے حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا کسی دور دراز علاقے میں ڈاکٹر تعینات ہیں، جاتے نہیں ہیں۔ اب جب نہیں جاتے ہیں کارروائی ہوتی ہے تو پھر ہمارے یہی دوست آتے ہیں سفارش کرنے۔ تو میں اس پورے الیوان میں یہ گزارش کروں گا کہ مجھے آپ دو مہینے دیں دو مہینے میں یہ ذرا سفارش کے حوالے سے معاملات نہ آئیں میرے پاس، پھر آپ دیکھیں یا تو ڈاکٹر جائیں گے ڈیوٹی

دینے یا پھر نوکری سے فارغ کئے جائیں گے۔ لیکن پھر یہ جو سفارش والا کلچر ہے اس کو ذرا دو تین مہینے کیلئے مجھے موقع دیں پھر دیکھیں اگر نہیں ہوتا تبدیلی ہیلتھ میں نہیں آتی تو پھر میں ذمہ دار ہوں اسکا۔ شکریہ جانب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ شاہ صاحب۔ آپ نے پہلے بھی اپنی speech میں کہا کہ ہیلتھ کے حوالے سے اگر میں کوئی قدم اٹھاتا ہوں لوگ سفارشات کرتے ہیں تو میں بحثیت ایک بلوجٹانی آپ کو بھی مشورہ دوں گا کہ ہیلتھ پر کوئی compromise نہیں کرنی چاہئے۔ جتنے آپ سے سختی ہو سکے آپ مہربانی کر کے ڈاکٹروں کو پابند کر دیں۔ کوئی ڈاکٹرنیں آتا ان کی تجوہ بند کر دیں۔ اسی طرح ہم نے اپنے معاشرے میں جو ہے، بہتری لانی ہیں۔ تو اس پر میں بھی آپ کو یہی مشورہ دوں گا جتنا آپ سختی سے ایکشن لے سکیں انشاء اللہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور اسی طرح اور مہربان بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ شکریہ۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔

**محترمہ زبیدہ خیر خواہ:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں بحث کے حوالے سے اس بحث پر وزیر اعلیٰ میر عبدالقدوس بن بخش صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور فناں مفسر کا، پی ایڈڈی ڈیپارٹمنٹ کا کہ اُن سب نے ہمارے ساتھ برابری کا رو یہ رکھا۔ اُس کے بعد ہمارے پہلے important issue میں ہے ہمارے علاقے میں گیارہ روز سے دھرنا چل رہا ہے ہند اور ڈک میں۔ ایف سی کے خلاف۔ جناب اسپیکر! گزشتہ پچاس سال سے اور ڈک کے علاقے ولی ٹنگی میں پانی کی تقسیم و دیگر مسائل کے حوالے کے وجہ سے گزشتہ ہمارے علاقے میں ولی ٹنگی میں اور ڈک کے علاقے میں، ولی ٹنگی میں پانی کی تقسیم و دیگر مسائل کے حوالے سے لوگ موجود تھے لوگوں کو اس سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ لیکن آپ کسی نامعلوم وجہ کی بنا، ہمارے علاقے میں ایف سی کو ایف سی کے حوالے کے جس کے خلاف علاقے کے عوام نے احتجاج کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ، کورکائنڈر اور دیگر اعلیٰ حکام کی یقین دہانی کے باوجود ابھی تک ایف سی کو نہیں ہٹایا ہے۔ جناب اسپیکر! اس بارے میں وزیر اعلیٰ سے میں چاہتی ہوں کہ وہ کچھ بتائیں۔ وہ آئے ہوئے بھی ہیں۔ بارہ روز سے اُن کا احتجاج جاری ہے ایف سی کے خلاف، پھر بھی اُن کو نہیں ہٹایا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** صحیح ہے میڈم اس پر CM صاحب سے ہم بات کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کا یہ ایک اہم ایشو ہے اس پر CM صاحب کو۔ میرے خیال سے جتنے مہرزاں نے وہ کرنے تھے قراری اُنہوں نے کر لی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی وزیر خزانہ صاحب to the point انشاء اللہ۔

**وزیر محکمہ خزانہ:** بہت بہت شکر یہ جناب اسپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں تمام ممبران کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس موجودہ بجٹ جو میرے قائد ایوان نے کہ شفقت سے اور ان کے ویژن سے اور ان کے ہدایت کے مطابق ہم نے پیش کیا۔ میرا خیال ہے پورے ایوان نے اس کو endorse کیا۔ میں سارے ایوان کا چاہے وہ اُس طرف کے پیچھے ہیں یا اپنے ساتھی ہیں، وہ بھی ہمارے ساتھی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ کہلاتا ہی ہے کہ وہ اپوزیشن اور یہ ٹریشری پیچھیز۔ تو میں سب کا مشکور ہوں، میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں۔ دیکھیں 1-day سے ہم نے کہا تھا کہ چاہے 2013ء سے 2018ء تک وہاں پر ہمارے ساتھ جو زیادتیاں ہوئیں۔ پھر وقت ہے یہ سلسلہ چلتا ہے میوزیکل چیز ہے کوئی کہاں کوئی کہاں تو ہم ادھر آگئے۔ لیکن ایک چیز میں کہوں گا یہاں پر کہ جتنا حق وہ قائد ایوان بھی منتخب ہو کر آیا ہے اُس کا اس بجٹ پر یا پی ایس ڈی پی پر اُسکے تجویز کا حق ہے اُتنا ہی بجٹ وہاں پر جو قائد حزب اختلاف ہے یا اُس کے ساتھی ہیں جو بھی ہیں اُتنا ہی حق اُن کے حلقوں کا ہے۔ ہم نے کوشش کی جیسے ثناء بلوج نے کہا ہے کہ لوگوں کو، لوگوں سے آپ انتقام نہ لیں، وہ کوئی ہار نہیں۔ اگر ان کا کوئی گناہ ہے کہ انہوں نے ایک ووٹ کا سٹ کر کے نمائندہ کو منتخب کر کے اسی ایوان میں بھیجا ہے تو اگر آپ سوتیلی ماں جیسا سلوک اُن کے ساتھ کریں گے تو وہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتی ہوگی ناں کہ اُس ممبر ہو تو برداشت کریگا وہ تو ظاہر میں پاس کر کے چلا جائیگا پانچ سال ہے پانچ سال کے بعد پھر عوامی عدالت میں ہم جاتے ہیں وہاں پر فیصلے ہوتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ویژن ایک تاریخ نئی تاریخ شاید ماضی میں بہت کم آپ کو نظر آئے کہ پورے ایوان کو اعتماد میں لینا ہے یہ بہت بڑی قائدانہ صلاحیت کا اظہار ہے عملی مظاہر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کاپینہ کے ممبر سے ہٹ کے کیونکہ دیکھیں جو کمان کر رہا ہوتا ہے اُسکے ہدایت کے مطابق اُسکی ٹیم subordinate کام کرتے ہیں چاہے وہ منسٹر ہیں یا اس طرف کے گیلری میں بیٹھے ہوئے سیکرٹری صاحبان ہیں۔ ایک ویژن ہوتا ہے، وہ اپنا ویژن بتا دیتا ہے کہ یہ چیز میں چاہتا ہوں۔ اُس کے بعد اُسکی ترتیب دینا، وہ کوئی مسئلہ نہیں بنتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میں بحیثیت ایم پی اے خراج تحسین پیش کرتا ہوں قائد ایوان کو کہ اُس کی سرپرستی میں اتنا خوبصورت بجٹ بنا۔ ادھر دوستوں نے بہت ساری تقاریر میں تجویز بھی دیئے ہیں کچھ چیزیں ہیں جن کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو ڈاکٹر ربانہ دوستی point raise کئے۔ ایک تو انہوں نے کہا کہ جیل ریفارمر۔ جی ہاں جیل اگر کوئی باہر بیٹھ کر بات کریں تو وہ ایک ماحول دیکھتا ہے میں دوستوں کے ہاتھوں میں بہت زیادہ یہ کالے دروازے سے رہا ہوں ادھر۔ مجھے مشرف دور میں 33 سال سزا کی گئی۔ پھر ڈاکٹر مالک صاحب کے دور میں پانچ سال مطلب یہ سلسلہ چلتا رہا میرے ساتھ جیل میں ریفارمر ملازمی ہے۔ خاص کر کے

میں juvenile کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ وہاں پر جو اس کو غلط نام دیا جاتا ہے۔ حالانکہ juvenile بچوں کا وارڈ کہہ سکتے ہیں لیکن اس کو ایک غلط چھوکرا وارڈ کے نام سے اُسکو منقص کیا گیا ہے اور وہاں پر جو بھی مطلب juvenile آتا ہے وہ کریمٹل بن کے وہاں سے نکلتا ہے۔ سو فیصد نہیں تو 99.05 percent وہاں سے تو اس زمانے میں جب میں ادھر تھا تو میں نے یہ کچھ اصلاحات کی بات کی تھی کہ کچھ کیسے لگنے چاہیے تاکہ وہ چیزیں وہ کرام۔ میں ادھر بیان نہیں کر سکتا ہوں وہ چیزیں وہاں پر۔ نصراللہ خان زیرے بھی وہاں پر ہمارے ساتھ جیل میں رہا ہے اکھٹے تھے۔ تو جیل کا ہم نے ایک تجویز دی ہے میں نے اس پر تھوڑی سی working basis کی ہے beauty basis پر ہم نے پہلی جیل مچھ کو ابھی بھی چند دن پہلے سی ایم صاحب کو کہا اور شکریہ سی ایم صاحب نے کہا کہ آپ اس پر working کریں ہم اس میں جاتے ہیں۔ تو ہم کچھ کمرے بنائے 30 کمرے مچھ میں یا خضدار جیل میں یا گذلنی جو ہمارے بڑی جیلیں ہیں۔ یہاں پر ٹرانزٹ کوئی نہیں آتے ہیں ٹرانزٹ کر کے چلے جاتے ہیں۔ بہت کم ادھرہ جاتے ہیں۔ جو بہت زیادہ سزا میں ہیں۔ تو ہم beauty basis پر کمرے بنائے کیونکہ شرعاً بھی اور رواجاً بھی اگر میں 25 سال یا 30 سال یا 50 سال قید ہو گئی مجھے، تو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے دیکھا ہے کہ انہوں نے اپنی گھروالی کو بلا یا ہے اور وہاں پر ایک دو تین کمرے طلاقیں دے دی ہیں۔ اُسکی وجہ کیا تھی کہ وہ space آگیا 25 سال ایک خاتون ہے تو اسلام میں بھی ہے کہ اتنے عرصہ آپ غیر حاضر ہو نگے تو وہ آپ کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو اس بحث پر میں نے یہ اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے مچھ جیل میں ایسے طلاقیں ہوئی ہیں تو اسکو kill کرنے کیلئے پنجاب میں ہیں سندھ میں ہیں کہ مہینے میں ایک دفعہ اپنے فیملی کے ساتھ real family جو اس کی wife ہے اپنے بچوں کو لے آئیں اس کو کمرہ۔ اس کے چار جزا یک ہزار یا پندرہ سورو پر رکھیں۔ وہ شام جیل بند ہونے سے لے کر دوسرے دن جیل کھولنے تک وہ اپنے فیملی کے ساتھ رہے۔ تاکہ اسلامی طور پر اسکا نکاح بھی نہ ٹوٹے اور وہ مطمئن ہو وہ frustrate نہیں ہو کہ کریمٹل سائیڈ پر نکلے۔ تو یہ کچھ چیزیں ہم نے جیل اصلاحات میں انشاء اللہ میں ڈاکٹر صاحب آپ کے ساتھ ہم بیٹھیں گے ہم اس پر ڈسکس کریں گے۔ وہمن ڈولپمنٹ ہمارے خاص کر کے جو ہمارا صوبہ ہے یہاں پر ایک ٹرائبل سسٹم ہے۔ اس میں بھی میں نے CM صاحب کو ایک دو مشورے بچوں کے لئے اور خواتین کیلئے کہ ان کو self-confidence آئے اور وہ مطلب شوہر یا بھائی یا باپ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ تو اس پر میں نے تھوڑی سی working assumption کی ہے۔ میں نے ایک تجویز دی ہے انشاء اللہ ہم۔ وہکیس ایک چیز میں بتا دو کہ یہ بحث assumption ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی ناخود بلال اللہ قرآن

شریف کی لکیر نہیں ہے کہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس میں ہم سمری کے زریعے کا پینہ کے زریعے اور بہت ساری اصلاحات بھی لاسکتے ہیں اس میں تبدیلیاں بھی لاسکتے ہیں۔ تو اس میں میں نے ایک تجویز دی تھی کہ اس طریقے سے ہر حلقہ انتخاب میں ایک دس ہزار خواتین اُنکو آپ دو ہزار روپے جیسے بنے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں اس طبق کو ہر مہینے دیں۔ ٹول 24 کروڑ اس کا خرچ ہے۔ اسی طریقے سے دس ہزار بچے کو ترغیب دینے کیلئے کوہ سکول ہزار روپے اُس کے سکالر شپ کی صورت میں یا جو بھی کہہ دیں اُسکو دس ہزار بچے کو ترغیب دینے کیلئے کوہ سکول جائیں اُس پر 12 کروڑ روپے۔ سال کا 36 کروڑ روپے فی حلقہ خرچ۔ اچھا ہم اس میں آگے چل کے تھوڑی سی ورکنگ کر کے اس میں بھی ہم یہ چاہ رہے ہیں in the mean time ہم ہماری یہ کوشش ہے کہ اسٹریشپ ہم نے رکھی ہے اُس میں ہم priority ہم خواتین کو دیں جو گریجویٹ کرتی ہے۔ frustration کا شکار ہو جاتی ہے کہ جی میں نے just جیسے نشاء بلوج نے کہا کہ ماں باپ زیور بھیج دیتے ہیں، خاص کر آپ کے اور میرے علاقے میں سود پر ایک موڑ سائیکل اٹھاتے ہیں وہ موڑ سائیکل اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ کروڑوں میں وہ ڈوب جاتے ہیں جائیدادیں اُس پر نیلام ہو جاتی ہیں آپ جناب اپیکر صاحب آپ اس کو witness کریں گے۔ تو ان چیزوں کو kill کرنے کیلئے کم از کم ایک معمولی سا amount ہو گا لیکن وہ یہ سمجھیں گے کہ ہم نے اتنی قربانی دی ہے چلو دس ہے یا بیس ہے پندرہ ہزار ہے جو بھی step میں آ رہا ہے ایک قسم کی وہ دل جوئی ہو گی اس میں دو چیزوں ہو گئی۔ ایک تو اس کی frustration ختم ہو گی دوسرا یہ آگے گو گریجویٹ ہے تو ماسٹر کرنا چاہیے یا ایم فل کرنا چاہیے یا پی ایچ ڈی کرنا چاہیے تو اسکے لئے بھی ایک قسم کا سپورٹ آئیگی تو یہ اس گورنمنٹ کا یہ اعزاز ہے کہ ہم نے یہ سٹم بھی شروع کیا ہے۔ تو ہماری پوری کوشش ہے کہ یہاں رسم و رواج کے اندر رہتے ہوئے ہم خواتین کو ان کی فلاح و بہبود کے لئے جس حد تک کر سکیں انشاء اللہ آپ آگے دیکھیں۔ ہماری نوزائدہ حکومت ہے۔ اُسیں بھی ہمیں disturb کیا گیا no confidence کے سلسلے میں وہ ایک پریڈ آپ دیکھیں کہ کتنا عرصہ اس میں ۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں نہیں part of the game ہے لیکن ایک گورنمنٹ تو disturb ہو جاتی ہے تو اس میں بھی ہمیں رکاوٹ ہوئی تو ہم سمجھتے ہیں کہ انشاء اللہ زندگی نے ساتھ دیا یہ جمہوریت کا جو پہیہ ہے چلتا رہا 2023ء کے جون میں، میں آپ کو حکومت بلوچستان کی طرف سے یہ تین دہائی کرتا ہوں کہ آپ کو جیسے ہم نے یہ خوبصورت بجٹ دیا اسی طریقے سے اگر زندگی نے ساتھ دیا یہ میں تھایا کوئی بھی ساتھی تھا تو فناں کو لکیر وہ آپ کو انشاء اللہ ایک اچھی پر اگر س دکھائے گا کہ ہم juvenile کے لئے خواتین کے لئے اور اس صورے کے عوام کے لئے ہم کیا اصلاحات لاتے ہیں اور کیا چیز لائیں گے انشاء اللہ ہم آپ کو پروف کر کے

دکھائیں گے۔ سینئر پر احسان شاہ صاحب صحبت کے حوالے سے انہوں نے ذکر کیا کہ وہ جو پچاس ارب ہمیں ملنے ہیں لیز منی کے طور پر جو ہماری pending ہے اس میں میں گزارش کروں گا ہماری لیزا مگر یمنٹ ابھی تک سائن نہیں ہوئی ہے جیسے ہی ہماری لیزا مگر یمنٹ سائن ہو گی یہ پیسہ بھی ہمیں ملے گا اور اس کے آپ خود تیرہ سال رہے ہیں میں تو بالکل ہی آپ کا شاگرد کیا وہ پر امری سلسے میں میرا تو فرست ٹائم ہے اور یہ ایک ہفتہ کی میری درکنگ ہے۔ جیسے ہی ہمارا لیزا مگر یمنٹ انسنے ساتھ ہو گا یہ پیسہ بھی ہمیں ملے گا اسی سال انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہے دوستوں کے تعاون سے اور ہمارے جو آگے سلسلہ اس میں جو ایریز ہیں وہ بھی ہمیں مل جائیں گے اور انشاء اللہ ہمارا بجٹ affect نہیں کرے گا۔ اب آتے ہیں یہ جو ڈاکٹروں کی یہ بہت سیریں مسئلہ ہے جس پر احسان شاہ صاحب نے ہیلتھ منٹر کے طور پر اس کو ہائی لائٹ کیا ہے۔ سر میں گزارش کروں گا کہ پہلا شخص میں ہوں میں ذمہ داری سے کہتا ہوں اپنی حکومت کی طرف سے ذاتی طور پر اور اس حکومت کی طرف سے کہ آپ دو مہینے نہیں تین مہینے اس چیز پر ہم آپ کے پاس سفارش کے لئے چل کے نہیں آئیں گے، commitment ہے ہماری گورنمنٹ کی جیسے کہ ادھر سے اپوزیشن سے نظرِ اللہ نے اور باقیوں نے good-chair commitment دیا اور آپ کے commet نے یہ بھی ہے صحت کے حوالے سے ہم بہت پیچھے ہیں بہت پیچھے ہیں خاص کریڈا ڈاکٹر زپرالبم بن گئے ہیں ہر ایک کوٹے پر تو آ جاتا ہے کوئی بارکھان سے آ رہا ہے کوئی تربت سے آ رہا ہے کوئی موئی خیل سے کہ جی ہمارا حق ہے کوٹے پر میں آ گیا ہوں ڈاکٹر بن گیا ہوں اس کے بعد اس کو کوئی سے نکلتے ہوئے بلڈوزر لانا پڑتا ہے کہ وہ کوئی کے ساتھ چک چک جاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ میں پارٹ ون کر رہا ہوں کوئی کہتا ہے پارٹ ٹو کر رہا ہوں کوئی کہتا ہے میری engagement یہاں پر فلاں سے ہوئی گئی ہے اور وہ جو spouse والاسٹم آگے لے آتا ہے یقین کریں کہ آپ ہم سب اس سے متاثر ہیں تو میں احسان صاحب کو یہ یقین دہانی کروتا ہوں گورنمنٹ آف بلوچستان کی طرف سے کہ آپ کو فری ہینڈ ہے ہپتا لوں میں آپ اصلاحات لائیں۔ میں آئی سی یوکی پوزیشن دیکھ گیا اس میں پھر لوگوں کا تعاون بھی ہمیں چاہیے۔ آئی سی یوہارت کا آئی سی یواس میں، میں نے خود مطلب ہے کہ ڈانٹ کے نکال کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہاتھ میں پکڑے ہوئے۔ میں نے کہا کہ تم جناح روڈ پر سیر کر رہے ہو کہتا ہے کہ جی مریض کو دیکھ رہا ہوں میں نے کہا تمہارا ایک مریض ہے یہاں پچاس مریض پڑے ہوئے ہیں اور یہ جو تم منہ سے نکال رہے ہے ہوسانیں، کھانی، یہ اس کے لئے بندوق کی گولی ہے تم اپنے مریض کو تو چھوڑو تم تو زندہ ہے یا مرا ہے باقی پچاس مریضوں نے ستر مریضوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ ان کو مار رہے ہو تو جیسے کہ احسان شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا ایم الیس میں نے لگایا ہے۔ سُم اللہ

لوگ بھی تعاون کریں آئی سی یوکوآئی سی یوکر کے بھی ہسپتال کو ہسپتال نہ کہ سیر گاہ کے طور پر کہ چلو بچو میں تم کو ہسپتال کی سیر کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ عوام کا تعاون بھی ہمیں چاہیے میں یقین دہانی کرتا ہوں شاہ صاحب آپ کو کہ آپ go-ahead ہم سب آپ کے ساتھی ہیں کیبنت کے ساتھی ہیں اپوزیشن آپ کو ساتھ دے رہی ہے Chair۔ جو اپنے کرکی ہے تو وہ آپ بالکل میں commitment کرتا ہوں آپ سے کہ ڈاکٹر آپ بھی جو ہمارے کوٹے پر ہیں ہمارے سارے بی ایچ یوز خالی پڑے ہوئے ہیں ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خالی پڑے ہوئے ہیں ہمارے سپیشلٹ خالی پڑے ہوئے ہیں یہاں آپ دیکھیں شام کو میرے گھر کے ساتھ ہے سلیم کمپلکس میں ایک دنیا آ جاتی ہے گاڑیاں بلاک ہو جاتی ہیں وہی ڈاکٹر زادہ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن وہ علاقے میں جانے کو اچھا وہ سٹوڈنٹس لائف میں سرداری نظام مردہ بادا intellectual pتھیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں وہی پھر خود سردار بھی بن جاتے ہیں intellectual بھی بن جاتے ہیں وہی یہاں پر ڈکٹر بن جاتے ہیں تو یہ میں آپ کو یقین، دہانی کرتا ہوں گورنمنٹ آف بلوچستان کی طرف سے بسم اللہ بھرتوں کا یہاں پر ذکر آیا انشاء اللہ میں آگے چل کے آپ کو کسی دوست نے یہ کہا میں فکر بھی دوں گا انشاء اللہ بھرتوں کا یہ روزگار دینا ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری پرائزی میں شامل ہے یہ حکومت کے کہ انشاء اللہ زیادہ زیادہ انشاء اللہ اس سال میں آپ دیکھیں گے عملی طور پر کر کے دکھائیں گے کہ ہم بھرتیاں کریں گے۔ اس میں ڈاکٹروں کی تھروپیک سروس کمیشن آتے ہیں۔ اس میں سچیشن چل رہی ہے کہ ایڈبیاک پیز پریا کنٹریکٹ basis پر ان کو سپیشل الاؤنس دے کر چاہے ہمیں ادھر جانے کو تیار نہیں تھے ہم پنجاب سے کریں گے اچھے ڈاکٹر لائیں گے دیہاتوں میں بھیجیں گے انشاء اللہ گورنمنٹ ان کو ہر طریقے سے incentive بھی دینے کو تیار ہے اور یہ سارا سلسہ انشاء اللہ ہم آگے چلائیں گے۔ مٹھا خان صاحب نے یہاں پر ملازمین کا ذکر کیا الحمد للہ، الحمد للہ پھر میں اسی طرف آتا ہوں کہ یہ اعزاز ہماری حکومت کو ملا ہے کہ، ہم نے خود بھائی بی ڈی اے کے ملازمین ہائی کورٹ کے سامنے آپ کے سیکریٹریٹ کے سامنے مطلب خود سوزی تک آگئے تھے، الحمد للہ، الحمد للہ قائد ایوان کے حکم کے مطابق کا بینہ کے فیصلے کے مطابق میں مبارکباد دیتا ہوں ان کو کہ آج تین سواٹھا سی بی ڈی اے کے ملازمین کا نوٹیفیکیشن ہو گیا۔ ہم نے ان کو permanent کر دیا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ مجھے بعد میں اس نے بتایا کہ انہیں کا کیس ہے جو اوکے ہے۔ لیکن ان کا شاید کوئی میں اس کو بھی انشاء اللہ ایک دو دن میں دیکھ کے جو صورتحال انکی تھی اگر وہ اس کراٹری یا پر آتے تھے تو انشاء اللہ ہم remaining انہیں کو بھی مستقل کر دیں گے اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ایس ڈی اوز جو پیک سروس کمیشن کے ذریعے آگئے الحمد للہ ہم نے ان کو appointment لیٹر زدے

دیئے۔ اور وہ ان کو پوسٹنگ دے دی ان سے آپشن ہم نے مانگے تھے تین تین آپشن مانگے تھے میرے ڈیپارٹمنٹ میں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ میں ان کو بھی ہم نے لیٹر دے دیئے۔ تو اسکے ساتھ ساتھ ہمارا کافی عرصے سے 2012ء سے تین سو اکٹھ ملاز میں کا سلسلہ چل رہا تھا جو بھرتی ہوئے تھے تو میں فلور آف دی ہاؤس یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اصولی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے کیونکہ میرے سیکرٹری صاحب بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، فائل سی ایم صاحب کے پاس پہنچ چکی ہے اُس میں دو تین queries remove کر دی ہیں آج یا کل میں جیسے ہی سی ایم صاحب کی فرصت میں وہ فائل نکلتی ہے ہم چھوٹا سا ایک فنکشن رکھیں گے سی ایم صاحب کے ساتھ اگر سی ایم صاحب بہت Busy تھے تو ہم سیکرٹریٹ میں رکھ کے تین سو اکٹھ تو نہیں ہیں اس میں تھوڑے سے غیر صوبوں سے تھے یا سلسلہ تھا ان کو بھی یہ ہم commitment دے رہے ہیں کہ انشاء اللہ اسی ہفتے میں ہماری کوشش ہے کہ اسی ہفتے میں ان کو appointment لیٹر دے دیں تو آپ خود سوچیں کہ سات سو اٹھ سو نو سو آدمیوں کو بیک جنمیں ہم روزگار دے رہے ہیں۔ یہ نوسفر نہیں ہیں نوسخاندان ہیں۔ نصراللہ زیرے نے یہاں پر ذکر کیا کہ کوئی load بن جاتا ہے کوئی میں yes کوئی چھوڑنے کو کوئی تیار نہیں ہوتا ہے پھر ادھر آ کے لیکن کوئی چونکہ صوبائی دار الحکومت ہے تمام اضلاع سے لوگ آتے ہیں، پڑھائی کے سلسلے میں آتے ہیں یاد یہاں تو میں یہ جدید سہولیات نہیں ہیں جو کوئی میں ہیں۔ تو ماہینگریشن ہے کوئی میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لا محالہ کوئی میں بوجھ بن جاتا ہے تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جو آسامیاں میں آگے اسکی وضاحت کروں گا ہماری پاس جناب اپنے صاحب ستر ہزار سے زیادہ آسامیاں خالی تیار ہیں، ہماری کوشش ہے انشاء اللہ اگر بالکل ہی کم کر سکیں تو پھر بھی کم از کم پیش چالیس ہزار ملاز میں ہم اسی سال میں لوگوں کو چالیس ہزار خاندانوں کو انشاء اللہ دیں گے۔ یہ ہماری حکومت کا وظن ہے۔ وہ جو خالی چلی آ رہی ہیں آپ اس کو تھوفار و رُڈ کہیں یا جو بھی اس کو نام دیں وہ بھی اور دو ہزار آٹھ سو somethings ہیں جو انہوں نے فکر ز جو مجھے دی تھی شراء بلوق نے وہ بھی ہم انشاء اللہ اسی سال میں مکمل کریں گے، دو ہزار آٹھ سو چالیس نئی آسامیاں ہیں اور ستر ہزار خالی پڑی ہیں تو باہر تھر چو ہتر ہزار اس میں اگر انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ سب ہو جائے گا اگر نہیں ہوں تو 50% 60% ہم بھرتیاں کریں گے۔ جس طریقے سے شراء بلوق صاحب نے کہا کہ یو تھوڑا نو کریوں کے بارے میں۔ ہم ضرور Yes اب آپ سمجھیں کہ یہ ایوان حقیقی معنوں میں قائد ایوان نے ایک ایوان بنادیا ہے۔ یہ جو ڈویژن تھی تقریباً ادھر ایسے کٹ گلتا تھا میرا خیال ہے کہ عملی طور پر اس کٹ کو ختم کر دیا ہے ایک ہاؤس ہے اور اسکی ثبت تجویز کو ہماری سر آنکھوں پر ہماری گورنمنٹ کا day one سے پہنچنے کے ہم سب مل کر چلیں۔ اُن کے تعاون کا شکر یہ جس

طریقے سے ہمارے ساتھ ان کا تعاون رہا ہے آج دن تک بجٹ کے سلسلے میں تو انہوں نے فرمایا کہ youth اور یونکریوں کے سلسلے میں میٹنگ ہے، بسم اللہ۔ یہ ہمارے پاس figure ہے اس پر جو بھی ساتھی مشورہ دینا چاہے most welcome ہے۔ ثناء بلوچ صاحب نے کچھ figures دیئے تھے ابجوکیشن کے 20 billion PHE، Health PSDP کی کتاب کوئی حرف آخر نہیں ہے۔ ہم ان کی allocation ضرور بڑھائیں گے لیکن ایک چیز میں یہاں گزارش کرتا چلوں کہ ہم نے اس دفعہ 133 ارب روپے ongoing کو دیئے تاکہ چھوٹی چھوٹی اسکیمیں ختم ہو جائیں جو liability کے طور پر اس بجٹ پر اثر انداز ہو رہی تھیں۔ اور باقی جو projects ہیں 20% ان کو دے کر ہم نے 133 ارب روپے اس مد میں onging کو رکھنا پڑا وہ ہم نے رکھ لیا۔ اسی کی وجہ سے ہمارا جو اس سال کا ترقیاتی بجٹ ہے وہ 59 billion پر آگیا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہمیں ان چیزوں میں مزید بھی کچھ increase کرنا پڑتا تو ہم ساتھیوں کے ساتھ تھوڑا مشورہ کر کے پھر تھوڑا سا اس کے پر اثر پڑے گا جو 2022-2023 کا ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ وہ اسکیمیں ہو جائیں kill liability ختم ہو جائے تاکہ ہم آگے چل سکیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ 1000 ارب مرکز قرضدار ہے۔ جی بالکل لیکن میں گزارش کروں گا کہ جیسے کہ ہمارے قائدِ ایوان نے سب کو اعتماد میں لیا اسی طریقے سے مرکز میں اس وقت جناب اپنیکراپ کی پارٹی کو چھوڑ کر باقی ساری پارٹیاں گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ تو میں ان کے اکابرین سے گزارش کروں گا، دل سے گزارش کروں گا کہ بسم اللہ آئیں یہ دو تین مسئللوں پر چلتے ہیں۔ جیسے انہوں نے کہ کہ لے گردن پرلات رکھ کر اپنے وہ قرضے وصول کر رہے ہیں یا IMF ہے یا سلسلہ ہے۔ ہم اس پوزیشن پر تو نہیں ہیں وہ جام غلام قادر صاحب کہتے تھے کہ جو دے اُس کا بھی بھلا جونہ دے اُس کا بھی بھلا۔ ہم جھوٹی پھیلا کر ضرور جانے کو تیار ہیں گورنمنٹ تیار ہے، وہ بھی چلیں۔ جو جن جن کا حصہ ہے چاہے پشتونخواہ میپ ہے، BNP(mengal) ہے یا UJL ہے، بسم اللہ ہم ساتھ ہیں ساتھ لے کر چل رہے ہیں چلیں ہم اس پر اور پھر وہ آگے چل کر میں بتاؤں گا کہ بھلی اور گیس پر ہم نے کیا کیا۔ یہاں پر بہت ضروری وضاحت میں کرنا چاہتا ہوں، ہم نے پہلی دفعہ اس صوبے میں اپنے elders کو اپنے اکابرین کو ایک اعزاز دینے کے لیے مختلف اداروں ان کے نام سے منسوب کیتے ہیں اور تجویز ہے ہماری۔ اس میں ایک بہت گندہ پروپیگنڈہ چل رہا ہے کہ جی بلوچستان یونیورسٹی کا نام تبدیل کیا جا رہا ہے، میں اس چیز کو condemn کرتا ہوں اور میں اس میڈیا پر یہاں پر ایوان کے تو سط سے چونکہ وہ منسوب ہی بلوچستان کے نام سے ہے بلوچستان

بلوچستان ہے بلوچستان کا کوئی بھی نام کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے، یہ قوموں کا مجموعہ ہے ایک گلستہ ہے جس میں بلوچ پنجان سندھی سرائیکی، ہزارہ مختلف اقوام آباد ہیں لیکن اس کو ایک نام دیا گیا ہے بلوچستان لہذا میں ان افواہوں کی تردید کرتا ہوں کہ کبھی بھی نہیں وہ کہتے ہیں نہ on my body کہ بلوچستان یونیورسٹی کا نام کسی کے ساتھ کوئی منسوب نہیں کیا جائے گا۔ چاہے وہ کوئی بلوچ اکابرین ہیں یا پشتون ہیں یا کوئی بھی ہیں یا پاکستانیوں پر بلوچستان یونیورسٹی کا نام بلوچستان یونیورسٹی ہی رہے گا اور میں نے تقریر کی تھی نہ کوئی اس قسم کی تجویز ہے نہ سلسلہ ہے۔ تو یہ میں وضاحت کرنا چاہ رہا تھا۔ شاء بلوچ نے بہت سارے نام دیے۔ جس میں یوسف عزیز مگسی، نواب اکبر خان مگشی، خیر بخش مری، عطاء اللہ میٹنگ، مختلف جگہوں کے suggestion دیے، اسی طریقے سے نصراللہ زیرے صاحب نے بھی بڑے نام دیے اس طریقے سے میرے ذہن میں ہے آپ کے بھی اکابرین بہت بڑے، انگریز کے دور میں آپ کے علاقے کی بھی بڑی قربانیاں ہیں آپ کی قوم کی بھی بڑی قربانیاں ہیں، سب کی ہیں تو ہم اس پر مل بیٹھیں گے، ایک گرینڈ میٹنگ کریں گے، mutually ہم ایک زبان ہو کر جس جگہ کا جس ادارے کا ہم مناسب سمجھیں گے اُس کا اُسی عظیم ہستی کے ساتھ ہم نام منسوب کریں گے۔ جن جن کے نام نصراللہ نے لیے یا شاء بلوچ نے اپنی پہلے شائد قرارداد بھی لائے، اُس قرارداد کو بھی ہم لے لیں گے ساتھ اور اسی کے ساتھ ساتھ ہم یہ کریں گے۔ جام غلام قادر سبیلہ کی یونیورسٹی ہے اُس میں جام کا ایک کردار ہے سبیلہ میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اسی طریقے سے سردار صالح بھوتانی وہاں پر ہیں، ان کے اکابرین کا بہت ہے تو ہم مل بیٹھ کر ایک اچھے ماحول میں خوبصورت ماحول میں ہم ان چیزوں کو کریں گے۔ اُس کے ساتھ ساتھ معذوروں کے لیے فنڈز، جی میں اسکو second quotation سمجھیں یا جزل ضیاء الحق سے کسی نے پوچھا کہ اُس کی بیٹی زین معذور تھی۔ معذور mean مطلب special child تھی۔ تو شائد ہم ملاقات میں بیٹھے تھے یا مجھے یاد ہیں ہے اسلام آباد تھا یا ادھر کسی نے اُس سے پوچھا کہ جی معذور تو وہ اُس کی آنکھوں میں آنسو آگئے، اُس نے کہا کہ دیکھو ایک بچہ ہے مر جاتا ہے یا بھائی مر جاتا ہے یا باپ مر جاتا ہے یا ماں مر جاتی ہے پھر آہستہ دنیاداری ہے ایک نظام ہے سسٹم ہے آپ برداشت کر لیتے ہیں۔ لیکن جس گھر میں معذور بچہ ہوتا ہے یہ ضیاء الحق کے الفاظ میں repeat کر رہا ہوں جو president بھی رہا ہے 11 سال تک۔ اُس نے کہا کہ جس گھر میں معذور ہو اُس کے ماں باپ صحیح بھی مرتے ہیں شام کو بھی مرتے ہیں۔ اور literally اُس کی آنکھوں میں آنسو بھی آگئے۔ یہ تو اُس کو پتہ ہے نہ جی جس کے گھر میں معذور ہوتا ہے۔ جس کے گھر میں معذور ہو اُس کو معذور ہوتا ہے معذور کیا ہوتا ہے اور وہ کتنا گھر

کے لیے کیا بوجھ ہوتا ہے، تو یہ اچھی تجویز آئی ہے اُن کی، ہم اس پر بیٹھیں گے، cabinet میں بھی لے آئیں گے اور ان کے مشورے سے کہ کیا طریقہ کار ہو کہ وہ یہ بھی نہ سمجھیں کہ ہم اس معاشرے پر بوجھ ہیں اور ہمیں خیرات دی جا رہی ہے، باعزت طریقے سے اُن کا کوئی بھی سسٹم ہو گا، ہم مل بیٹھ کر اُن کے ساتھ مشورے ہم ضرور یہ قائم کریں گے۔ شاء بلوچ نے کہا reconciliation for peace in Balochistan چیز ہے، میں سمجھتا ہوں کہ قبائلی دشمنی میں بلوچستان گھرا ہوا ہے، آپ جس طرف north میں جائیں اچھی تجویز ہے، میں جائیں، east میں جائیں، west میں جائیں ہر جگہ تقریباً اتنی دشمنیاں ہیں کہ کتنی قیمتی جائیں ضائع ہوتی ہیں کتنے لوگ شہید ہوتے ہیں، میں تو سب کو شہید کا نام دوں گا، ہماری حکومت کا پہلا day one سے یہ کوشش ہے اور ہمارا vision ہے کہ بلوچستان میں مختلف اقوام رہتی ہیں، مختلف قبیلے ہیں، مختلف tribal system ہے، reconciliation کے تحفظ ہی system کے تحفظ ہی، ہم کوئی ایک کمیٹیاں بنائیں جو بڑے بڑے یہاں پر واقعات ہوئے ہیں بڑے بڑے قبیلوں کے درمیان میں پھر چھوٹے ٹیول پر۔ ہم ان کی اس تجویز کو second کرتے ہیں اور انشاء اللہ ہم اس کے لیے جلدی ان کے ساتھ میئنگ کر کے جس میں ہماری میئنگ اس میں ہو گی ساتھیوں کے ساتھ ہم کوئی ایسا جرگہ تشکیل دیں گے جو ٹھوڑا سا footing رکھتا ہو، مطلب وہ سمجھے کہ لیاقت بازار کا یقندہ ہاری بازار کا ایک دکاندار آگیا ہے اور اُس کے کہنے پر میں یہ دس دشہیدوں کو یا ایک دو، جواب تو دیں گے سارے اگر نہیں دوں گا تو پھر وہ کریں گے تو ہم جرگہ تشکیل دیں گے اور جو وہ جرگہ ایک تو مصالحت کا سلسلہ کرے گا اور دوسرا اگر compensation تھی حکومت کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم جو شہید ہوتے ہیں اس ڈن کے لیے اس دھرتی کے لیے اس پاکستان کے لیے اُن کو ہم حالانکہ اُس کا کوئی limit ہے نہ سلسلہ ہے نہ اُس سے وہ، ایک دلجمی ہوتی ہے اُس کے لواحقین کے لیے کہ جی حکومت نے ہمارے ساتھ یہ کیا، وہ چھوٹا سا amount ہوتا ہے وہ کوئی اُس کی ساری زندگی نہیں کر سکتا ہے۔ تو ہم اس پر بھی جائیں گے۔ پھر انہوں نے ذکر کیا واشک علاقہ ساجد میں امدادی فنڈ دو سال سے، تو ہم دیکھ لیتے ہیں اگر یہ فنڈ رکا ہوا تھا تو میں کل ہی meeting کر لوں گا finance والوں سے میں پوچھ لوں گا اگر یہ رکا ہوا تھا تو میں انکو یقین دہانی کر اتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ release کر دیں گے تاکہ اس علاقے کے لوگ مطمئن ہو سکے۔ محترمہ شکلیہ دہوار صاحبہ نے یہاں پر نشاندہی کی ہے finance department کی PSDP plus team میں انکو اسکیمیں through کرانے کیلئے پیئے لئے، ہم اس کی انکوائری میں جائیں گے، ہم team مقرر کریں گے جو ان سے رابطہ کریں گی اور میں یہ یقین دہانی کر اتا ہوں اس کا مظاہرہ بھی اس بجٹ میں ہو چکا ہے ہمارے قائد ایوان نے

اس چیز کا مظاہرہ کیا ہے کہ اب وہ چیز نہیں ہو گی جو پہلے ہوتی تھی۔ سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔ اس وقت finance میرے پاس ہے میں اپنے قائد ایوان کی طرف سے انکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ایسی حرکت کی گئی تھی finance میں یا اگر میرے department سے concern تھا تو جو کرنے والے ہیں وہ سزا بھگتیں گے definitely بھگتیں گے یہ چیز ناممکن ہے کہ وہ پورا نے ماضی کی طرح جاؤ ادھر دو، ادھر دو اور release کرو۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے ذکر کیا بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کا تو میں گزارش کروں کہ ہم نے بڑی کوشش کی کہ یہاں کے لوگوں کو بھرتیوں میں جام کمال کے دور میں بھی ہم نے کوشش کی آج بھی ہم کہتے ہیں کہ جو پوشیں خالی ہوتی ہیں بسم اللہ بلوچستان کے لوگ آئیں لیکن وہ فتنی طور پر تیار ہو کے آئیں کہ انہوں نے اسلام آباد میں duty کرنی ہو گی۔ مجبوراً ہمیں وہاں سے پندتی سے آس پاس کے علاقوں سے بھرتی کرنے پڑتے ہیں جو کہ caretaker کی صورت میں ہے وہ waiter کی صورت میں ہے یا driver کی صورت میں ہے۔ آج بھی وہاں پر جو انکا upper level incharge ہوتا ہے وہ بلوچستانی ہی بنتا ہے۔ اگر کوئی نہیں ہے available تو مجبوری سے اگر time for short time کوئی ہوتا ہے وہ الگ بات ہے comptroller اکثریت بلوچستان کی لوگوں کی ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ وہاں پر پھر بہت ساری چیزیں ہوتی ہیں جو نہیں ہونی چاہیے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں شکلیہ دھوار کو کہ إنشاء اللہ جو بھی نئی بھرتیاں ہوئی بلوچستان ہاؤس کے سلسلے میں وہاں پر first priority available ہو گا تو مجبوری ہے تو اس علاقے کے لوگوں کو آگے لائیں گے۔ خالق ہزارہ صاحب نے کوئی lights 2100 کا ذکر کیا جو کوئی کے beautification کے سلسلے میں کریں گے ہم اس کی انکو ارزی کرایتے ہیں کہ کیا مسئلہ ہے لوکل گورنمنٹ کی کوتاہی ہے یا فند کا ہے یا کیا ہے انہوں نے کہا کہ 1800 ہے 300 سو، مجھے سمجھنہیں آئی لیکن ہم اس کی لوگل گورنمنٹ سے report لے لیں گے کہ کیا سلسلہ ہے انکا۔ دو چیزوں کا خالق ہزارہ صاحب نے ذکر کیا ہے اور 80 کروڑ روپے ایوب سٹیڈیم کے لئے advance payment ہوئی ہے جبکہ کام pending ہے دوسرا انہوں نے کہا تین بلڈنگز گھوست بلڈنگز ہے جو انکے constituency میں ہے۔ میں انکو floor of the House یقین دلاتا ہوں اور میں direction دے رہا ہوں اپنے department کو کہ immediately اس کی رپورٹ مجھے پیش کریں کہ اگر 80 کروڑ تک خطیر رقم advance کس طریقے سے دی گئی اس میں کوئی officer, SDO, XEN, black یا کوئی بھی یا کوئی ٹھیکیڈار involve ہو گا وہ ٹھیکیڈار inquiry کو face کریگا وہ نوکری سے باخچے list ہو گا اور جو متعلقہ officer ہے وہ ضرور سزا اٹھانے گا اور inquiry کو face کریگا وہ نوکری سے باخچے

دھوئے گا تو یہ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں۔ جہاں تک انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اسکیموں کی مانیٹرنگ day one سے کہا ہے کہ جس حلقے میں جناب اسپیکر صاحب! جس کے بھی ایک quality پر کوئی compromise نہیں ہونا چاہیے اور ہم نے اختیار دیا ہوا ہے ہماری حکومت یہ اختیار دیتی ہے تمام CM inspection team کرے جائے اس کے کہ monitoring کرے یا Governor inspection team کرے یا NAB کرے یا Anti-Corruption کرے، آپ خود چاروں اداروں کے اختیارات ہم آپ کو دے رہے ہیں monitoring کرے۔ پر کوئی quality compromise نہیں کرے اور اگر کہی پر کوئی سلسلہ ہے تو قائد ایوان کے علم میں لائیں میرے علم میں لائیں یا متعلقہ department ہیں انشاء اللہ اس پر action ہو گا۔ مولوی نور اللہ صاحب نے نشاندہی کی کہ مرغ کبزی سے بادیزی تک تو میں نے جیسے عرض کیا کہ ہم نے straight یا آپ کے حلقے میں آتا ہے اور حلقے کیا آپ کے بارڈر کے ساتھ ہے، ہم نے سب سے زیادہ اپنا جو 23-22ء کا نیا بجٹ ہے اُسکو introduce کیا ہے اور on-going ہم نے 133 ارب روپے دئے ہیں۔ تو ہماری کوشش ہے اور پھر یہ حرفاً آخر نہیں ہے ہم اس کی progress دیکھیں گے اگر progress اچھی ملی ہمیں construction through revise کی بنیٹ کے ذریعے اس میں تو پوٹھیں ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آذان ہے دو منٹ۔

(خاموشی برائے آذان عشاء)

**وزیر خزانہ:** نصر اللہ زیرے صاحب نے معدنیات، fisheries مختلف sectors میں اُس نے کہا کہ productive sector ہونا چاہیے، جی ہم اس پر on-board ہیں ہم بہت ساری اصلاحات لارہے ہیں اس دفعہ ہم نے fishing کے لئے انکو policing اختیارات دے دئے ہیں انکو control ہم دے رہے ہیں تاکہ illegal fishing جو ہوتی ہے trawlers کرتے ہیں یا اُس کو ہم کر سکیں یہ صرف coast guard کرتا تھا بہم انکو اختیارات دے رہے ہیں اور fisheries کیلئے ہم

نے ابھی ہمارے CM صاحب نے request کی تھی Prime Minister کو تو وہ announce کر گئے ہیں boats والی engine میرے خیال کوئی engines 2000 انہوں نے کہا کہ ہم تین مہینے میں ہم provide کر دیں گے تو اس سے ہماری fisheries کو بہت زیادہ boost ملیں گے اور illegal trawlering، ہوری ہے اُس کو ہم کم، control کریں گے اس کے ساتھ ساتھ معدنیات کے حوالے سے بھی ہم نے بہت ساری اصلاحات لائی ہیں جو مزدور کام کرتے ہیں اُنکو ہم schools اور Health facilities کی facilities کی وجہ میں اس بحث میں اور جو اپنی زندگی داؤ پر لگا کے کا لے اندھیرے میں چلے جاتے ہیں اُنکی safety کیلئے maximum ہم جائیں گے۔ کیوں کہ وہ ایک آپ سمجھیں کہ ایک قبر میں چلا جاتا ہے کبھی گیس سے اُس کی وفات ہو جاتی کبھی وہ mine بیٹھ جاتی ہے تو ہمیں احساس ہے انشاء اللہ ہم ان کو productive revenue ملے گا انشاء اللہ ہمارا revenue بھی بڑھے گا اور لوگوں کو ہم روزگار بھی دیں گے۔ اور مختلف facilities جو بھی اُن کو ہمارے مدد و دوسائیں میں ہے انشاء اللہ ہم وہ اُن کو provide کریں گے۔ روزگار کے موقع کے بارے میں جو نصر اللہ نے کہا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے کہ 70 ہزار سے اوپر پوٹھیں ہمارے پاس خالی ہیں 2890 پوٹھیں ہم نے نئی رکھی ہیں انشاء اللہ maximum ہم بھرتی کریں گے۔ انہوں نے ڈاکٹروں کا حوالہ دیا ہے ڈاکٹروں کے حوالے سے میں بات کر چکا ہوں کہ احسان شاہ صاحب کو ہم نے free hand دے دیا ہے میں اپنے قائد ایوان کے behalf پر شاید وہ خود بھی بتائے کہ please go ahead یہ سلسلہ ختم کریں کہ کوئی، کوئی نہیں، جائیں دیہاتوں پر آپ انہیں کے کوئے پر آتے ہیں مہربانی کر کے request ہے آپ اپنی ہڑتا لیں یہ سلسلہ ختم کریں اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے مریض وفات کر جاتے ہیں تو آپ کی ہڑتاں تو ایک تنخواہ کے لیے یادو چلی جاتی ہے لیکن ایک فتحی جان جو ضائع ہو جاتا ہے تو اس گھر میں جب ماتم بچھتا ہے تو آپ اس کا احساس کریں آپ مسیحا ہیں آپ کو مسیحا کا درجہ دیا گیا ہے موت تو بحق ہے مسیحا کے ہاتھوں اگر کسی کا وفات ہوتی ہے تو وہ ساری زندگی وہ ذکر نہیں بھول سکتا ہے۔ تو ہم انشاء اللہ اس میں seasoned politician ہیں جو کہ جن کے پاس health sector کا ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کو تین چار مہینے میں آپ کو بہت بڑی تبدیلیاں چاہے وہ کوئی یوں پر ہو گی یا دیہاتوں میں آپ کو نظر آئیں گی۔ اسی طریقہ سے نصر اللہ صاحب نے کہا کہ yes کی کی

ٹیچروں کی کمی نہیں ہیں ہر جگہ ٹیچر بہت بھاری تعداد میں available ہیں لیکن مسئلہ کیا ہے کہ اسکولوں کی طرف جاتے ہوئے ان کو شاید اپنی وہ پڑتے نہیں کیا محسوس کرتے ہیں۔ ہم face کر رہے ہیں ہماری آنے والی نسل face کر رہی ہے کہ خدار آپ اسکولوں کو کھولیں آپ کے کوئی مسائل ہیں ہم حل کرنے کو تیار ہیں۔ اب ہم نجحتی سے یہ ہمارے اس حکومت کا first stage ہے کہ کوئی compromise vision نہیں ہوگا teacher غیر حاضر ہوگا اُس کی متعلقہ اسکول سے اُس کی تغیراتیں کافی جائیں گی، 2nd 2nd پر اُس کو warn کیا جائے گا تیرے پر وہ نوکری سے گیا۔ بہت یہ وزگار ہیں ہم نئی بھرتیاں کریں گے لیکن اب ہم بچوں کے مستقبل کے ساتھ، جو بلوچستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے بلوچستان نہیں تو پاکستان نہیں تو اس کو ہم نے یہاں education کے حوالے سے مضبوط کرنا ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہم اس میں اصلاحات لائیں گے۔ اور یہ مجبور ہو کے اپنے اسکولوں میں جائیں گے۔ اگر یہ 80%, 90% بھی اسکولوں میں چلے جاتے ہیں تو جو ہمارا literacy rate ہے وہ ایک دم سے ایک انقلابی change آئے گا اُس میں تو میں اُن سے گزارش کرتا ہوں ہمارے اُس میں مجھ سے بزرگ بھی ہیں میرے دوست بھی ہیں اس خطے کے بانی بھی ہے کہ مہربانی کر کے جو 8 بجے سے ایک 1 بجے تک آپ کو تغواہ جس چیز کی ملتی ہے آپ اسکول کو کھولیں بچوں کو پڑھائیں نہیں تو اس پر کوئی compromise نہیں ہوگا کوئی سفارش نہیں چلے گی کوئی سلسلہ نہیں ہوگا education کی منشی کے behalf پر اور اپنے CM کے behalf پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہاب بس ہو گئی اس سے زیادہ نہیں برداشت ایک آدمی پر ہم اپنے پورے بلوچستان کا مستقبل داؤ پر نہیں لگاسکتے ہیں۔ مہربانی کر کے request ہے کہ اپنے اسکول آباد کریں۔ آگے نصراللہ صاحب نے کہا کہ واسا ٹیوب ویل yes یہ بھی اسی گورنمنٹ کو اعزاز ہے کہ 172 ٹیوب ویل ہم جو community base پر بنے ہوئے ہیں کوئی شہر میں ہم ان کو takeover کر رہے ہیں اُس کے لیے ہمارا سلسلہ چل رہا ہے کہ کیا طریقہ ہو ہماری کوشش ہے کہ ان کو ہم سول پر لے جائیں لیکن سورکا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر کوئی میں بہت ساری ایسی جگہ ہیں جہاں پر ایک دوپلیٹ لگانے کی بھی ہماری پاس گنجائش نہیں ہے private ذمینیں ہیں کمرشل ذمینیں ہیں تو ہم اس پر board ہیں، کر رہے ہیں انشاء اللہ پانی کا مسئلہ ہمیں امید ہے کہ ڈیم کی صورت میں اور یہ water supply کے جو ٹیوب ویل ہیں ان کو ہم۔ لیکن جیسے انہوں نے کہا کہ تمیں سورو پر ٹینکر کا پندرہ سو دینے کو تیار ہے مہینے میں دو چار دس ٹینکر لے لیتے ہیں پندرہ ہزار روپے خرچ کرتے ہیں واسا کی بقا یا جات کوئی دینے کو تیار نہیں ہیں وہ تین سورو پر دیتے ہوئے بخار چڑھتا ہے ان کو۔ میری گزارش ہے کوئی کے لوگوں سے کہ آپ آگے

بڑھیں دو چیزیں ہیں ایک تو واسا کے یہ ہم اس کو revise کریں گے آگے چل کر ہم لازمی illegal کریں گے rates بہت کم ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو موڑیں لگائی ہوئی ہیں ہر گھر میں connection کر کے موڑگی ہوئی ہیں اُسی سے جو ہے ناگھروں میں سبزیاں اگائی جاتی ہیں سلسلہ کیا جاتا ہے خدارا وہ بند کریں پینے کی پانی کی جب فراوانی ہو جائے پھر آپ بھلے گھر میں کچن گارڈن بنائیں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن پہلے پینے کا پانی لوگ تباہ حال ہیں پانی کا واٹر یول نیچے جا رہا ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہم کتنی مصیبت بھگت رہے ہیں face کر رہے ہیں ہم ان چیزوں کو تو یہ موڑوں والا اور بلنگ کریں انشاء اللہ آگے ہم جا کے۔ آگے انہوں نے بھلی کا مسئلہ اور گیس مسئلہ اس پر میں نے اپنیکر صاحب آپ کو یاد ہو گا میں نے عرض کی تھی کہ اس وقت یہاں ایوان میں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ماسوائے آپ کی پارٹی کے ہم گورنمنٹ میں شامل ہیں وہاں پر مرکز میں تو بنا کیں بسم اللہ اُس دن شاید ملک نصیر نے اس چیز کی نشاندہی کی تھی آئے بسم اللہ جب بھی ان کا سلسلہ بنتا ہے 30 جون تک ہم بجٹ میں مصروف ہیں 1st time 2nd کو چلتے ہیں آنے جانے کا ہمارا بندوبست لیکن یہ چلنے والے اور اپنے اکابرین جہاں جوان کی لیڈر ہے مولا نافضل الرحمن صاحب ہے، سردار اختر مینگل صاحب ہے، خان محمود خان ہے۔

#### جناب قائم مقام اپنیکر: order in the House

سردار عبدالرحمن کھیڑکیان (وزیر خزانہ): جو بھی ہیں، اُن کو kindly یہ اپنی پارٹی کی طرف سے request کر لیں کہ وہ PM صاحب سے time لے لیں، ہم جا کے PM کے پاس بیٹھ جائیں گے دھرنا دینگے کہ یہ بھلی اور گیس کا مسئلہ بہت ہی گھمیبر مسئلہ ہے۔ فصلات تیار ہیں اس وقت اگر بھلی کیں ملی تو تباہ ہو جائیں گے تو ہم تیار ہیں اس کے لیے بسم اللہ وہ آگے بڑھیں ہم آگے بڑھنے کو تیار ہیں۔ نصر اللہ ذیرے نے سی پیک کا ذکر کیا مغربی روٹ ہمیں اس گورنمنٹ میں جواں نوازیدہ ہے۔ ہاں پچھلے گورنمنٹ میں بھی میں تھا ہم آئے ہیں ہم اس کے لیے fight کر رہے ہیں اور thanks آرمی چیف اور اسی طریقے سے MI کا جزل صاحب ہیں یا آپ کی پارٹی کے سربراہ عمران خان صاحب اُس وقت وزیر اعظم تھے۔ میرے قائد ایوان اُن کی کوششوں سے ہم بہت ساری چیزوں میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں جس میں سرفہرست ریکوڈ کے ہے یہ عجیب و غریب معاہدہ ہوا ہے۔ لوگ ابھی تک اس کو ہضم ہی نہیں کر سکے کہ ایک وزیر اعلیٰ دس پر سنت پر راضی دستخط کرنے کو تیار جب چنچ آتا ہے حکومت میں دوسرے وزیر اعلیٰ نے اپنے اخراجات بھی سارے ختم کر دیئے صوبے کے کہ ایک پیسہ نہیں دیں گے پچیس پر سنت لے آئے پلس اُس میں یا چ پر سنت اُس میں لے آئے تو مل ملا

کے چالیس پرسنٹ کیسے چلا گیا بھی تک لوگ اسی سوچ میں ہیں اور انشاء اللہ سی پیک شروع بھی بلوچستان سے ہو رہا ہے بلوچستان شاہرگ ہے ہمارا الگا قدم سیند ک اور آپ کا یہی پیک ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم انڈسٹریز بھی لے کے آئے گے اور اس کے حوالے سے روزگار بھی لے کے آئیں گے آپ دعا کریں۔ بارڈر ٹریڈ میں ہماری حکومت آتے ہی یہ انتقلابی قدم اٹھایا ہے کہ غیر ضروری چیک پوسٹیں چاہے ایف سی کی تھیں یا ایف آئی اے کی تھیں یا جو بھی تھیں ختم کر دی گئی ہیں اسی کے ساتھ ساتھ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو بارڈر ٹریڈ ہوتی ہے جو مختلف ممالک میں ہوتی ہیں اُسکو بجائے سملگنگ کا نام دے کے ہم بارڈر ٹریڈ کا کہیں کچھ چیزیں ہماری اُدھر چلی جاتی ہیں کچھ ان کی لیکن یہ نہ ہو کہ یہاں کی چیزیں جیسے انہوں نے ذکر کیا کھاد اور فریلیا نزرا وہ تو یہاں پر اگر ہزار روپے کی بوری ہوا اور افغانستان میں چار ہزار کی بکتی ہے تو سملگ ہو کے وہ زمیندار یہاں کے مرجانیں گے تو اُسکے دو پہلو ہیں۔ جو سفید کھاد ہوتی ہے اُس بارڈر پر بنتا ہے تو ہماری law enforcing agencies اس وجہ سے رکاوٹ ہیں کہ ایک تو وہ bulk میں نہیں جائیں اور یہاں کے لوگ بھی متاثر نہیں ہوں اور دوسرا یہ ہے کہ یہ دشمنگردی کے آسمیں نہ آئیں۔ تو ہم بارڈر ٹریڈ کے ہماری پوری آن بورڈ ہیں قائد ایوان اور ہم سب انشاء اللہ اس کو اور ہم بہتر بنائیں گے غیر ضروری چیک پوسٹیں ہم نے ختم کر دی ہیں۔ ریلوے ہرنائی کا انہوں نے ذکر کیا 1886ء میں یہ لائن بچھائی گئی بالکل یہ انہوں نے صحیح فرمایا لیکن وہاں پر علاقائی لوگ جب تک تعاون نہیں کریں گے تو دشمنگردی ہوتی رہے گی۔ ہم نے کروڑوں روپے مرکز سے لائے اس کی بحالی پر خرچ کیئے آپ اسپیکر صاحب اس چیز کے گواہ ہیں کہ کبھی دشمنگردی کیا کرتے ہیں کبھی پڑھی توڑ دیتے ہیں۔ تو ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ لوکل لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ اس قسم کے چند مٹھی بھر عناصر ہوتے ہیں جو پہیٹ پوچھ کے لیے وہ کوئی بلوچستان کے ہمدرد نہیں ہیں۔ وہ بھتے لیتے ہیں، mines سے بھتے لیتے ہیں اور ٹھیکیداروں سے بھتے لیتے ہیں۔ اُسی پروہ باہر ممالک میں بیٹھ کے عیاشیاں کر رہے ہیں۔ لوکل لوگ اگر on board ہو جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو سرچھانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہرنائی، شاہرگ اور ان علاقوں کے مقامی لوکل on board ہو جائیں اور ایک فیصلہ کر لیں کہ ہم نے antibody کوئی نہیں چھوڑنی تو میں یقین دلاتا ہوں حالانکہ subject federal کا federal subject ہے ہماری حکومت اس کو اس trade کو اس line کو اس المجال کر دے گی انشاء اللہ۔ یوپر area کا انہوں نے ذکر کیا، یویز area پچھلی حکومت کے دور میں اس بیلہ اور کوئٹہ پولیس area کر دیا گیا ہے اس پر باضابطہ گورنمنٹ نے cabinet سے کیا۔ پھر اسٹبلی نے endorse کیا۔ تو یہ تو ہو چکا ہے گورنمنٹ کا۔ اب ہم یا تو اخلاق کو میں ہم دیکھیں گے۔ انشاء اللہ وہ کوشش کریں گے کیونکہ

95% ہمارا یویز area ہے اور 5% پولیس area ہے اور crime rate بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن چونکہ وہ دیہات ہیں ایک دوسرے کو counter کرتے ہیں یہ دارالحکومت ہے مختلف اقوام ہیں۔ یہاں پر وہ tribal system میں وہ counter نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہم انشاء اللہ دیکھتے ہیں اس پر ان ساتھیوں کو بھٹھا نہیں۔ کہ کس طریقے سے ہم ان کو واپس لا سکتے ہیں یاد نہیں لاسکتے۔ کیونکہ ایک حکومت قانون بنانگی ہے تو اُس کو مطلب باخابر طریقے سے کیا تھا۔ نصر اللہ نے امن و امان کا بجٹ، جی ہاں 49 ارب روپے ہم امن و امان پر ہم خرچ کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس 72 ہزار کے قریب law enforcing agencies کے بندے ہیں جس میں پولیس، یویز، BC یا اس طرح۔ اس میں کچھ حصہ، اب دیکھیں ہمارا development بجٹ ہے 59 ارب، 49 ارب ہم law and order پر ہم خرچ کر رہے ہیں، 44% ہمارا صوبہ ہے پاکستان کے رقبے کے لحاظ سے۔ کل میں نے پریس کانفرنس میں یہی گزارش کی کہ کم از کم مرکز اور تین صوبے اتنا ہمارے اوپر احسان کر لیں۔ کہ میں نے وہ figure دی تھی ابھی مجھے زبانی یاد نہیں ہے، 1 سو 68 یا ایک سو مطلب ڈیڑھ کھرب سے زیادہ پنجاب law and order پر خرچ کر رہا ہے اسی طریقے سے سوا کھرب کے قریب سندھ کرتا ہے۔ ہم نے کہا کہ جو وہ خرچ کرتے ہیں یہاں پر war zone میں ہم ہیں۔ ہمارے بلوچستان کو دو ملک لگ رہے ہیں افغانستان، ایران۔ Frontline پر ہم اڑ رہے ہیں۔ تو ہم اپنے سینے پر زخم لیکر اپنے شہیدوں کے لاشیں اٹھا کے ہم ان بارڈرز کو مضبوط کر رہے ہیں۔ چاہیے وہ اُن ممالک کے ساتھ مل رہی ہیں یا آگے سندھ، پنجاب اور KP ہمارے ساتھ مل رہا ہے۔ تو کل میں نے پریس کانفرنس میں CM behalf کے request کی مرکز سے کہ کم از کم یہ 49 ارب روپے جو ہے یہ ہمیں مرکز special دے۔ تاکہ یہ جو 49 ارب روپے ہمارے اوپر liability ہے ہم نے ہر حالت میں دینا ہے بڑھ رہا ہے کم نہیں ہو رہا ہے اُسکو ڈولپمنٹ ڈالیں آپ 44% land کی یا education کی یا health کے حوالے سے۔ ہم پاس سمجھ کر law and order سے 10 ارب زیادہ ہم development پر خرچ کر رہے ہیں تو آپ اس کو دیکھیں۔ ہم نے کہا کہ مہربانی کر کے جو مرکز ہے مہربانی کر کے یہ ہمیں یہ 49 ارب جو بھی sequence کو دیکھیں۔ سمجھے۔ ہم نے کہا کہ مہربانی کر کے جو مرکز ہے مہربانی کر کے یہ ہمیں یہ NFC میں 1% اگر سورپے NFC میں ملے ایک percent direct KP کو چلا جاتا ہے باقی 99% پھر مرکز اور چاروں صوبے پانچوں صوبوں میں تقسیم ہوتا ہے اُس کے بعد پھر جو صوبوں کا حصہ بنتا ہے۔ آپ خود سوچیں کہ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر ہمیں وہاں سے سلسلہ آتا ہے۔ تو جیسے کو 1% حاصل ہے law and order کے سلسلے میں امن و امان کے سلسلے میں۔ تو اسی طریقے سے ہمیں یا

پھر ہمیں اتنی مدد کریں مرکز۔ کہ ان کی average نکالیں تینوں صوبوں کی جتنا ان کا بجٹ ہے، اُس کا چوتھا حصہ ہمیں دیدیں۔ یا جتنا وہ اپنے لوگوں کو بھرتی کیا ہوا ہے اتنا ہمیں اُس کی تنخوا ہوں کی مدد میں ہمیں دیدیں۔ ہم ادھر جو یروزگار ہیں ان کا روزگار بھی آجائے گا اور ہم guarantee کی law کی federal agencies کے ساتھ واپس کر دیں گے۔ کہ وہاں کہیں آپ یہ کریں کہ ہم سنپھال سکتے ہیں۔ دیکھئے اُس کا مظاہرہ آپ witness ہیں جناب اسپیکر صاحب! کہ بلدیاتی ایکشن کبھی بھی بلدیاتی یا بڑل ایکشن جب بھی ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ FC ان کو deploy کیا جاتا تھا۔ پہلا اس گورنمنٹ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے لوکل فورسز BC پولیس، لیویز کے ذریعے ایکشن 32 اضلاع میں منعقد کرائے۔ اور انہی ایکشن کی وجہ سے جو بہت بڑی دشمنیاں رند، ریسائی، مختلف آپ کے ادھر حیدر زی، غیرہ مختلف بڑی بڑی باقی چھوٹی تو بے شمار ہیں یہاں سے دشمنیاں اٹھیں۔ الحمد للہ الحمد للہ یہ اس حکومت کو چھوڑنے کے لئے اپنے لیویز اور پولیس اور BC ان اداروں کو استعمال کر کے کوئی ایسا بڑا واقعہ نہیں ہوا جس سے ہمارے ماتھے پر داغ ہو۔ کہ انہوں نے یہ ایکشن منعقد کرائیں کہیں ایکشن کمیشن نے کرائے۔ اور سنپھال ہم رہے تھے اُس پر ہم نے کوئی something 18 ارب روپے پیسہ بھی خرچ کیا۔ ہم نے الحمد للہ پر امن انتخابات کرائے یہ اس گورنمنٹ کو credit جاتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی patron پر ہمیں اگر fedreal تھوڑا سا ہمیں support کر دے 49 ارب دیدیں یہ ہم نکل کے اس طرف خرچ کرتے ہیں اور ہم بھلے development میں خرچ نہیں کر سکیں گے۔ ہم اٹھا کے یہ ان کے جدید خطوط پر لیویز کو جدید اسلحہ جدید مواصلاتی نظام پولیس کو جہاں جہاں سلسلہ ہے BC کو انشاء اللہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ ہمارے پاس RRG ہے جو rapid force ہے ہمارے پاس ATF ہے آپ جتنے واقعات دہشت گردی کے ہوئے ہیں kill کیا انہوں نے پولیس نے ہمارے RRG نے کیا ہمارے لیویز کے جو special forces ہیں ان نے کیا ہمیں صلاحیت لیکن کیا ہے کہ ہم جدید system ہمارے پاس نہیں ہے تو اُس کی وجہ سے تھوڑا سا بہت ہم مسئلہ face کرتے ہیں۔ احسان شاہ صاحب نے فرمایا تھا وہ مہینے، ہم نے عرض کر دی کہ بسم اللہ Go ahead میڈم نے ذکر کیا ہے اور ٹک ہڑتال کا تو CM صاحب بیٹھے ہوئے ہیں CM صاحب آپ نے شائد ان سے ساتھ 12 دن ہو گئے لوگ ہڑتال پر ہیں یہ kindly آپ بھی قائد ہیں۔ جی میں CM صاحب سے آپ کی طرف سے request کر رہا ہوں کہ اس کا تھوڑا سا ان کو مطمئن کریں کیونکہ وہاں پر problem بن رہا ہے ہندا اور ٹک کا تو آخر میں جناب اسپیکر صاحب! میں پھر ایک دفعہ اپنی حکومت کی طرف سے تمام ایوان کے لوگوں کا بے حد

مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے اس بجٹ کو سراہا اور تاریخ میں پہلی دفعہ احسان شاہ صاحب نے 13 سال کا بجٹ پیش کیا۔ میں نے پہلی دفعہ بجٹ پیش کیا اتنے patience طریقے سے آپ لوگوں نے بجٹ تقریسنی اور ایک کاغذ نہیں پھٹا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے تو کیا بکتر بندگاڑیاں چلتی تھیں اور یہاں پر ایک عجیب و غریب نظارہ ہوتا تھا کافنڈ پھٹ رہے اور اڑ رہے اور پتہ نہیں دست و گریاں شکر الحمد اللہ آج تک اس ایوان میں نہیں ہوا پوزیشن تو یہ بن گئی تھی۔ تو میں جناب اپیکر صاحب آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ کی سربراہی میں یہ جو حقیقتی تین دن بجٹ ہوئی۔ ثبت جو مشورے آئے ہم نے نوٹ کئے انشاء اللہ انشاء اللہ ہم ان کا ہر طریقے سے مدد و دوسائل میں رہتے ہوئے۔ میں اپنے قائد کی طرف سے اور اپنی کابینہ کی طرف سے اور اپنی تمام دوستوں کی طرف سے ان سب ساتھیوں کا مشکور ہوں آپ کا مشکور ہوں۔ thank you very much

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکر یہ کہتی ان صاحب۔ ویسے during session میں سمجھ رہا تھا کہ آپ آرام فرماتے ہیں مگر آپ نے points note کیتے اور آپ نے تفصیلی جواب دیا جتنے مبرز تھے جتنے خدشات تھے مبرز کے۔ میرے خیال سے۔ جی مختصر کریں یونس زہری صاحب۔

**میر یونس عزیز زہری:** سی ایم صاحب بھی موجود ہیں، میں نے پچھلے session میں یہ کہا تھا PHE میں جو سولر سسٹم تھے۔ وہ آج تک نہیں لگائے پھر منظر صاحب نے ہمیں باور کروایا کہ میں یہ کروانا دوں گا۔ لیکن میں ان سے ملا اُس نے کہا کہ میرے بھی ہاتھ بندھے ہوئے ہیں میں کچھ نہیں کر سکتا تو میری گزارش یہ ہے کہ کوئی اس طرح رولنگ دے دیں، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں خضدار میں خاص کر خضدار میں کوئی 96 water supply ایسے ہیں جن کے solar panels نہیں لگے ہوئے۔ تو منظر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس پر کوئی اچھا stand لے لیں کیونکہ میں جب گیا اور ان سے ملا اُن کے آفس میں انہوں نے کہا کہ میرے بھی ہاتھ بندھے ہوئے ہیں میں بھی کچھ نہیں کر سکتا ہوں تو آپ ایک اچھی سی رولنگ دے دے تاکہ یہ بلوچستان کے مسئلے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** صحیح ہے میر صاحب۔

**میر یونس عزیز زہری:** خضدار کے ساتھ ساتھ دوسرے اضلاع کے بھی اسی طرح پڑے ہوئے ہیں تو اس پر ذرا کوئی رولنگ دے دے منظر صاحب کو بھی سن لے کیونکہ مجھے تو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سمجھ ہے میر صاحب۔ منظر صاحب! یہ جیسے میر صاحب نے فرمایا اسی طرح ہمارے اضلاع میں بھی کافی پی ایچ ای کے کام بیچ میں رہ گئے ہیں جن میں کچھ کے جو ہے solar plates نہیں ہیں اس طرح وہ سارا جو ہے فنڈ ضائع چلا جاتا ہے تو آپ اس بارے میں کیا کہیں گے آپ لوگوں نے کیا اقدام کیا۔

**لال عبدالرشید (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پی ایچ ای):** جناب اسپیکر میں نے نوٹس بھی کیا اس ٹھیکیڈار کو۔ ابھی اس نے اس نوٹس کا جواب نہیں دیا وہ بارہ ہم نے نوٹس کیا اس کو کہ اگر آپ جواب نہیں دو گے تو آپ کو میں FIR کروں گا۔ تو ابھی تک اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر اس نے جواب نہیں دیا تو میں اس کو FIR کروں گا۔ اگر آپ کی مرضی اگر آپ sir کہیں گے کہ رو لگ دو گے تو مجھے کوئی انکار نہیں اس بات پر آپ رو لگ بھی دے سکتے ہو۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** اس پر منظر صاحب آپ یہ کر لیں جتنے بھی اضلاع ہیں ان تمام کا جو ہے آپ ایک رپورٹ اپنے سیکریٹری سے منگوا لیں۔ میں بھی آپ کے جو ہے سیکریٹری کو یہاں سے یہ ہدایت دیتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے اضلاع ہیں ان میں PHE کے پروجیکٹس کا سارا معائنہ کیا جائے کہ کتنے فنڈز ان کو مختص ہوئے اور کہاں تک کام ہوئے کیونکہ زیادہ تر میں نے دیکھا ہے فنڈ مختص بھی ہوئے اور فنڈز نکل بھی گئے لیکن کام بیچ میں ادھورے ہیں۔ تو اس پر سیکریٹری صاحب آپ کی جو ہے ان 33 اضلاع سے متعلق ایک رپورٹ جو ہے اسمبلی کو بھی submit کرادیں اور آپ کو بھی دے دیں اس حوالے سے۔

**لال عبدالرشید (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پی ایچ ای):** thank you

**میر یوسف عزیز زہری:** اس کو ایڈوانس payment کیوں کیا گیا ہے اتنے پیسے۔ اربوں روپے اس کو ایڈوانس payment یہ PHE نے اپنا فرض پورا کیا ہے کہ ایک XEN نے ان کو کروڑوں روپے جو ہے ناں اس کو ایڈوانس دیا گیا ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جو بھی XEN ہے اس کے خلاف۔

**لال عبدالرشید (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پی ایچ ای):** جناب اسپیکر اس کی رپورٹ منگوائیں گے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** رپورٹ کے بعد جو ہے۔ رپورٹ کے بعد جتنے بھی آفسرز اس میں ملوث ہیں ان کے خلاف جو ہے کارروائی کی جائے۔

**لال عبدالرشید (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ پی ایچ ای):** بالکل ایکشن لیں گے sir۔

**حاجی محمد خان لہڑی: (وزیر برائے مکمل ایمپلیکیشن)** اپنے صاحب کیوں کہ مجھے تو خیر سے بات کرنا تھا اس بحث کے حوالے سے۔ ہمارے منستر finance صاحب نے تو اس کو windup کر دیا کچھ اجازت دیتے ہیں تو مجھے بات کرنے کی۔

**جناب قائم مقام اپنے سے پہلے فناں منستر کرتے ہیں۔**

**حاجی محمد خان لہڑی: (وزیر)** شکریہ جناب اپنے صاحب سب سے پہلے میں CM صاحب اور اس کی ٹیم منستر فناں اور P&D کے جو ACS ہے سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک عوام دوست بحث بنایا۔ کیوں کہ یہاں پر پی ایس ڈی پی جو میں نے book دیکھا اس میں تقریباً سارے سیکٹر میں ہمارے بلوچستان کے پورے مختلف سیکٹروں میں جو آپ کے روڈ ہیں irrigation ہے اور مختلف جو ہے اس میں ساروں کو افادیت دیا گیا ہے اور اس حوالے سے میں کچھ issuse تھے ہمارے میں سی ایم صاحب کو اس کا credit دینا چاہتا ہوں ہمارے نصیر آباد کے حوالے سے۔ جو main irrigation ہے ہمارے کے تھے جس میں سی ایم صاحب کی کوششوں سے اور ہمارے پٹ فیڈر کینال کا جو ریج کا ایک مسئلہ تھا وہ اس کی کوششوں سے حل ہو گیا۔ جو الحمد للہ 130 کلومیٹر ان کا لامنگ ہونے جا رہا ہے اور 34 billions سے تقریباً اس کا جو completion ہونا جا رہا ہے اس کا۔ تو یہ کریٹ سی ایم صاحب کو جاتا ہوں اور پرائم منستر کا بھی شکریہ کہ انہوں نے یہ first time جو ہمارے لوگوں کا ایک خواب تھا تعبیر تھا صرف سوچ تھا اس چیز کو دیکھتے تھے کہ کب کوئی ایسا چیز آجائے گا ہمارے نصیر آباد میں جو پٹ فیڈر ہمیشہ مختلف ادوار میں اور ہر چیز میں اس کو نظر انداز کیا گیا تھا تو first time اس کا لامنگ ہونے جا رہا ہے تو ان کا ایک سوچ تعبیر ہوا۔ الحمد للہ پورا ہو گیا الحمد للہ بھی اور اس کے ساتھ ہمارے دوسرے phase کی کوششوں کی کنال میں الحمد للہ ہمارے first phase complete ہونے کو جا رہا ہے 2 phase کا کام start ہو رہا ہے۔ تقریباً تین سو کلومیٹر الحمد للہ وہ پنجاب سے آ رہا ہے 100 کلومیٹر آپ کا صرف ڈسٹرکٹ ڈریوری ٹیکنیکل میں ہو رہا ہے۔ اور آگے اس کے تقریباً 2 43kilometres phase میں ہے ابھی اس کے کام start ہو گئے۔ کیونکہ اس چیز کا ایک تو آپ اس کے اوپر تقریباً 80billions روپے آپ نے خرچ کیا ہوا ہے 80billions کے خرچ ہونے سے اس کی کوئی افادیت اُس وقت تک نہیں ہے جب تک ہمارا 2 phase کا کام start ہو گا تو میں سی ایم صاحب کی تو سط سے اس ایوان کی توسط

سے اگر میں ایک منسق دینا چاہتا ہوں ہمارے پرائم منسٹر صاحب کو اُس کی طرف جائے سی ایم صاحب کی طرف سے کوئی جائے کہ یہ ہمارے 2 phase کا الحمد للہ جب کام شروع ہوگا تقریباً تین لاکھ ایکڑ اور ہمارے نصیر آباد میں جو آباد ہونگے اور اس کی افادیت میں ہوگا اس وقت اُس کی میرے خیال ڈیرہ گھٹی میں 15 پرسنٹ پر اُس کا جو ہے نزد میں انہوں نے level نہیں کیا ہے combined area ایک بتا ہے زراعت کا اُس کو فعال نہیں کیا گیا ہے تو اگر یہ آگے بنے گا تو آپ کا 3 phase پھر وہ آپ کے ڈسٹرکٹ جمل مکسی ہے ڈسٹرکٹ کچھی ہے۔ تو اس کے حوالے سے میں سی ایم صاحب کا اور یہاں پر جودوست بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں تاکہ ایسے جو ایک میں نے پہلے بھی بتایا ایک خواب کا تعبیر الحمد للہ پورا ہو گیا ہے۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد اپوان) : thank you جناب اسپیکر صاحب۔ میدم نے جس پاسٹ کو raise کیا واقعی لوگ میرے پاس بھی آئے تھے۔ اور ان کا genuine مسئلہ ہے اور میں نے concerned لوگوں سے بات بھی کیا ہے انشاء اللہ اور یہ مسئلہ حل بھی کریں گے اور ان سے ملاقات بھی ان سے رکھا ہے تو انشاء اللہ تو اس پر جو بھی ہو گا علاقے کی اور ہندہ اوڑک کے لوگوں کے جو مطالبات ہیں انشاء اللہ وہ جائز مطالبات ہیں انشاء اللہ حل بھی ہوں گے۔ thank you

جناب قائم مقام اسپیکر : میں اپنی جانب سے سی ایم صاحب آپ کو اور آپ کی پوری ٹیم کو پوری cabinet کو پی اینڈ ڈی کوفانس کو آپ سب کو مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ جب سے بجٹ پیش ہوا ہے Chair کر رہا ہوں جتنے بھی ہمارے MPAs ہیں سب اس دفعہ کافی خوش ہیں مطمئن ہیں اور آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ اپنی ذات کے لیے نہیں نہ اپنی پارٹی بلوچستان عوای پارٹی کے لیے بلکہ نہ اتحادیوں کے لئے بلکہ آپ نے بلوچستان کے پورے ایم پی ایز اور پورے بلوچستان کے عوام کے لئے سوچا تو یقیناً یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے آپ کی۔ اور مبارکباد پورے بلوچستان کے عوام کو بھی دینا چاہوں گا آگے بھی اگر اس طرح کے فیصلے ہوں بلوچستان کے مفادات میں تو میں یہ کہوں گا کہ انشاء اللہ تو اس سے بہت جلد بلوچستان میں ترقی آئے گی۔ مخالفت میں جو ہے کچھ نہیں رکھا گیا کیوں کہ ایم پی ایز کو جو میں نے دیکھا ان پر عوام کا جو ایک بوجھ ہوتا ہے ان سے جو ایک توقع ہوتی ہے عوام کی اس دفعہ دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ ہر ایم پی اے اپنی جگہ پر مطمئن ہے اور خوش ہے۔ تو آخر میں پھر ایک بار آپ کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ شکر یہ۔

27 جون 2022ء (مباثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

83

جناب قائم مقام اپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 28 جون 2022ء بوقت چار بجے سے سر پھر تک کے لئے مانع کیا جاتا ہے۔  
(اسمبلی کا اجلاس 09:00 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

